وبہ نستعین

اسماء الاسرار

تصنیف شریف

قدوۂ سالکین زمن خواجہ خواجگان دکن حضرت خواجہ صدرالدین
ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ

بتصحیح و تحشیہ

جناب مولوی سید عطا حسین صاحب ایم اے
ناظم تعمیرات وظیفہ یاب

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر چارمینار حیدرآباد دکن

قیمت درجہ اول (للعہ) درجہ دوم (عہ) سکہ عثمانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المنفرد بالعظمۃ والجلال۔ المنزہ عن الشرکا والنظراء والامثال لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادت الکبیر المتعال۔ والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الجود والجمال ذی المجد والکمال سیدنا ومولانا محمدن الہادی الی الرشد والمنقذ من الضلال۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین اتبعوہ فی الاقوال والاعمال والاحوال

امام العارفین قدوۃ الواصلین حضرت بندہ نواز خواجہ صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی رفعت شان اور علوم مرتبت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بقول صاحب مرآت الاسرار" او بزرگترین خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود او دہی بود" حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں "سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی است۔ جامع است میان سیادت وعلم وولایت شانے رفیع ورتبتے منیع وکلام عالی دارد۔ او را میان مشائخ چشت مشربے خاص ودر میان اسرار حقیقت طریقے مخصوص است" سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے تصنیف وتالیف کی جانب توجہ کی اور کثرت سے کتابیں اور رسالے تصنیف کئے جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ خود فرماتے ہیں:۔

"ہر کس کہ دران حضرت سلوک کرد بچیزے مخصوص شد ما بسخن مخصوص شدیم

خدائے مارا دولت بیان اسرار خویش داد ہر چند ہیچو اہم کہ نظر من
از سخن ساقط شود نشد"
آپ کی تصانیف میں اسمار الاسرار بڑے پائے کی کتاب ہے
جس میں بقول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "حقائق و معارف بزبان
بر مزو ایما و الفاظ و اشارات بیان کردہ" دیباچہ میں سبب تصنیف کو بیان فرما کر
حضرت مصنف قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

"در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار کہ محتمل بعض مردم
احرار را آن طرف لحظہ شود و قوتے بر بعض خفایا الحیات یابند"

اس کتاب کی عظمت کا اندازہ خود مصنف ہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں

ان کتابنا ھٰذا المسمی باسمار الاسرار کتابٌ
لَا یاتِیہِ الباطِلُ مِن بَینِ یَدَیہِ وَلَا مِن خَلفِہٖ ولا یختلفہ
احد من خلقہ لیس فیہ الا التجرید التوحید و افراد
التفرید"

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

"اصحاب ایں قدر بدانند کہ از خود چیزے ننشستہ ایم ہر چہ مارا املا
کردند ما برسبیل خویش ہماں چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کردیم
وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی اِن ھُوَ اِلَّا وَحیٌ یُّوحیٰ۔
سنت محمد رسول اللہ است ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش در سنت
او بود و رفتن بر طریقۂ او باشد شمۂ از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ
نور الہدیٰ و بیان سر القرب اللدنی است نصیبۂ او گردد"

اس کتاب کے متعلق بعض بزرگوں کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ
فن تصوف و سلوک و معارف میں ہندوستان میں اس سے بہتر اور اعلیٰ تر کوئی کتاب
تصنیف نہیں ہوئی۔ مبتدی متوسط اور منتہی سب کے لئے مفید ہے۔ اس میں ذکر ہے۔

شغل ہے۔ مراقبہ ہے۔ مراتب سلوک کا بیان ہے عشق ہے۔ توحید ہے۔ حقائق ہے معارف ہے بغرض سب ہی کچھ ہے۔

اس کتاب کا اکثر حصہ نہایت غامض ہے۔ بلکہ بعض بعض مضامین کو حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بطور معما اور متشابہات کے تحریر فرمایا ہے اور بہت جگہ حروف مقطعات سے کام لیا ہے۔ سر اول میں فرماتے ہیں۔

"چند سخنے کہ اینجا بہ تحقیق تمیق یافت در اسرار ما آن قدر کہ نظائر کمی خارج ازیں نیابی مگر چند سطرے کہ بازگو نہ نبشتہ ام و چند سخن متہجیاتے کہ متشابہات است آں خاصہ ما است"

سر ہشتاد و ششم میں اس سے زیادہ وضاحت سے فرماتے ہیں بہ

"مرا پسند ایں حروف متہجیات را برآری و آن را بیانے نکنی فائدہ چیست گو ہم دو فائدہ یکے آنکہ یاد کردے است مرا و دوم آنکہ بعرفہ اہلہ و دیگر اظہار اسرار در صحرا نہادن بہر گفتار رضائے جلیل جبار نیست"

اس کتاب کی تصحیح میں بہت وقت اٹھانی پڑی اول تو اس کے نسخے نہایت کمیاب ہیں۔ اور جو ملے وہ بہت غلط لکھے ہوے۔ میرے پاس ایک جدید الخط نسخہ موجود تھا۔ اس میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس نسخہ سے نقل کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت قدیم الخط نسخے کی نقل ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک نسخہ میرے محترم دوست مولانا معشوق حسین خانصاحب بی اے۔ المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کے پاس سے ملا۔ اس کی کتابت حیدرآباد دکن میں ۱۰۴۰ھ میں بعہد سلطنت شاہجہان و عبداللہ قطب شاہ ہوی ہے تیسرا نسخہ مکرمی مولانا حکیم سید مظفر حسین صاحب کے کتاب خانہ سے ملا اس کے اول و آخر کے چند ورق غائب ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتابت پرانی ہے اور کتاب میں جا بجا تصحیح بھی دی گئی ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اسرار الاسرار کی ایک نہایت مبسوط شرح (نمبر ۲۴۴۶ التصوف) مسمی بہ اسرار اسعار

بھی موجود ہے۔ شارح علیہ الرحمۃ کا نام مجھے اس کتاب میں کہیں نظر نہیں آیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید ید اللہ حسینی قدس اللہ سرہٗ (نبیرۂ حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ کے مرید ہیں۔ اس کتاب کی تاریخ اختتام تالیف غرۂ ماہ جمادی الآخر ۱۰۰۸ھ ہے۔ یہ شرح حامل المتن ہے۔ اس کے علاوہ اسمار الاسرار کی ایک اور شرح مسمی بہ تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ مجھے نواب معشوق یار جنگ بہادر کے کتاب خانے سے دستیاب ہوئی۔ اس کے مصنف حضرت خواجہ بندہ نواز کے بڑے فرزند حضرت سید اکبر حسینی قدس اللہ سرہما ہیں۔ یہ شرح انہوں نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے لکھی اور اس کو ان کی نظر مبارک سے گذرانا بھی تھا۔ یہ کتاب پوری اسمار الاسرار کی شرح نہیں ہے بلکہ اس میں صرف اسمار ۹، ۴۔ ۳۔ ۷۔ ۲۔ ۷ ۔ ۔ ۔ اور ۸ کی مکمل شرح ہے۔ اور اس کے علاوہ کتاب کے بعض متفرق دقیق . . . امض مضامین کی شرح کی گئی ہے اور اصطلاحات صوفیہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حال میں اس شرح کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ نے بھی حاصل کیا ہے

تصحیح کے لئے مجھے جو کچھ سرمایہ بہم پہونچ سکا وہ اسی قدر تھا۔ ان میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب مکتوبہ ۱۰۴۰ھ زیادہ صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس کو پیش نظر رکھکر اور بقیہ چار کتابوں سے مقابلہ کرکے حتی المقدور کامل صحت کے ساتھ میں نے اسمار الاسرار کی از ابتدا تا انتہا نقل کی اور فاضل محترم مولانا سید ہاشمی صاحب مترجم دار الترجمہ سرکار عالی کے حوالہ کیا جن کی سعی سے اور جن کی نگرانی میں یہ کتاب اعظم اسٹیم پریس میں طبع کی جاکر شایع ہو رہی ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ان کی سعی کو مشکور کرے

مذکورۂ بالا کتابوں میں جہاں کتابت کی صریح غلطیاں نظر آئیں ان کی تصحیح کر دی گئی اور جہاں جہاں اختلافات تھے۔ وہ میری نقل کردہ کتاب کے حاشیہ پر لکھدیے گئے۔ کتاب کی تصحیح اور نقل کرتے وقت میرا ارادہ ہوا کہ اس کے مشکل مقامات کی شرح اسرار اسمار سے ملخص کرکے بطور حاشیہ یا فٹ نوٹ کے لکھتا جاؤں چنانچہ ابتدا کے چند اسمار میں ایسا کیا گیا لیکن اس میں دقتیں بڑھتی گئیں اور بہت سے سمر ایسے ملے

جن کے لئے پوری شرح کی ضرورت معلوم ہوئی اس لئے یہ ارادہ ترک کردیا گیا اور خیال یہ کیا گیا کہ جب حق سبحانہ وتعالیٰ موقع دے تو (اگر اسرار اسمار نہ ہو سکے) کم ازکم کتاب تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ ہی طبع کرادیجائے آسرار اسمار شرح اسمار الاسرار سے جہاں جہاں مضامین ملخص کرکے بطورفٹ نوٹ یا حاشیہ لکھے گئے تھے وہ کتاب کے ساتھ طبع کرا دئے گئے ہیں۔ اور ہر جگہ اس کی علامت کیلئے حرف ش لکھدیا گیا ہے بعض بعض غیر متداول الفاظ کے معانی لغت کی کتابوں سے لکھدے گئے ہیں۔ اور ان کتابوں کا حوالہ دیدیا گیا ہے بمثلاً منتہی الارب کے لئے م۔ ا اور برہان قاطع کے لئے ب۔ ق۔ معدودے چند مقامات پر حسب ضرورت میں نے اپنی جانب سے نہایت اختصار کے ساتھ معانی کی صراحت کر دی ہے اور وہاں حرف ع لکھدیا ہے۔

مختلف نسخوں کے مقابلہ سے اسمار الاسرار کی نقل حتی المقدر نہایت صحت کے ساتھ مرتب کی گئی اور یہ نقل مطبع کو طبع کے لئے دی گئی۔ کاپی اور پروف کی تصیح میں بھی محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا بریں ہم بدقسمتی سے طباعت میں صدہا غلطیاں پیدا ہوگئیں اور مطبوعہ کتاب کے ساتھ طویل غلط نامہ شریک کرنے کی ضرورت پڑی۔ ناظرین کرام غلطنامہ سے کتاب کی تصیح فرمالیں۔ کاپی نویسی میں بعض بعض جگہ عبارتیں اور الفاظ مکرر لکھدئے گئے مکرر عبارتوں اور الفاظ کو محو کرنا پڑا اس لئے طباعت میں ماقبل اور مابعد کی عبارتوں اور الفاظ کے درمیان جگہ خالی رہ گئی۔ بعض بعض جگہ کاپی نویسی میں عبارتیں اور الفاظ چھوٹ گئے انہیں لکھنا پڑا جس کی وجہ سے سطریں نزدیک نزدیک ہوگئیں اور عبارتیں گنجان ہوگئیں۔ اہتمام یہ کیا گیا تھا کہ ہر سمر علیحدہ علیحدہ صفحہ سے لکھا جائے لیکن طباعت میں چند اسمار کے متعلق یہ اہتمام قایم نہیں رہا۔

آخر میں ایک امر کی وضاحت نہایت ضرور ہے۔ مصنف قدس اللہ سرہٗ العزیز نے دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے :۔

"وکتابنا ھذا اعلیٰ وفق التنزیل محیط بالتفسیر و
التاویل وعلی عدد تلک السور"
مصنف اسرار اسمار نے اس عبارت کی شرح میں لکھا ہے :۔
"یعنی سور تہائے قرآن صد وچہار دہ است وکتاب سمر ہم
وفق آن برصد وچہاردہ سمر منتہی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود"
اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور اسمار الاسرار
بھی بہ اتباع قرآن پاک ۱۱۴ سمروں پر مشتمل ہے لیکن جس طرح یہ کتاب طبع
ہوکر شایع ہو رہی ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر
اور حکیم سید مظفر حسین صاحب کے نسخوں میں اور کتب خانہ آصفیہ کی شرح اسمار
الاسرار (یعنی اسرار اسمار نمبر ۲۶۴ تصوف) میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہی ہے
لیکن وہ نسخہ جو میرے پاس ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۴ ہے۔ اس اختلاف کی
وجہ یہ ہے کہ مذکورۂ بالا تینوں نسخوں میں سمر ۷۴ ہفتاد وچہارم کو "کھیعص خطاب
بامحمد شد" سے شروع کرکے "الاول والآخر والدایم ہو" پر ختم کردیا ہے اور اس کے
بعد "از کھیعص تراچہ شعور" سے سمر ہفتاد و پنجم کو شروع کرکے "وہمہ است زمن
باقی وباقی ہمہ اوست" پر ختم کیا ہے۔ اس کے بعد "اتفاق ارباب طریقت و
اصحاب حقیقت است" سے سمر ۷۶ ہفتاد و ششم کو شروع کیا ہے لیکن جو نسخہ میرے
پاس ہے اسمیں "کھیعص خطاب بامحمد شد" سے "وہمہ است زمن باقی وباقی ہمہ
اوست" تک تمام مضمون کو صرف ایک سمر ۷۴ ہفتاد وچہارم کے ضمن میں لکھا
ہے اور "اتفاق ارباب طریقت واصحاب حقیقت است" سے سمر ہفتاد و
پنجم شروع کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب میں اسمار کی تعداد صرف ۱۱۴ ہے
میرے خیال میں یہی صحیح بھی ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
اشارہ کیا ہے کہ اسمار الاسرار میں سمروں کی تعداد ۱۱۴ ہے دوسرے یہ کہ "کھیعص
خطاب بامحمد شد" سے "وہمہ است زمن باقی وباقی ہمہ اوست" تک تمام عبارت

اگر غور سے دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ سب مضمون ایک ہی سمر کے تحت ہونا چاہیے چونکہ تین نسخوں میں اس کے خلاف تھا اس لئے طباعت میں انہیں کی اتباع کی گئی لیکن میری ذاتی رائے یہی ہے کہ مطبوعہ کتاب کے سمر ۷۴ و سمر ۷۵ کے مضامین ایک ہی سمر کے تحت ہونے چاہئیں لہذا سمروں کی تعداد صرف ۱۱۴ ہو گی۔

حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسرار الاسرار طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے ارحم الراحمین اس کتاب مستطاب سے مسلمانوں کو مستفید کرے۔ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اولیا اور صلحا مستور ہو چکے اور ان کی صحبتوں سے ہم محروم ہو گئے لیکن شکر ہے کہ ان کی کتابیں اب بھی موجود ہیں۔ کاش ان کتابوں سے ہی حق سبحانہ و تعالیٰ ہم کو مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو اس پر آشوب زمانہ میں ایمان کو سلامت رکھنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ آج سے چھ سو سال پہلے حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ناکامی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں اس طرح ادا فرمایا ہے:۔

"چنانچہ طبیب تنہا حکما اند طبیب دلہا انبیا اند و بعد ایشان خلفائے ایشان۔ اکنون کہ بید ولتی ما درزاد فرو بردو اد بار اصلی غرق کرد و دریافت پیغامبر ممکن نہ کہ آن در بستہ شدہ و ادراک خلیفۂ پیغامبر میسر نہ کہ ایشان در عالم کم شدند و گم گشتند۔ ادبار ما اقبال ایشان را کجا دریابد این شقاوت و بے دولتی ما بر در سعادت و آستانۂ دولت ایشان کجا رسد این در نیز بستہ شد ورحق ما۔ رحمت بر جان خسرو باد کہ گفت۔

فرد

درمجلس وصالت دریا کشد مستان		چوں دور خسرو آمدی درسبو نماند

این جا نماند مشتے معلولان و مریضان راو خاکساران راو مدبران را مگر آنچہ کتب ایشان کہ عقاید و معاملات ایشان در و مکتوب است

وروش وطریق ایشان در و مطور چنگ بداں زنیم و امام و مقتدائے خود سازیم تا اگر خورشید دولت از ما بیدولتان فروشد۔ بارے چراغ بود و ہذا اکثیر منا۔ این است کہ گفت۔

فرد

از بخت بدم اگر فروشد خورشید از نور رخت مہا چراغے گیرم

و اگر نعوذ باللہ این درہم لبتہ شود آنکہ چہ من وچہ تو وچہ فرعون و نمرود وچہ ابولہب و ابوجہل؎

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

فرد

مسکین حسن مگوید اے بخت عشاق تو خوش

گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى

سید عطا حسین

۲۵ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق اللیل والنہار وجاعل الظلمات والانوار والصلوٰۃ علی محمد رسول اللہ المختار وعلی عترتہ الاطہار وصحابتہ الاخیار من المہاجرین والانصار۔

وبعد فان کتابنا ھذا المسمی بہ **اسمار الاسرار** کِتَابٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ ولا یختلفہ احد من خلقہ لیس فیہ الا تجرید التوحید وافراد التفرید[1] وما کان دین من الادیان وزمان من الازمان یخالفہ ویبائنہ انہ سبحانہٗ واحد لاشریک لہ احد فرد صمد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہٗ۔

ایھا الاصحاب وایھا الارباب علیکم بالتثبیت والارتباط فی معانی کتاب اللہ واسرارہ بالتمکن والثبات وکتابنا

[1] قولہ تجرید التوحید وافراد التفرید۔ مراد ازین ہردو مقام صمدیت است کہ جامع الکل است ودرار اومقامی ومسلکے نباشد وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی این باشد وفرق میان تجرید وتفرید وتوحید آنست کہ اول خالی کردن نفس را از علائق ظاہری ودوم دل را از حجب نورانی وسیوم روح را از ماسوی اللہ۔ ش۔

هذا علی وفق التنزیل محیط بالتفسیر والتاویل وعلی عدد[1]
تلک السور وایاکم ان تظنوا انه الهذر[2] والنذر یعرف ذلک
بالفکر والنظر فیه والله الموفق وبه نستعین۔

حمد بحد و مدح بعد مر ممدوحی و محمودی را که کل المحامد والمدائح
یرجع الیه و شکر بیشمار و ذکر با تذکار بسیار مر مشکوری و مذکوری را که لا احصی
ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک خطبه کبریای اوست. ظاهر
باطنی که شدت ظهور او بطون اوست شاهدی که لا یغیب وغایبی که لا یحضر. ازلی
ابدی که لیس قبله شی ولا بعده شی لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ۝ نعت آن آفریدگار باشد لا یتجلی فی صورة مرتین ولا یتجلی
فی صورت اثنین۝ اعظم شان وکمال شیون اوست۔

درود بر پیغامبر او که از احد به احمد آمده از احمد بمحمد رسیده من اطاعنی
فقد اطاع الله طغرای قربت ومنزلت اوست ومن عصانی فقد عصی
الله دورباش دربان حضرت اوست۔

والسلام والتحیت بر اصحاب وارباب او که هر یک در بذل مال ونفس خویش
در ره دین او بذل مجهود کردند و در حق حقیقت ایشان بیانی روشن فرمود اصحابی
کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم. خصوصا من بینهم الاربعة
الذین سبقت لهم منا الحسنی صدیقه الصدق که در فضل وشرف — الصدیق
او الناطق باطق القایل بالصدق فرمود لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت
ابابکر خلیلا۔ ومحدث[3] ومستنطق قرینه الفاروق که در شان او این بیان کرد
لقد کان فی الامم محدثون[4] ولو کان فی امتی فعمر ومجهز جیش العسرت ذو النورین

---

[1] قوله وعلی عدد تلک السور یعنی سورتهای قرآن صد وچهارده است وکتاب سمر هم وفق آن بر صد وچهارده سمر مبنی گشت تا اتباع تنزیل حاصل شود که تتبع بنور اتباع وروشنی آن میرود. ش. [2] قوله الهذر والنذر. الهذر بذال المعجمة بیهوده وبیفایده گفتن وبسیار گفتن. الهذر والنذر الشیء الحقیر. ش. [3] محدث بفتح الدال وتشدیدها الرجل الصادق الظن. ش. [4] محدثون بفتح الدال حدیث کرده شدگان وایشان انبیا اند واگر بعد من نبی بودی عمر بودی. ش۔

من بین الائمۃ الخلیفۃ الحق المقتول المظلوم عند آراء اہل العلم عثمان و رابعہم المرتضیٰ العلی الاعلیٰ الاقرب منہم حسباً ونسباً واقضاہم علماً واد باما من فضل و شرف الاجازہ وما من بر واحسان الافاضہ الوصیؑ النبی الولی العلی اسمہ حیدر لقبہ کرار وہو شیخ المشائخ و قدوۃ الاحرار رضوان اللہ علیہم اجمعین وعلیٰ من تبعہم واحبہم وجانب عن حد التفریط والافراط ونطق فیہم بالصدق و الثبات انہم خلفاء اللہ وخلفاؤہ وانہم قرانہ وقرناؤہ

عرضی[۶] اما بعد چند گہے بلکہ زیادت از ہمی بر نجی کہ وجع الم تاپاک[۷] رانگیجی باشد و لمرضی کہ موت را عرضی بود مبتلا و گرفتار بودم۔ تقدیر آسمانی وخواست ربانی صحتی را بنام ما بشتے کرد دماغ لطیف وسبک شد گران سنگی بباد ہوا رفت بخاصیت طبیعت میل بر غزلے وشعری شد گفتم لاحول ولاقوۃ الا باللہ چہ کار من است وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ نعت کار من شود بضرورت فکر مائل بر سمر شد در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسمار اسرار یحتمل بعض مردم احرار را آن طرف لحظہ شود وقوفی بر بعض خفایا الہیأت[۸] یابند واصحاب[۹] این قدر بدانند کہ از خود چیزی نہ نبشتہ ایم ہرچہ مارا املا کردند ما برستلی خویش ہماں چیزرا بلا زیادت ونقصان حکایت کردیم وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى نعت محمد رسول اللہ است ہرکہ اتباع او کند واہتمامش در سنت او بود ورفتن بر طریقہ او باشد شمۂ از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدی است وبیان ستر القرب والدنی است نصیبہ گیرد فلتصنع الی قالتنا ولا تتبع الہوی۔

---

[۶] وصی آنکہ قائم مقام کسی باشد ونبی ہم راد۔ ش [۷] تاپاک اضطراب وبیقراری پیدا کنندہ [۸] وآن خفایای از نہایت مقام ولایت است وبدایت مقام صمدیت است کہ خاصۂ حضرت محمدیست من بین سائر الانبیاء۔ ش [۹] قولہ واصحاب این قدر بدانند الخ۔ این را مقام فنا، فنا و بقا، بقا گویندش۔

سمر اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الباء حرف الایصال والتضمین ابتداء الموجودات باللہ والحادثات من اللہ ومامن موجود الا به ومنه۔ از یکی جز یکی نیاید و آن یکی نه عین او باشد نه غیر او یک طرف او عین آمد دوم طرف او غیر الواحد لایصدر منه الا الواحد یکی را در یکی ضرب کنی همان یکی باشد کثرت هم از احدیت آمد یک را دو جانها دی دو شد و یک را سه جانها دی سه شد علی هذا الی الماتین والالوف۔ وآنکه وجودات را اقتضائی گویم ذات او این اقتضا کرد از وجودی باشد اگر با آن وجود او را گوئی نقصان او گفته باشی یا کمال۔ تو که گوئی عالم مرکب از هیولی و صورت است وهیولی قدیم است و صورت حادث اگر هیولی بدان بیانی که من کردم بی شبه قدیم است نه قدیمی که غیر اوست تعالی هوست سبحانه آن ظالم که عالم را قدیم گوید بدانکه از توحید بالحاد شود او را گویند جز این افلاک چرا افلاک دیگر پیش ازین نه بوده است آنرا نیست و نابود کرد این فلکے وشمسے و قمرے دیگر پیدا آورد زمانی بصورت تجلی کرده بود زمان دیگر بشکلی و هیئتی دیگر پیدا آمد لایتجلی فی صورة مرتین ولا یتجلی فی صورة اثنین جز این معنی چیزی دیگر چه باشد پیش ازین آدم ده آدم دیگر بوده اند تاریخ ابتداء عالم بحاسبان و مهندسان دادم در ضبط کسی و ربط کسی نیاید۔ سوال موسی از ابتدای وجود رب تعالی و جوابی که او شنود که مرا نگویند و اعتقاد نه کنند که کی باز هستم و باشم ابتدائی و انتهائی مرا نیست پیش از ظهور این عالم در عالمها پیدا آمدم یکی از آن اینست چیانی بهفت چند این جهان آفریده ام مالامال بدانه مروارید و قدر آن دانه مقدار دانه سرشف باشد و مرغی از زر آفریدم بعد شش مهی یک دانه خوردی الحکایت۔

وآنکه گویند العناصر الاربعة قدیمه نه بدین معنی است که قدیم او قدم رب است تعالی بل چنانکه یکی قدیم گوئی یعنی سبقتی دارد از وجودات دیگر رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است کان الرب فی عماء[1] واین نیز بدانی الان کما کان لا یتغیر بذاته ولا فی صفاته

بِسْمِ اسم را متقدم گویند این سخن از عربیت دور نیست اسم السلام علیکما استشهاد این است اما ما گوئیم میخواهد از اسم بمسمی ترقی کند و از افعال بصفات واز صفات بذات ورعایة للادب هم باشد محرک وفاعلی ومُکَوِّنْ ومُهَیِّج اسم اعظم است گفته اند الموجود الا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت الی صورت ومن مادة الی مادة ومن هیئة الی هیئة ازین موجود نور مطلق مراد است که فیض قدیم اوست گاهی با دم متعلق میشود گاهی بجوا وقتی بابلیس وقتی بقابیل وهابیل. اوستاد ابو القاسم گوید به وَحْدَ مَنْ وَحَّدَ وبه اَلْحَدَ مَنْ اَلْحَدَ گفتار این حکما است که این مردن زادنی است دیگر.

اللهِ اسم ذات غیر مصنوع وغیر موضوع وبیان اشتقاقی که کنند همین دلیل کند که موضوع ومصنوع نگویند اَلِهَ یَاْلِهُ اِذَا عَبَدَ واَلَهَ یَاْلَهُ اِذَا تَحَیَّرَ واَلِهَ یَاْلَهُ اِذَا اَتَاہُ همه معنی دلیل برین کرد که اسمی قدیم است نه موضوع نه مصنوع غایت ما فی الباب مناسب معنی گفتی الله مصدر الموجودات ومصدر از اضداد است بر مبتدی ومنتهی هر دو دلیل کند اِنَّهُ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ از خود پیدا کند بخود باز گردانداز اجمال بتفصیل آورد واز تفصیل باز باجمال برد.

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مشتقان من الرحمة بمعنی الحنو والعطف ای اصل الرحمة وهر دو برای مبالغت را اند اَلرَّحْمٰنُ بالتدلی وَالرَّحِیْمُ بالتسلی

[1] ترمذی از ابی رزین عز روایت کرده ودر مشکوٰة از ترمذی اورده قال قلت یا رسول الله این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه من الماء[2] عما ابر تنگ را گویند که عبارت از حجاب عظمت است که درة بیضا فی روضة حضرا اشارت بدوست - ش

اَلرَّحْمٰن بالتخلی والرَّحیم بالتجلی الرحمٰن بالتجلی الرحیم بالتدلی الرَّحْمٰن بالتشکل الرحیم بالتمثل الرَّحْمٰن بالقربت الرحیم بالوحدت الرَّحْمٰن بالایصال والرحیم بالاتصال این امور اضافی است هردو کلمہ مبالغت اند ثم الاشتغال علیٰ ما قال اهل اللغت واما اولو الاحوال فی وقتٍ وحال علیٰ ما یقتضیه من الله الکبیر المتعال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اللام للجنس شمولهٗ بحکم بَاَنَّ کلّ المحامد للّٰه لا محمود الا الله اگرچه مرکسی را بوہم خویش مدح کند آن مدح باری بود تعالیٰ بچند اعتبار اگر تحقیق آن محامد بر آن شخص راست داہل آن جز آن خداوند نیست پس بحقیقت حمد مراورا باشد بر دی عاریت شمرند۔ ودیگر خالق افعال اوست کسی مریکی را حمدی کرد خالق حمد آن خداوند است وخالق صفت محمودی اہم خدا بتعالیٰ ہست بس بحقیقت حمد جز او را نباشد۔ ودیگر وجود ہر شئی بفیض اوست ہرچه با آن شئی است بفیض اوست پس ہر حمدی که کرده باشی ہم اورا کرده باشی۔ کما ذر بت را پرست و مدح وثنای او گوید بت را که تراشید وصنعت تصویر بت صانع اورا که آموخت وعبادت آن بت پرست که آفرید تفکری کن در تامل شو بحقیقت وان کل المحامد یرجِع الیه تعالیٰ الله سبحانهٗ گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ حمد نفسهٗ بنفسه وحمده نفسه اَتَمُّ من حمد نا ایّاه زیراچه حمد ما معلول است پس حمد او اتم باشد حَمَدَه قومٌ لاکرامه وانعامه وطائفة لافضاله وشخص لحَمَدَهٗ فانیًا فی حمده وشخصٌ باقیًا بحمده ومنهم[1] من حَمِدَه مستهلکًا فی حمده ومنهم من حمده مستنطِقًا بحمده منهم[2] ومنهم فمنهم ثم وثم فثم[3] ہمبرین جمله حکایت جنیدؒ ربطی ودرستی می باشد شخصی بحضرت جنید الحمد لله گفت جنید گفت اتمم یعنی رب العالمین بادی گوی او گفت ومن العالمون

---

[1] ومنهم من حمده مستهلکا فی حمده مجذوب مجرد است ومنهم من حمده مستنطقا بحمده مجذوب سالک وباقی ممکن بیان نیست۔ ش [2] منهم ومنهم فمنهم اہل علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین اند۔ ش۔ [3] ثم وثم فثم حق الحقیقت وحقیقت الحق وحق الحق۔ ش۔

حتیٰ یذکر مع اللہ قال الجنید قلہ فان الحادث اذا قورن بالقدیم لم یبق لہ اثر یکی کوزہ را از برف ساخت کوزہ را پر آب کرد در من یزید[1] داشت آفتاب بروی تافت کوزہ را عین آب یافت سوار کان[2] آبی دیدہ وجودات را بدان قیاس کن ترا محقق شد کہ کل المحامد یرجع الیہ سبحانہ ولام اللہ ہمین اختصاص تقاضا کند دلمک[3]۔ چنانچہ گوئی الضحک للانسان والجل للفرس۔ اللہ مستجمع لجمیع صفاتہ تعالیٰ ولذا قیل ہو الاسم الاعظم علی الحقیقت ومن قال کلاما فی اشتقاقہ فہو دال ایضًا علی انہ مستجمع لجمیع الصفات۔ قال شیخ الاسلام ابو سعید الخراز فی کتاب درجات المریدین" ومنہم من جاوز حد نسیان حظوظ نفسہ ا توقع فی نسیان حظہ من اللہ ونسیان حاجتہ الی اللہ فیقول لا ادری ما ارید وما اقول ومن انا ومن این انا ضاع اسمی فلا اسم لی وجہلت فلا علم لی وعلمت فلا جہل لی واشوقاہ الی من یعرف ما اقول واذا قیل لاحدہم ما ترید قال اللہ وما تقول قال اللہ وما علمت قال اللہ فلو تکلمت جوارحہ لقالت اللہ فاعضاؤہ ومفاصلہ ممتلیۃ من نور اللہ المخزون عندہ ثم یصیرون فی القرب الی غایت لا یقدر احدہم ان یقول اللہ لانہ ورد من الحقیقت علی الحقیقت ومن اللہ علی اللہ فلا یکون فیہ من اللہ فضلا ان یقول علی الحقیقت اللہ وانتہی عقل العقلاء الی الحیرت ولا حیرت ومعناہ لا حیرت فیما ہو فیہ" قولہ فوقع فی نسیان حظہ من اللہ وحاجتہ الی اللہ ہیچ میدانی چہ میگوید فیض با مستفیض خویش یکی مینماید آنکہ حظ از کہ گیرد وحظ از کہ خواہد کہ خود را مستہلک وعین او شدہ می بیند۔ قولہ" فیقول لا ادری ما ارید وما اقول" بیت۔ اینجا کہ منم نہ لا ست

---

[1] من یزید کیست کہ زیادہ کند بہای او۔ استعمال این در فروختن کالا استکنایہ از بازار ع۔ ش۔ [2] سوار کان حباب۔ غ۔ [3] "ولمک" یعنی چون این چنین کند او تعالی مالک او گردد وا و مملوک ویا آنکہ الحس مالک ومتصرف وخواجہ جہان گردد وہمہ عالم مملوک او باشد وللمالک ان یتصرف فی ملکہ کیف یشاء را فعل ماشئت کانک معفو ہکذ و زرک این باشد۔ ش۔

نے جای نعم - زیرا چه همه یکی است نه افزونست نه کم + ومن انا ومن این انا"
هر آئینه مرید میگوید چه میخواهم و برای چه میخواهم وکیستم و از کجا ام و کرا میخواهم چو خود را
گم می بیند وخود را از خود رفته می یابد وجز اوئی او را بد ومی شناسد - قوله " ضناع
اسمی ذلا اسم لی" نامی دیگر نهاده بود بوهم ودی وگمان تفصیلی واجمالی وجزئی و
کلی آن وهم بحقیقت مضمحل شد عن الحق روی بروز نمود - قوله " وجهلت فلا علم لی
وعلمت فلا جهل لی" اکنون علم جهل شد وجهل علم شد علمیکه بخود داشت آن علم گم
شد جهل باز آمد وعلمیکه بدو داشت آن علم نعتی وصفتی وگر ظاهر گشت گفته اند چندان بدانی
که بدانی نمیدانم - قوله "واشوقاه الی من یعرف ما اقول" اشارتی بدین میکند اینجا
محرمی نیابی ودمی را نه بینی مساعدی نباشد اداى آن راعبارت این آید واشوقاه
الی من یعرف تحفهٔ دگر بران شوق خود واشوقاه میگوید که آن ورا رهبران شوقاه
افتد چنانکه گوئی وا زیداه - قوله واذا قیل لاحدهم ما ترید قال الله"
قول وفعل وحال ومقام لحم ودم همه الله شد - قوله "فاعضاءه ومفاصله ممتلیة
من نور الله المخزون عنده" گوئی انسان خزانه است که نور قدوسی وسبوحی
انجا مخزون است همان نور مخزونست که در مفاصل ومواصل او
در لحم ودم او الله است - قوله "ثم یصیرون فی القرب الی غایت لا یقدر احدهم
ان یقول الله" هر آئینه قادر چه باشد محل گفتار نماند غوک که در دریا غرق شده است
دران غرقاب قابلیت ندارد که فریاد کند مگر آنکه سر از وی بیرون کشد چنانچه گفته اند

شعر

الحمد لله علی ان نبی — کضفدع یسکن فی الیم
ان هی فاهت ملیت ما لها — وان سکتت ماتت من الغم

قوله "لانه درس دمن الحقیقت علی الحقیقت" او بر اوست حقیقت بر
حقیقت نزول کرده است واز خدا بخدا رسیده است - قوله "وانتهی عقل
العقلاء الی الحیرت" یعنی عقل عرفانی عاقل - عارف دو است یکی غائب یکی

را کسر از دو معنی شوقاه انسخه چنانکه کرده اند

عاقل با غائب سخن نیست سخن با عاقل است۔ قوله "ولاحیرت" چو او عین حیرت
گشت حیرت چه معنی دارد۔

چند سخنی که اینجا به تحقیق تعمیق یافت در اسرار ما آن قدر که نظاره کنی خارج
ازین نیابی مگر چند سطری که بازگونه نبشته ام و چند حرفی تهجیائی که تشابهات است آن خاصه
است نگر که واسطی چه پرده دری کرد گفت یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ هاء یحبونه راجع
الی الذات دون النعوت والصفات ابوهریره گفته است حفظت من
رسول الله وعائین من العلم وعاءٌ لقد بثثته ودعاء لو بثثته لقطع
منی هذا البلعوم و نظاره شوکه زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی ابن ابی
طالب کرم الله وجهه در شعر خود چه اشارت کرده است۔ شعر

انی لاکتم من علمی جواهره   کیلا یری الحق ذو جهل فیفتتنا

وآن تمام در سمر نوشته ام اختفار او کلام مقلوب ما هم موجب اینست۔

رَبِّ بچند معنی است الرب المصلح الرب السید الرب المربی پرورنده قومی
را بغذا پرورد وقومی را بقوت عشق پرورد وقومی را بدرد محبت پرورد وقومی را اصلاح
مزاج ایشان کند از تشتت و تفرق بتوحد آرد از تنقص به تنعم دارد قوم فقوم ثم قوم — ن آرد
مردی را سید الابرار و سید الاخیار و سید الاسرار و سید الکبار سازد و مردی را
واقف اسرار مرشد قوم رئیس الطائفه خاتم الانبیا افضل الاولیا فعلی ہذا۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ملوک را از مالک نصیبه
تمام است تا آنکه موالی سادات را صدقه نباشد هر لاحقه حکم سابقه خویش دارد میان بنده وحق
ربطی هست که هم بدان ربط ضبط است اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رحمت و غضب هم موجب اینست
که اگر نسبتی باد نبود بر سنگ و خشت چه غضب شود فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ایں
حادث را با آن قدیم چه مخاصمت ولکن فیه سرٌ۔ يَوْمِ الدِّيْنِ معارف ضروری
شود کافر بحکم کفر خویش بر خود حکم کند که او مستحق دوزخ است بهشتی باحساس خویش
داند که تجلی فضل بر ویست البته بهشتی باشد مار خود را خود شناسد که سر کوفتن استحقاق اوست

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ نعبد را بر نستعین مقدم داشت زیرا چه عبادت
حق رب است و استعانت حق بنده اول تذلل بعد از ان استعانت رسم و عادت
چه دیده از هر که چیزی خواهی البته ذل خود را پیش آری و آنگه از وی رحمتی بطلبی. دیگر فنا
بر بقا مقدم است اول فانی الصفت و الذات گردی بعد از ان بقا بالله شوی. لا الصفات
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. نظاره شو نخست حمد و ثنا مقدم داشت
چنانکه شرط طالب و سائل است و طرز گدا و خواهنده است بصفت رحمت و
رافت و لطف و کرم و قدرت بر ایصال نعمت و راحت و پس آن تعلیم در آمد
کرد به تعلق و تشبث و به تذلل و تعبد و هم از و استعانت طلبد و اگر نه آن خواهنده آن
روندار و که او را بغیر اعانت او و استعانت او قسمتی نصیبه شود و پس آنگه ارکان
شرائط طلب را مقدم کرد بعد از ان به همه عجز و انکسار خواست که اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ. هدایت بر سه معنی است یکی آنکه بیان ره مقصد کنند و اسباب
و آلات رفتن بدستش دهند دوم آنکه خود رهبر و رهنما و پیشوا شوند بره راست برند
و بمقصد رسانند این هر دو صفت پیران و مرشدان است ایشان همین کنند و همین
طریق بره برند. سیوم آنکه با این هر دو که گفتیم خلق فعل هدایت دران شخص کند هر قدمیکه
نهد آن قدم را او آفریند خود حامل او شد بر گرفته بمنزل رساند این را صوفیان مجذوب
متدارک نامند. مادر چگونه بچه را می پرورد ایصال منافع و احتما از مضار می فرماید همه
روز در کنار گرفته میدارد چنانچه بایزید گوید الصوفیه اطفال فی حجر الحق.
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ تعیین نمی کند انچه انبیا و رسل و اولیا
مقرب را داده حضوری غیبتی فنائی بقائی صحوی سکری رسیدنی که بازگشت نباشد که
الواصل لا یرجع نقدانه جنبه در جنبه او باشد. صِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ آنست
معرفت[۱] با عبادت معرفت[۲] با محبت عبودیت[۳] با ربوبیت تجلی با تجلی اگر این جمع شود.

---

[۱] "معرفت با عبادت" از عرفا دیدم که معرفتی دارند فاما عبادت نه و این معرفت عندالله مقبول نباشد. ش
[۲] "معرفت با محبت" این ابلغ از اول است اول در حق اهل افعال و صفات و ثانی در حق اهل ذات. ش
[۳] "عبودیت با ربوبیت" این خاصه حضرت رسالت است و چندی معدود از امت خاص اکنون عبودیت
می باید دانست یا مصدری است چنانکه فاعلیت ای کونه عبداً ماموراً راضیاً فی جمیع الاحوال. بقیه بر صفحه (۱۱)

خوف و رجا عز و ذل یکجا جمع شود این صفت اولیا و انبیا است مُنعِمْ علیہ ایشان اند۔

مَغْضُوْب اوست کہ طرفی را عاطل و عاری باشد و طرفی را متشبث

ضال۔ آن بود کہ مرد بحق و حقیقت نرسیدہ عبادت خشک را مقصود دانستہ

چنانکہ زہاد و عباد و متقیان را شنیدہ باشی و یا نصیب مائی از اقسام معرفت اورا

شدہ باشد زمام نفس را کشادہ کند یھیم فی کل واد بود بزرگ بلائی است

یکی را اعتقاد افتد کہ ورای آنکہ من دانستہ ام رہی و کاری نیست و بلائی سخت تر

و بدتر این است کہ خود گمان برد بمنتہا رسیدم کار من بجائی است ہرچہ خوش آید

ما کنم زیان کار نباشد زیراچہ افعل ما شئت من اللہ است ہرچہ تو کنی

بکن تو آن منی و من آن توام وبحق قدم شیخ نصیر الدین محمود و بحرمت مرتضیٰ و

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ ان مسکین بی دین در ورطہ افتادہ است

کہ خدا می خواہد او را بحقیقت حق رہ دہد اگر از من استوار نداری طرف انبیا لحظہ

کن از ارواح جنید و شبلی و بایزید پرس۔ محمد حسینی تغمدہ اللہ بالرحمۃ از خود میگوید

بی منطق و بی بصر نقد وقت اوست غوک دریا را از دریا پرس کہ ہم از دریا رستہ

است ہم در دریا ماندہ ہم از دخورد ہم از دآشامد و بد و بازگردد کہ از دست

دریا چگونہ می نالد و چگونہ فریاد برمی آرد محققی از زبان او میگوید شعر

الحمد للہ علیٰ اننی کضفدع یسکن فی الیم

ان ھی فاہت ملیت ملحًا وان سکتت ماتت من الغم

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰) عبادت صد سالہ بعبودیت یک لحہ نرسد عبادت از بہر عبودیت است و آن رضا بقضا است کہ راضی

بودن یک ساعت بقضا اللہ بہتر از صد سالہ عبادت کہ صائم الدہر و قائم اللیل باشد و ربوبیت بودن او رب و آن

رابطہ خاص است میان بندہ و مولی ہرگز ابرار ان اطلاع ومنا و را ہیچ چیز دشوار نباشد و ہمہ چیز

ویرا بیک بندہ و محتاج الیہ داندش۔

سمر دوم

(۵)

گرگانی[1] که شیر بیشه وحدانی نگر که چه روباه[2] بازی کرده چه میگوید ولم یصل بعد آنکه پس این چه باشد یا اتحاد یا لا ہو الا ہو یا ہو ہو[3] آنکه گرگانی انجاره دوگانی می نماید از ورا رورا نشانی نمیدید معیت را کار و باری و نام و بانگی می نهد و ھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ ہیچ[4] میدانی از کجا بکجا رفته اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضِ ہیچ خبر ہست که بکدام بادیه می انداز دخرلیقه[5] در بحر خضیم[6] افتاده است اگر گوی بحر درون خرلیقه است یا برون است یا فرود و بالا اوست یا نه درون نه برون فرود نه بالا عجب کاری یا این گوئی نقطه است از جزو لایتجزی عبارت توان کرد باعتباری چه گوی اللّٰهُ احدٌ یا آن تصور کن هر چند وهم گماری او از این بیشتر بیشتر باشد وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِیْطٌ اثبات دوزخ کرد و جو جنت[7] نعیم و جحیم رخ نمودند را ، الورای این هر دو اعتبار را فرو افگنده است محمد از

[1] خواجه ابوعلی محمد فضل فارمدی مرشد ابو القاسم گرگانی است از در روایت می کندان اسماء التسعة والتسعین یصیر من صفات العبد وهو غیر واصل فی السلوک دبراتی دهو بعد فی السلوک ولم یصل - ش - [2] روباه بازی ازان میگوید که مطلقاً میگوید و لم یصل او واصل شده است فاما بکمال مراتب وصول نرسیده و نهایت درجات او بر نرفته و در حقیقت چون مطلوب را نهایتی و غایتی نباشد طلب طالب را از کجا نهایت قصور کند معراج بسیر تشنه مستقی دور یا هجران باقی . پس واصل فاصل واصل باشد و بعد بعد قرب قرب . قرب قرب . بعد بعد باشد بلکه بعد بعد بعد قرب قرب قرب قرب قرب قرب بعد بعد بعد وان واین از الهیات است ش[3] - این از صمدیات است و معنی لا ہو الا ہو این است نیست ماهیت و حقیقت او تعالیٰ زاید بر وجود او - ش [4] عبارت از انوار صمدیت است که ورای مقام الهیت است که آن

بقیہ بر صفحہ (۱۳) -

از دعوت بیکار مانده است اِنَّ دبك لیشتاق الیك جلوه گری خویش کرده است شهی با عروسی بنیمائی ومنی اوی وتوی میرفت پرده غیرت بر هردو افتاد عروس با شد خه خه از هر دو یکی هم نه ورا را لورا چنین فرموده است سبحان الله خطبۂ من والحمد لله رتبۂ من همه عالم در قبضۂ من ومن از همه بهمه از سه وچهار وپنج وهفت بیرون نه مردمان مرا مطلق ومقید نامند دیگر آن نفس جزئی ویکی دیگر فیض ازلی نه که من سنم واین همه اوهام دخویلات مردمان ذات الظنون والحسبانات باشد منهم فمنهم ثم منهم۔

بقیہ حاشیہ بر صفحہ (۱۲) آن عبارت از لاهو الاهو است اول بدین فایز گردد بعد بدان رسد اول مقام انبیا است ودوم مقام حضرت محمدی است که همه پیغامبران آرزوی آن کردند۔ ش

ؔ بیان گرگانی دال بر معیت ذات است باوجود ذات علوی وسفلی که الله نور السمٰوات والارض۔ ش۔ ؔ خریقه دانه سرشف۔ ؔ خضم بمعنی قعر هر شئے که بسیار بزرگ شود او را خضیم نامند یشس۔

سمر سیوم ۳

امیر المومنین علی کرم الله وجهه فرماید العلم نقطة کثرها[1] الجهل
این جهل کدام باشد من[2] علم جهل[3] ازین جهل این حکایت کنند من عرف
الله طال لسانه رب را شناختند ربوبیت را نه شناختند شناختند ولی نهایت
وکفایت نه شد. کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ چگونه در حصر و بیان آید من عرف
الله کَلَّ لسانهٗ وره بندی درستی کرده است این صفت میسر نه شود مگر از
دو سه پنج و هفت برگذری از ورا و ورا آگاهی نه هر آئینه کل لسانه درست
شنید الساکت عن الحق شیطان اخرش نه که شیطنت عبارت از
بعد است بیچاره غوکی که در دریاست اگر سر برآورد از وبدور رود آن گاه
آهنگی از و برآید در آهنگ رنگ آمیزی تواند کرد و آنکه خود غرق است در
ظلمات تنگبست هم چشم و زبان را چنان بربسته است و چنان بر آن هر دو در

---

[1] کثرها الجهل یعنی بسیار گردانید آن نقطه را جهل مردمان. یعنی علم وحدت صرف مشابه نقطه است که از و حرف کلمه و کلام و جهل آید و در همه آن نقطه موجود باشد بغیر او قوام ایشان نباشد همچنین از وحدت صرف که وجود بحت و تصور باوج تعین اولی و دریای اول نامند و اسامی بسیار دارد و بحسب قوابل و محال و مظاهر و مشاهد بیشمار و احدیت که عبارت آن عدم ملاحظه شی است و واحدیت عبارت از ملاحظه شی است علم و نفس و اعیان ثابته و عالم مثال و عالم موجودات هیاکل علوی سفلی حتی الذرات ظاهر شد کثرها الجهل اشارت بدین است که گفتیم جهل بنسبت علم است چون از یکی به دومی نزول جهل شد همچنین سیومی و چهارمی و ما لایتناهی و از ادجات نامند از ان طرف و درکات گویند از ین طرف اول طریق مجذوب سالک است و دومی طریق سالک مجذوب. ش [2] آری چون علم بغایت رسید جهل نامند لان الشئی اذا جاوز حده انعکس ضده. ش

رفته است بیچاره این غوک .

ان هی فاہت ملیت مالحا وان سکتت مانتمن الغمہ

آشنا خالی اند بیگانگی نبود ہا وجز ہوای متحرک نیست وہوا را در مستقر خود قراری تمام است ہرچہ از باد گوئی ہمہ بر باد باشد و آنکہ ورا رو را است ورگفتار من و تو نیست رندگان را آنجا قرار نیست زیراچہ روح در راحت نیست وبازگشت ازو از قضیۂ انکار ضروری باشد صیاد خواہد سیمرغ را بدام گیرد او یک کنجشک را بدام نمی تواند آورد سیمرغ را چون آرد عارفان را سلامی محققان را پیامی بیتا ودوامی محمد حسینی ماامی واللہ اعلم .

سمر چہارم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ و وضع کفیہ عن کتفی فوجدت بردھا فی صدری در حدیث چند معنی است ہریکی لقدر فہم خویش سخنی گفتہ است محدثان و متفقہ گویند از متشابہات است و اینجا عجب این است کہ او متشابہ فرماید و اصحاب از ان نپرسند مگر خود بہ تعین آن سخن میدانستند یا خود دانست کہ این متشابہ است نپرسند و آنکہ بعضی فقہا گویند کہ متشابہ بر مصطفیٰ ہم کشف نبود در آخرت شود خود کلام رسول اللہ متشابہ باشد سخن ایشان درست نبود نزد اہل لفظ کہ استخراج معنی از لفظ کنند فی احسن صورۃ ہمان معنی دارد وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ہر معنی کہ درین آیت است ہمان معنی این جا تصور کن و دیگر گفت فی احسن صُوْرۃٍ نگفت باحسن صورۃ صورت احسنی اونگاشت صنعتی لطیفی ساخت آن دلیل کرد بر حسن صنعت او و بر کمال قدرت او علی ہذا رایت ربی درست آید چنانچہ محمد واسع گوید ما رأیت شیئاً الا ورأیت اللہ فیہ

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورۃ عبارت از تمثل و تشکل این سخن نیز یکی از متشابہات بود چہ گوئی او تعالیٰ لایتغیر بذاتہ ولا فی صفاتہ بحدوث الاکوان تعالی اللہ عن ذٰلک علوًّا کبیرا و آنکہ ملحد الحاد ورزد و دل روا نمیدارد کہ این سخن گویم و پس آن روکنم لاحول ولا قوۃ الا باللہ معنی دیگر خداوند سبحانہٗ و تعالیٰ خواہد گوید طالبی مشتاق را و عاشقی دردمند را تسلی در دہانی بخشد صورتی صاف و شفاف عکس پذیرا فریند عین نور جمال لاہوت بروی تابد عکس آن در آن صاف شفاف پدید شود سبب مزید و ذوق و قوت آن شوق باشد طالب عاشق گوید رایت ربی فی احسن صورت و آنکہ بعضی ازین

بدین اشارت کنند که ما در خود دیدیم و آنکه انا الحق و بعضی سبحانی گوید و جنید لیس فی جبتی سوی الله فرماید ازین اشارت و رمزی ازین باشد۔

معنی دیگر شیشه سپیدی صافی را در طاقی نهی و ورای آن چراغی افروخته داری شیشه بتمامه چراغ نماید بنبیند ہ گوید که من درین طاق چراغی افروخته دیدم۔

معنی دیگر معیت او با همه اشیا است چون این معنی بر دلی کشف شود او گوید در هر چه نگه کنم ترا بیند ارم اختیار احسن برای آن بوده است لتکریمه وتعظیمه وحرمته وعزته۔

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورة ای انزهها واعظمها واکرمها وما یدل علی نزاهته من کل فصل ووصل وعیب و شین وقرب و بعد آنکه صورت چه معنی دارد و نشنیدهٔ صورت مسله وصورت این کار چیست این راهم بر آن کار بر فهذا الین بحال النبی ومحمد الحسینی وهذا دینی ومعتقدی ونفسی فهو قریب من فهم نکاة النبی صلی الله علیه وسلم۔

اما معنی وضع کفیه فوجدت بردها فی قلبی ربط این بر سر معنی که گفتیم مرتب و مسلم است اگر من مینویسم بسیار گوئی میشود تو فهم کن بگیر۔ و معنی دیگر خداوند سبحانهٔ و تعالی خواهد که صفات حمیدهٔ خویش و اخلاق گزیدهٔ خود مسمی کند این امر معنوی را صورتی با فریند و آن صورت احسن الصور و اعدل الاشکال باشد این صورت بر آن شخص تجلی کند بنبیند ہ گوید رایت ربی فی احسن صورت زیرا چه صفات الله لیست عین ذات ولا غیر رب میگوید احسن میگوید دلیل بر لطف و جمال کند و رشاه چنین که خدا خواهد یکی را بشارت بایصال دنیا کند و ایصال دنیا و بشارت او امر یست معنوی برای این را صورت عورتی آفریند و شکری آفریند بدست وی دهد مرد خود را بخواب بیند که عورتی بدست او شکر میدهد و معبر تعبیر کند که او را از دنیا چیزی رسد فکذلک هٰهنا هٰذا قول سدید و کلام عتید

وآنچه گویند رایت ربی ای سیدی مراد ازین جبرئیل باشد نیکو نیز سخنی است اما نسبتی باکسی میبرد که او میگوید شب معراج رویت نبود چنانچه عایشه فرماید کذب علی محمد من قال رای ربه لیلة المعراج. معنی دیگر هم گویند رایت ربی وکنت مستقرا متجلیا فی احسن صورة یعنی علی طلب ووجدان وشوق ومهذب من الاخلاق الذمیمة فوضع کفیه ای کف عنایته علی کتفی کما هو داب المشفق الرحیم علی الصغیر فوجدت بردها فی قلبی ای حصل فی قلبی برد یقین هم برین تاویل که اینجا گفته ام درجمله معانی همین را تحقیق کن. کف عبارت از تقبل وکنایت از عنایت رحمن کنند چنانچه گفته است الصدقة یقع اولا فی کف الرحمن.

سر پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ نور السموات والارض

یقال لشئ الظاہر المظہر۔ واین ہر دو معنی اینجا درست اید چون وھو معکم را اعتبار کن ظاہر السموات درست آید زیرا چہ او ظاہر است گفتند الحق لشدت ظہورہ خفی کالنور فی السواد چنانچہ نور در سواد خفی است ظہور او نیز بر خلق ہمچنان خفی است انہ مع کل شی لا بمقارنۃ صفت قرب او ہمین تقاضا کند اگر مقارنت حسی باشد تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً آنچہ معیت بذات گویند بینہما اختلافی فاحشی رود ہر یکے مر دیگری را تضلیلی کند اما اگر با معان نظر کنند بینہما تفاوتی نباشد زیرا کہ قرب اعتباری است نہ حسی این سخن شنیدہ باشی۔

او باہمہ در جمال چشم ہمہ کور او باہمہ در حدیث گوش ہمہ کر

وآنچہ دوام مشاہدہ را اوعا کردہ ہمبدین معنی است کہ گفتیم۔ بیت

از بعد مکن شکایت ای خستہ جگر کز غایت قرب من نہ بینی ما را

ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ہمین حکایت می کند ونحن اقرب الیہ منکم ہمین میفرماید۔ ما رئیت شیئاً الا و رایت اللہ فیہ ہمین اشارت دارد۔ معنی دوم مظہر السموات و الارض واین اظہار دو معنی دارد اظہار یکے در مشاہدہ من و تو است ہمہ کس می دانند و می بینند۔ معنی دیگر مظہرھما بظہورہ سراب صورت ہوا است وہوا معنی سراب سراب را بی ہوا وجود نہ وہوا را بی سراب ظہور نہ قوام او بدو و قوام سراب بہوا وظہور ہوا بسراب اگر سراب نباشد ہوا ننماید این مظہر کہ گفتیم دقیق سخنی است چہ دانم در فہم تو آید یا نہ آید سراب عکس ہوا است وہوا عین سراب ماہی را پرسند از

کجا باشی چه چیزی بچه باز گردی او گوید از دریا ام بدریا باشم همان دریا خورم
هم بدو آسایم هم بدو باز گردم یَوْمَ نَطْوِی السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ
همه را باز گردانند بدو برند صورت معنی خویش باز گردد آفتاب برآید سراب ناپدید
گردد كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ۔

قَوْلُهُ تَعَالَىٰ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَوٰةٍ۔ ای صفت نوره این قدر
بباید دانست هر چیزی که منزه از صور و اشکال او را خواهند تمثیل جزئی حسی باشد
زیراچه تو از عالم حس و شاهد و حاضر هر آئینه تمثیل هر چه کنی بعالم خویش کنی اینجا گمان
نبری که او بعینه همچنین باشد معنیش این بود که این محسوس بدان معقول غایب ماند
الغرض همان معنی که من قبل گفته ایم همان معنی را الله سبحانه بدین تمثیل کرد فرمود که بدین ماند
چنانکه در طاقی شیشه باشد و دران شیشه چراغی شد این طاق چون نماید و آن شیشه چگونه
باشد آن طاق تمام روشن گردد و آن شیشه که درو چراغ است همچون آفتابی و ماهتابی
باشد این آسمان و زمین و اهل ایشان همه دران طاق مانند فیض که از ورای در را
تابشی در لاهوت انداخته است و از لاهوت در ملکوت افتاده است و از
ملکوت بملک آمده جبروت عبارت از جمع هر سه .... آنرا ناسوت نام
کن فعلی نه اظهار او نظهوره باشد و ظهور او بظاهر آن باشد هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ
رویتی بتمامها نموده اند و آنکه رویت را استحالت کند او گمان برد که این حاسه
بصر از این روی که او اوست قرب بعد را اعتبار کند حدوث قدم را اثر دهد
آن نادان نداند که اشیا منور او متصف است همان نور اوست که نور خود را
می بیند ما رای الله غیر الله همین معنی فرماید و هر که دعوی انتسابی کند خرقانی
ازین جا گوید انا اقل من ربی بسنتین ازین سنتین چه عبارت کرد دو نور را
درمیان دید زجاجه و چراغ و مشکات از و فیض گرفته گفت که من هم از وام طاق
که روشن است هم از و روشن است من بدو چیز از و کم ام یعنی از زجاجه و چراغ
این جا اندیشه نیکو کن که عارفی ازین بیان نکرده است گویند به سنتین ای هو خالق

الوجود کما هو خالق العدم و این هم گویند آمدن و رفتن و وسال عبارت
ازین که من آیم و روم پس علی ہذا بدوسال کم باشم ہم از وآیم ہمبد و روم وھو
لا یتغیر بذاتہ ولا فی صفاتہ و مرا تغیر ذات وصفات شبلی گوید۔ اَنا
اقول وانا اسمع وهل فی الدار غیری یعنی کسی گوید و من شنوم و آنکس کہ
گوید آن ظاہر نگفتہ و آن نوری کہ با ویست او گفتہ من کہ شنیدم نوری کہ با من است
آن نور شنیدہ و آن ہردو نوریکی پس انا اقول وانا اسمع وهل فی الدار
غیری درست آید۔ یار من و برادر من و دوست من عبد اللہ جمال الدین مغربی
این معنی را خوش نظمی کردہ۔ شعر کلامی الی سمعی راجع
لانی انا القایل السامع دہم گفتار اوست۔ شعر
القائل والسامع والباصر هو والعالم بالباطن والظاهر هو
الغائب ماسواه والحاضر هو الاول والدايم والاخر هو
هذا انا الله واياك لما تلقناه والله اعلم۔ وباقی آیت ہم بر
ربط دہ اگر بیان کنم سخن دراز میشود و من میخواہم کہ کوتہ گردد والسلام۔

سمر ششم

قال الله تعالیٰ ۔ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝

محدث مفسر متفقہ گویدای استویٰ چنانکہ مربع شنید وگویند کاستوٰی هذا او ودرین معنی از احادیث گمانندمیشوند و در حدیث این معنی آمده است رحمن تعالی برکرسی نشست فتکرکرالکرمی تا آنکه بعض آواز کرسی بیرون ماند وایشان گویندکہ جمیع اعضار انسان دروی باثبات است ایدٌ لاکایدینا ووجھہٗ کوجوھنا وہم بدین مردم ایشان رامجسمہ خوانند ایشان مجسمہ نہ اند اماچنین نمایدصوفیان تشبہ وتمثل حکایت کنند خداوندتعالی ازینہا برونست ۔ اگرسخن تحقیق خواہی از محمدحسینی شنو این عبارت از ان است کہ بارہا گفتہ ام اِنَّہٗ وَسَاءَ کل وراٗ محی الدین ابن اعرابی ومتابعان اوچنین گویند کہ ورای این وجود است وجودی نیست ہم ازین مطلق ومقید گویند واورا کالکلی الطبیعی نامند استغفرالله لا حول ولا قوۃ الا بالله کونہ وجودہ وجوہ عینہ محووجودات باسترا

الستوٰی را

لہ ۔ این را ہم محملی ہست ہمانکہ ہرشئی راصورتے ومعنی است عدم متناہی او تعالی رابدین صورت بیان فرمودکہ بعض آواز کرسی بیرون ماند تا آنکہ صفت کرسی است وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ و یاصورت صفت احاطت او تعالی نوداز ین لازم نمی آیدکہ او تعالی جسمی وصورتی ودست وپادارد۔

لہ ۔ این جانیزبسیار سخن است واز آنکہ جامع مظاہر کل علوی وسفلی وجمالی وجلالی صورت انسان است فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ خودرا ازان ستودکہ ورار این چیزی دیگر نیست ظاہرًا وباطنًا وصفتًا ومعنًا پس صورت صفات کمال وذات ذوالعزوالجلال جزانسان نباشد وہریکی از اعضار اصلیہ وفضلیہ اومظہرصفتی است از صفات او تعالی اگراورا صورتی بودی جزصورت انسان نبودی سر یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ لباس ودوم مزن رش۔

است دوزخی در دوزخ گوید فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ عجب
کالای هنوز سد بصر لا بصیرت ایشان است با بهشتیان این سخن آمد که وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ ببصر و بصیرت لا
نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وجوه که رویت که وجوه چه باشد این جهان را جهان
غطا و استتار گویند آن جهان را جهان کشف و عیان خوانند باین همه از ورای
ورا کسی نشان ندهد و کسی را در وهم و خیال نیاید بیچاره محمد حسینی درین بلا گرفتار
و درین غرقاب افتاده درین قعر فرو شده درین بادیه گم گشته عجب عارفی خدا را
نشاخته و عارفش نامند مگر این شخص همین هنم باری نهی کن گونید ذاته حجابه آنرا که ذات
حجابه باشد تامل کن قابل عرفان باشد و احزنا وادردا والمّا مردی با جفت
خود جفت خود را با جفت خود فردانه دید با حسن الاصوات این نغمه سرائید انامن
اهوی ومن اهوی انا عجب کاری دو یکی چون شوند اتحاد از ایجاد نشان میدهد
و اتحاد از یگانگی بیگانگی میکند فرض کنیم دو کاغذ را یک را سریش در میان زنی و مهره
بر آن گردانی ازین دو یکی نماید اما دوی عقلی باقی است انسا منسا تا نیا
مسکین نصرانی از ثالث و ثانی حکایت کند و معتقدان او را شرک و کافر نامند
هر آئینه قدیم را با حادث اقترانی نیست اگر شود لم یسبق له اثر پیدا آید اتحاد
بین الشیئین والشخصین تصور توان کرد اینجا جز یکی صورت رونمی نماید چو اتحاد بر شرط
رفت کلام حلول خود فضول باشد او را ربطی بر فروغ و اصول نتوان داد مرغی
دانه چیند و چیزی با آن چینه سنگ ریزه هم بود عجب نه بینی که آن سنگینه در حوصله
او گم شده نه لحم و دمش گشتند ۔ عائشہ یا رسول اللہ گفت انہ لیسوسنی
انک لست بنبی رسول اللہ فرمود اَوَ بلغتِ هذا گفت نعم رسول اللہ
فرمود شَنْشَنَةٌ اعرفها من اخزم او خود را شناخت که او او نیست ذات
که نبوت از انبیا و منبی انبای کند بسیار انیا فزاید جز از یگانگی نباشد دیار
بجنبد موجش خوانند و بر آید بخارش گویند هوا گیرد متراکم شود سحاب نام یابد چکیدن
گیرد باران خوانند روان شود نهر گویند باز بدریا پیوست همان دریاست که بود

انا من اهوی ومن اهوی انا این جا اشارت فرماید ؎

فالبحر بحر علیٰ ما کان فی قدم ان الحوادث امواج وانهار

لایحجبنک اشکال تشاکلها عمن تشکل فیها فھی استار

بحر گفته اند که باران هم از ان دریا دریا هم از ان باران و انکه گویند العناصر الاربعة قدیمة۔

سمر هفتم

گفتار محمد واسع است ما رئیت شیئًا الا ورائیت الله فیه نکره درحیز نفی افتاده است حکایت از عموم کند این دلیل بر دوام مشاهده است مشاهده را دو اعتبار است یکی نفکر و استدلال باز گردد در آیات و قطع تجاورات نظاره شود هر آئینه دلیل بر صانع حکیم علیم قادر ازلی باقی اوصاف تعالی کند این را نیز مشاهده خوانند یعنی درین حیرت و درین فکرت علم تحقیق میشود کان المتفکر المستدل یشاهد الرب تعالی وصنعته سبحانه وتعالی۔ دوم تعین و عیان چنانکه در وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ گویم هر شئی دلیل بر وجود خالق و صانع خویش کند این دلالت او گوئی قابل به تسبیح و تنزیه اوست تعالی کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ رمزی هم ازین میگوید کُلُّ شَیْءٍ موجبه کلی است چنانکه مَا رَاَیْتُ شَیْئًا در قوت سالبه کلی اِلَّا وَجْهَهٗ هر شئی که هست صفت فنا دارد دگر بر وجهی که دلیل هر صنعت و خلقت او میکند آن باقی است ازلی است اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اشارتی بدین میان می رود هر شئی دو وجه دارد وجه منه الی نفسه من حیث هو هو۔ و وجه منه الی ربه من حیث الایجاد والابقاء کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ازین رو که او اوست

هر آئینه فانی است و ازین وجه که از و آمده است و بدو بقا دارد آن وجه بحقیقت باقی ابدیست اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ همین معنی غمزه میزند بهرچه روی آری وَجْهُ الله است یعنی او بدو متعلق او بدو باقی او بدو ظاهر این معنی را اشارت کردیم محمد واسع را عیان افتاد بعین العیان بضرورت گفت۔ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَاَیْتُ اللهَ فِیْهِ خدا وجودنه دارد البته البته مصراع ۔ در هرچه نگه کنم ترا می بینم ۔ همین اثبات میکند وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ این ضمیر یا راجع برا للہ است یا راجع بر شیٔ همبدان اعتباری که بیان کردیم ۔ خلوتی گزین مجاهده کن از مُلتفتی ذکر و مراقبه گیر و بدان لازم و ملائم باش لَعَلَّ اللهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا منحصر بر محمدؒ واسع نیست هرکه براه او پوید همین بیند همین گوید وَاللهُ یَهْدِیْ اِلٰی سبیل الرَّشَاد ۔

سمر هشتم

دریا نور است یا روح یا روح الروح۔ اگر حذف و سائط کنی یا روح گو و اگر اثبات و سایط مطلوب باشد یا روح الروح۔ یا نور یا نور النور نظیر یا روح یا روح الروح باشد۔ کلام را اختصار کنم روح را بر سه قسم آرم یکی روح است که در بدن حیوان ساری است آنرا روح حیوانی مینامند روح انسانی هم گویند این همان روح است که عندالموت از هم ما ق می پذیرد واین روح که با حرکت وحیات است به فیض آن روحی است و نه او خارج نه او داخل است نه متصل نه منفصل نه قریب نه بعید از هر شش جهت بیرون است تعلق او به این روح حیوانی کتعلق الملک بالمدینۃ والعاشق بالمعشوق این را حکما نفس ناطقہ نامند وقوام و بقاء این بفیض قدسی باشد و نور سبوحی بود از عالم لاهوت نشانی دارد ان متاع البیت یشبه رب البیت مثالی قریبی است۔ مصرع۔

از خانه بگد ندای که الله همه راست

را همه چیز

چون بر سالک سائر تجلی کند دم از الوهیت و ربوبیت زند این روح بجائی سر برآرد سبحانی ما اعظم شانی فرماید و تجلی سرافرازی نماید انا الحق راگو یا شود و گاه گاهی اشارتی کند لیس فی جبتی سوی الله از آن عبارت بود و خود این خلیفۃ الله فی الارض باشد اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً از ین تعبیری کند این آن روح است که مسجود ملائکه بود این آن روح است که تاج سلطنت ازلی بر سر دارد و خلخال ابدی بر پا نهاده است طوق و یوم در گلو کرده است سوار قدرت در ساعدین نهاده است گوشواره رحمت در اذنین چسپانیده است نطاق بی نیازی در کر بسته است

خداوندانست قدیم است و .... بر هرکه تجلی کرد او اوراجز
لیکن داغ حدوث در پیشانی اوست خرج من بین جمالہ وجلالہ
ازین بیانی میکند در فضای وحدانیت طیرانی دارد بر تخت سلطنت نشستی
فرموده است درکرسی فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ اورا قعودی شده است
عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ رہمائگی بازاہت وسلامت دم می زند باین ہمہ
تو بدانی که خلق من خلق الله باشد محمد حسینی بس کن زبان ازین دراز
کردن مصلحت نیست انچه حق حقیقت بود بحق گفتی یَتَکَلَّمُ بی و ینطق بی و
یبطش بی ویَمْشِی بی ہم ازین نشانی دارد. خدایا من سرترا بپرده لطیفی
اشارتی کردم بندگان خودرا توفہم ده وَاللّٰهُ اعلَم اللّٰھمّ اِھدنا
الی سواء السبیل و اعصمنا من ھاویة القال والقیل فافھموا
واغتنموا ایھا الجیل [1]

[1] بالکسر گروه از مردمان (م۔ ا)

سمر دهم

قوله عزّ من قایل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ۔ الآیتہ اکمال دین بسہ چیز مشہود دارد ۔ شریعت کما ہو حقہ اتباع نبی باشد در قلیل و کثیر از قول و فعل در اعمال و حال و قال ۔ شریعت عبارت از گفت انسان کامل است و طریقت عبارت از کرد انسان کامل است و حقیقت عبارت از دید انسان کامل است و حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل است و حقیقت الحق از بود نابود انسان کامل است چنانچہ وقتی گفتہ بودم ع

هستم ولیک نیست و نابود نابود ولیک بود را بود
نابود چہ بود بود را بود نابود چہ بود عین مقصود

و این ہر سہ بدان باز گردد و چون این ہر سہ در یک مقام قدم نہند اکمال دین بہ تمام و کمال شود ۔ اگر شریعت باشد و طریقت و حقیقت با وی نہ نقصانی تمام بود و طریقت بی شریعت وجود ندارد اگر تصور کنیم مغزی باشد کہ او را پوستی نہ گنده بود ہیچ کار نیاید و ہیچ عقدی ویرا گرہ نہ بندد و اگر حقیقت روی نماید بی طریقت و شریعت زندقہ و الحاد در اتحاد شود بسیاری از مواہب وجدانی و موارد رحمانی حرمانی نقد باشد اولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ہُمْ اَضَلُّ نقد او باشد ۔ اعوذ بعفوک من عقابک از فعلی گریخت بفعلی پناہ گرفت و اعوذ برضاک من سخطک از صفتی حذر کرد و صفتی را التجا ساخت و اعوذ بک منک از و بدو رفت و ما ابلغ مدحتک از بود حکایت کرد لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک اشارتی از بود نابود کرد و خمسہ اوقات این پنج چیز را اثبات فرمود اگر این پنج کہ گنج خانہ الوہیت است مجتمع و متحد نباشد کمال در دین نبود بی وجود ہیچ نقصانی فاحش روی نماید وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ

فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُهَا۔ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔
او تعالیٰ صفت وجوب نسبت ندارد اما حقیقتاً و تحقیقاً بی این خزانه خلوی باشد که
ان خلو را خلا نامند چه مرتضیٰ گوید ما انا و نفسی کراعی الغنم کلما اضمها من
جانب انتشرت من جانب آخر اگر بطریقت میخواند بشریعت میگریزد اگر
بشریعت میخواند بحقیقت میگریزد البته البته از جمع احترازی کلی دارد و اگر وجود
بود را اثبات میکند دعوی خدائی نیز میکند و اگر از بود نابود بندی در پای او نهد
او خود همه بندها را بگسسته است لاحول ولا قوة الا بالله کجا افتاده ام اما ای برادر
در عشق چنین بوالعجبیها باشد والله علیم حکیم۔
تحفهٔ دیگر این میگوید لا فرق بینی و بین ربی الا انی تقدمت بالعبودیت
بالکه میداند العبودیت احتیاج ذاتیٌ و نعتٌ لازمیٌ زهی کوری زهی
کری مکابر را اگر کور گوئی عجب نباشد و آنکه شنیده را ناشنیده کند اگر اصم خوانش
عجبی نبود اکمال دین این باشد من سره ان ینظر الی میت یمشی علی
وجه الارض فلینظر الی ابی بکر با این همه از صفت اموات اقل
من کل قلیل را اتباع نکرد و اگر گوی خلافت پای بند او شد تا اهل بیت را رعایت
نکرد فاطمهؑ را جوابی ناصوابی گفت فلیکن درین مقام ما را کلامی نیست سخن ما در اکمال
دین است و آن ازین گفتار ها بیرون است چون مرد خود کامه شود همه جهان را بکام
خود طلبد و هر چه کند برد جای اعتراض و الزامی نماند زیرا چه او پنج چیز را دریک
خزانه نهاده است قالب قلب روح سر خفی است هر پنج را با این هر پنج نسبتی بده
و ابوبکر بدان در روز اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ازین حکایت کرد۔ و رضیت
لکم الاسلام دیناً بعد جمع این هر پنج گنج استسلام را التزام بود رضای او بدین
بود و تو مرضی باشی۔ خداوندا محمد حسینی را ازین نصیبه ده والسلام الحمد للّٰه
الذی هدانا لهذا

بیند
خزانه نهاده

۱۰
سمر دهم

سخن حکیم است و کلام حق و حقیقت است و بعض العلماء یرفعونه الی النبی
علیه السلام العلم علمان علم الابدان و علم الادیان علم الادیان
انچه بشرایع و اخرویات نسبت دارد و ما هو یثبت بکتاب الله تعالی
من التزیغ و التذلل و تکلم به النبی صلی الله علیه وسلم بالمسند
والاسل۔ و علم الابدان بظاهر یعنی باشد بدانچه صحت بدن و دفع مرض و بقای
صحت بود و باطن آن بدانچه مرتضی اشارت کند ۔من عرف نفسه فقد
عرف ربه۔ ای من عرف نفسه بالحدوث فقد عرف ربه بالقدم
یقال من عرف نفسه بمخلوقیة فقد عرف ربه بخالقیة ۔من
عرف نفسه بفسخ عزائمه فقد عرف ربه بانه قادر یثبت
ما یشاء و یفسخ ما یشاء کما قال علی رضی الله عنه عرفت
ربی بفسخ العزائم ۔ و یقال من عرف نفسه ببداهت حسه عرف
ربه ببداهت عقله ای ان معرفته تعالی بدیهیة لاحاجت را معرفتم
الی فکر و تامل ۔ و یقال من عرف نفسه بانه مرکب من اللاهوت
والجبروت و الملکوت و الناسوت عرف ربه بانه خالقها و
باریها و مصورها و جاعل کل شی کما شاء و اراد و یقال من
عرف نفسه بان فیه من الصفات السبعیه و البهیمیه و الملکیه
والجبروتیه و اللاهوتیه فعرف ربه بانه وراء کل وراء و انه
تعالی متعال عن الترکیب و الامتزاج و التعلق و الاتصال ۔من عرف
نفسه بانه تفصیل عن اجمال عرف به بانه ذو اجمال و خالق
کل تفصیل ۔من عرف بان معه ربه عرف ربه بانه مع کل شئ

لابمقار فنة وغیر کل شئ لا بمزا یلت شی پنج وجهه درین معنی نبشته ام
آن قدر که درین مختصر توان نبشت بکتابت آمد آنکه بایزید رح گفت سبحانی ما
اعظم شانی نه آنکه خارج و درون ولو داخل شده است انچه باوی بود لا بمقارنت
ولا بمزایلت هم بدان زبان اور فت باقی شطحیاتیکه ازین قوم نما داست همبرین
شال است ـ من عرف نفسه انه بصورته کما قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان الله خلق آدم علی صورته و آنکه گوید
علی صورته المختصة به ای بآدم بر واین سخن مشکل بود ان الله خلق
آدم علی صورت الرحمن گویم علی صورت رحمت و رحمانیت
صور بسیار ساخت اما صورت انسانی بعینه صورت رحمت و رحمانیت کرده از
تشابهات اذا اراد الله ان یخلق صورت جامعت لصفات
الغفران اجمعها مجلس رافغار کبته و اضعارا سه فیها
کذا الوف سنة فلم یتخلص له صورت الاصورت الانسان
فخلق آدم نعتیل ان الله خلق آدم علی صورته ـ من عرف
نفسه بانه تمثیل لاهوتی و تشکل جبروتی عرف ربه بانه یتمثل
به و بنفسه حتی قال رسول الله صلی الله وسلم رایت ربی
فی صورت امرد شاب قطط و جای دیگر گفت رایت ربی فی
احسن صورت این قدر باید دانست بر هر که او تجلی کند ذات او تعالی
و تقدس کما هو هو بسیار گفته ام انه وراء کل وراء اما صفات خود را تمثل و تشکل
سازد او تعالی بذاته لا یتغیر ولا فی اسمائه یتبدل منزه عن الاکوان
اگر تو صورتے بینی بصورت انسان وهو یدعی انه الرحمن انکار نه کنی و بدانی
که اوست تعالی فان صفاته لیست عینا ولا غیرا اینچنین بوالعجبها در علم
الهیات باشد اینجا مغالیط بسیار است و جمعی از قوم منهم محی الدین ابن اعرابی
و الشیخ العراقی گفته اند و را این صور و اشکال حتی العرش المجید وجودی نیست و انند

تعالیٰ کالکلی الطبیعی گویند. محمد حسینی بسیار بار بسیار رجا فریاد کرده است انه وراء کل وراء این همه فیض اوست نه اوست. سخن بسیار است اما با مردم نادان قطع گفتار است. فافهم و اغتنم والله اعلم۔

سمر یازدهم

شبلی گوید: العلم خبر و الخبر جحود فالعلم حجاب الله الاعظم معنی کلام: العلم خبر، خواه این علم را از انواع سماع بدان خواه علم بعد عیان اعتبار کن خواه علم بالله نام نهد مرجع هر سه بخبر آید و الخبر جحود زیرا چه تو دانسته الخبر یحتمل الصدق و الکذب بکطرف او جحود است والعلم حجاب الله الاعظم دو اعراب را افصاح میکند یکی کسر دوم رفع اگر کسر باشد صفت الله باشد و اگر رفع باشد صفت حجاب باشد یعنی او بظهور کسر این آمد او که اعظم من کل عظیم است او که شاهد همه اشیا است او که حجاب بر وجه من الوجوه صورت نبندد علم مرد عالم را حجاب آید خَتَمَ اللهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ همین معنی را اثبات میکند جولان مسائل الحقائق فی قلوب اهل التحقیق خاتم قلوب ایشان شد تا از لذت شهود و ذوق وجود که کونه وجوده محروم ماند ندیس علم حجاب این اعظم من کل عظیم میدانی چند بچند باشد۔ مجنون در وصف قد و خال و خد لیلیٰ مشغول بود حجاب اوست و نازی و کرشمه حسنی و ملاحتی که او دارد هرچند که حضور بود از عین شهود و ذوق و التزام و اعتناق و کون بعضها مع بعض محروم باشد تو بدان که چه میگویم اگر عاشقی و عشقبازی بدانی که چه میگویم چه گوئی شب تاریک لیلیٰ در بر مجنون بهمه مراد ات او باشد و آن حضور که در وصف خنده و ناز و کرشمه او بود است چه بهتر۔ معنی رفع را اینجا نصب دهیم و آنرا جزم گوئیم چنانچه کسر رؤس علماء ظاهر بود و همه بصفت خفض مانند و سکون وقف حال ایشان باشد

گفتار اہل تحقیق است کل ما شغلک عن الله فهو صنمک و رقد و سیات یقول
لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم عن اسمی لضحکوا قلیلا
ولبکوا کثیرا ولو علم المشتغلون باسمی ما فاتهم عن قربی
لبکوا دما ولو علم المشتغلون بقربی ما فاتهم عنی لتقطعت
اوداجهم - ذکر همین قول - لا اله الا الله است یا همین گفتار است یا اثبات یا نفی است یا اثبات
این هردو مانع انس او اند تعالیٰ و انس او شاغل از قرب و قرب او باز دارنده
از توجه گوئی علم حجاب باشد یا نه - سید محمد باقر رضی الله عنه میفرماید در این آیة
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ که کل ما شغلک عن مطالعة الحق فهو
طاغوتک این سخن از دوئی است از یگانگی بیگانگی مینماید دوئی را فرض کنی
بتصور و تفکر بدانکه هردو یک روش را و یک حال دارند پس آنچه ایشان سیری کنند
طائر همت هردو باهم سیران و طیران روند هردو بجای فرود آیند و بینهما حجر محجابی
لطفی تنگی شریفی نماند یکی میان ایشان مرد عالم استاد ردنظیر[1] داند کردن قضایا
ونسب ایشان را واقف حد مکرر بداند صغریٰ و کبریٰ را شناسد و شکل اول نوانداورد
بی آنکه وراے ان حجاب لطیف شود هرچه وراے آن بود بعقل و تفکر خویش دانست
ومقصود ندیده جز ایقان برابر او نیست و دومی عامی ازین علوم غافل فکری داشته لا
اورا دست نه دهد اورا ضروری درون برند و آن اوستاد عالم را همانجا گذارند
هرچه پیش او میآرند او نمیداند فهم نمی کند کشاده ترمی کنند ظاهر ترمیکنند تا آنچه او مطلع
شود برچیزهائی که درحصر و عدد رنمی آید و درفهم او نمی گنجد تا آن زمان بدارند
که بامثال و انواع اطلاع تمام یابد بعد از آن بگذارند بر کرده پیمانه آن شراب
خورده مستان گشته برون آید باحظی و نفعی تمامتر با ذوقی و شوقی بیشتر و بیشتر و آن

---

[1] قوله ردنظیر الخ - این همه اصطلاح منطق است شکل است که حد اوسط در صغریٰ
محمول باشد و در کبریٰ موضوع باشد مثل العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث ثم - این
را در اصطلاح حمل النظیر گویند و حمل النقیض علی النقیض هم هست - ش -

استاد مجتهد معقول دان عاقل بضرورت گوید مصراع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی و بفریاد ندا کند العلم حجاب الله الاعظم ای کاشکی جاہل بودی ای کاشکی عامی بودمی این مرد از اتحاد و ایجاد و از اتصاف محروم و او ہمہ رسیده و چشیده چند در چند باشد. رسول الله صلی الله علیه وسلم را النبی الامی خواند و سبب داشتن او امی این بود که بیان کردیم او را آنجا برند و ہمہ خویش بر و کشایند و ہمہ او را اطلاع دہند و دیگران را ہم از ورای حجاب بازگردانند و گویند تو مقصود رسیدی بیشتر رفتن نماند پس النبی الامی وصف شد ورای ہمہ اوصاف او را آنجا بردند محمد از محمدی بدر شد از محمد یا محمد در محمد ہیچ نماند بزبان فصیح محمد خود گفت التحیات لله والصلوات والطیبات از خود بخود با خود بزبان محمد گفت السَّلامُ علیكَ ایها النّبی ورحمت الله وبرکاته ہم بزبان محمد از محمد گفت اشهد ان لا اِلٰه الا الله خود گواہی میدہد. شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ہمین معنی می فرماید و اشهد ان محمدا عبده و رسوله جمع کرد و از جمع جمع الجمع آمد شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ جمع آمد والملٰئِكَةُ وَاُولُوا العِلْمِ جمع الجمع آمد ہیہات فیہات دران مقالات که حالات سید الکائنات است نه ظن فاسد و متاع کاسد باشد اللّٰهُمَّ صل علیٰ محمد و بارك وسلم فافہموا واغتنموا۔

و در حجاب الله الاعظم معنی دیگر ہم توان گفتن که بفہم علمای ظاہر رسد. حجاب دو است غلیظ کثیف سیاه مکدر ظلمانی دوم شریف و لطیف شفاف صاف که نفس را خوش آید و دل را فریبنده باشد در حجاب اول دل گرفته شود و نفس آرام و قرار نگیرد البته خواہد که آنرا بدرد و از پیش نظر دور کند از بس تنگ آمد و ضیق نفس خود و در حجاب دوم آن صاف شفاف است فریبنده است نفس را قراری و دل را اطمینانی این را توان گفتن العلم حجاب الله الاعظم زیرا چه از طلب ما و را باز دارنده است و مرد رونده را اطمینان

و قرار بخشنده است.

ای محمد حسینی هر چه گفتی مرشد انرا و دانندگان علم سلوک را سایل حقایق را تنبیهی و تعلیمی کردی و ازین علم نه علم بیع و شرا و طلاق و عتاق مرادست چنانچه محی الدین ابن اعرابی کرده است جهانی از روندگان بران قرار گرفتند و از طلب و شوق باز ماندند بظن فاسد ایها الحسینی نبهت العباد الغافلین و نجوتهم عن وهدة الظالمین رحمک الله و من المؤمنین والسلام

و من انتبه بک من الطالبین

سمر دوازدهم

قوله عز من قایل وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ط إِنَّ اللهَ بَالِغُ أَمْرِهِ . ترجمه آیت این است هر که توکل بر خدا کند خدا او را بنده و کافی باشد و یکسر محاسب بود یعنی مطالب شرط توکل و حق توکل او باشد

این سخن بر آن تقدیر است که ضمیر هو راجع بر الله بود دو احتمال دارد که رجوع ضمیر بر توکل شود زیرا چه یتوکل دلیل بر توکل کند چنانچه إِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ و اینجا دو معنی باشد توکل او را بنده است یعنی مرد متوکل را از برکت توکل او البته رزقی از غیب برسد پس این توکل برای رزق او بنده باشد. و معنی سیوم که لطیف تر و نازکتر است ذوق توکل او بجای قوت و غذا گردد ابراهیم خواص گفته است اگر خداوند سبحانه گوید بخواه چه میخواهی بدهمت خواهم الهی دنیا را ابدی کن بهشتیان در بهشت ذوق نعمت بهشت گیرند و من در دنیا ذوق توکل گیرم. خضر با وی صحبت خواست قبول نکرد که ذوق توکل من بسبب صحبت تو باطل شود.

واحتمال دیگر ضمیر فهو راجع بر مَنْ باشد و ضمیر حَسْبُهُ بر الله باشد

یعنی آنکه توکل کرده او بنده ایست برای بندگی خدای را لبنده شده است اگر
درجهان کسی را نیافرینید برای بندگی همین متوکل بنده باشد۔

دیگر مَن بطریقه استفهام و انکار باشد فهو حسبه ای توکله محو فانه
خیلات یعنی بر خدا من توکل کردم زیراچه آن توکل او جز حسبانی وظنی نیست
بگمان خویش خود را متوکل داند هرگز از افعال و اعمال خویش منسلخ نتواند شد فرض
کنیم مرد متوکل در حالت شدت جوع بین بدیه درهمی را نهند ضرورت باشد بجز دکوز درهمی
واگر فرض کنیم مطبوخی آرند هر آئینه لقمه گرد آرد و در دهن اندازد و اگر تصور کنیم شخصی
در دهن او لقمه نهد او لقمه بخاید فرو برد و اگر تصور کنیم برای او را احتیاج خائیدن
نباشد باز انفتاح حلق باید کرد فعلی کل التقدیرات انسلاخ کلی نشد پس میان
قوم توکلی هست عبارت ازین است مردی برای فراغ عبادت خود بصنعتی
وکسبی و تجارتی متعلق نمی شود لقمه و خرقه از غیب میگیرد و آنکه توکل برین کرد که
او ضامن رزق من شده است چنانچه گفت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ
اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا هیچ خداوند حیاتی نیست که رزق او بر ذمه کرم باری
نیست برین اعتماد نشسته است و بدین مانده آری چنین هم باشد ولیکن این شخص
مشوش باشد و دل اش مغشوش بود و نفسش انتظار رزق غیب کند و لازم نیاید
که البته او رزق دهد اگر حیات او خواهد رزق دهد و در باب بنده معاملت قدرت
کند و در باب بنده معاملت حکمت کند اگر در باب او معاملت حکمت آمده است
او چه کند چنانچه آورده اند مردی بود زاهد زهد او بر وی قوت آورد و بادیه
گرفت چند روز گذشت هیچش مدد ندادند بنالید اگر کشتنی هست بکش و اگر نه چیزی
بده که بخورم ندا شنید بعزتی وجلالی لا ارزقنک حتی تدخل الامصار
وتاکل من ایدی الناس در آبادانی آمد فجاءَ هذا بطعام وهذا بشراب
فاکل وشرب وسمع اترید ان تبطل حکمتی بزهدک مردی متوکل
دست در سوراخ مار کند تحمل بکند و تحمل نکرد و عثمانؓ توکل کرد حسنؓ رضی اللہ عنہم

آمد گفت مردمان شوریده اند برای قتل تو میفرمائی قتال کنیم گفت دعه حتی یاتی الله بامره توکل کرد و کشته شد در قتال صفوف همین مثال است البته آن توکل رزق را پدا مان بندند ان شاء الله یرزق و الا لا۔ توکل بحقیقت این است که مردی صوفی را استرسال نفس مع الله شود در عین حرکت و در عین صنعت و در عین تجارت و کسب متوکلا علی الله باشد فعل و قول خویش را محو بیند و فاعل حقیقی بکشف وعیان جز او را نبیند و نداند اینجا گوید۔ ؎

من رفته ام ز خویش برون و دیوانه ام　　از من مطلب تو کمن من کنون نه ام

بنطق بی و ببصر بی و بمشی بی محض توکل است مرو کلی منسلخ است انیتی در میان نماند مصراع نامیست ز من بر من و باقی همه اوست ؎

اذا قلت ما اذنبت قالت مجیبة　　وجودک ذنب لا یقاس بها ذنب

اینت در میان نباشد۔ وقتی این سخن شنیده اهل المحبت کلهم محجوبون بمحبتهم اهل المعرفت کلهم محجوبون بمعرفتهم۔ وایم الله جمع نام نه و جمع جمع خوان اما از دوی و از انیت خالی نیست اگر انیت نبودی ارسال نبوت و انبیا نبودی چون روح مطهر رسول الله را بعد نقل او در حضرت بردند فرمان آمد محمد برای ما چه آوردی گفت توحید صرف فرمان آمد نظر بر زن زید چه معنی داشت گفت آن نظر من نبود گفت اگر آن نظر تو نبود دعوت بر چه میکردی فسکت حایرا و بایرا و لم یجد مجال التکلم فقال الله اذهب قد غفرت لک محمد از محمدیت بیرون است با این همه در دریای انیت غرق است در ان غرقاب وطن و موطن اوست والله اعلم کری و کوری خری ستوری بی ادبی مانده دور از رب احمق بی نسق ابلق بر بعض متهلی ما را گفته اذهب فقد غفرت لک از متن این کلام حذف کن آن بی توجیه دور از بینی و بینه ندانسته که ما چه گفته ایم این ذنب کدام ذنب است اشارتی نمایم خطاب مستطاب کرد بر مصطفی مرتضی اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ بتحقیق ما سرّ وحدت را بر تو کشاده کردیم
عاقبت کار بدان کشد که غفران ذنوب متقدم و متاخر تو شود وازین ذنب بیان
بعیان کنیم اشارتی بعبارتی نمائیم حکایتی گوئیم که واصلان دانند عارفان شناسند ایاز
میگوید حضرت بادشاه جهان پناه هیچ صورت گناه مارا دره نباشد مگر گاه گاهی
بخلوتی مرا بر سریر سلطنت نشاند کر بندگی ببندد به پیشم به خدمت کاری بایستد گوید
مرا امری کن تا من در ایتمار[۱] آن باشم آه هیچ گناه ازین بالاتر نیست آن ذنب
معشوق است نه ذنب عاشق اگر عاشق معشوق را بعزت و جاه دارد و او بحقیقت
جز بندهٔ کمتر از خس و کاه نیست محمد محبوب و معشوق است گناه او مثال خالی
که بر رخسار مهرویان باشد تو بدانی که ازین نقش بندیها و رنگ آمیزیها بسیار باشد
محمد از جمع الجمع گفت که نظر من نبود و او از عالم جمع عتاب کرد و محمد در حضرت رب
ادب نگاه داشت هر آئینه فسکت ولم یتکلم عبارت باشد

من با تو ام مرا نمی خوانی تو   من عین توام مرا نمی دانی تو

انا اقول وانا اسمع و هل فی الدارین غیری رمزی سم ازین
سخن ما است محمد بحجت پیش نباید داند فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَۃُ ذنول و خمول
شرط کار است مجنون را گنهی عظیم اگر لیلیٰ با او بعشقبازی پردازد و مجنون اینجا خود را
گنهگار شناسد لقد اطلع الله علی اهل بدر و قال اعملوا ما شئتم
فقد غفرت لکم محمد در صدر معشوقی با همه عز و جاه با همه سلطنت و
تمکنت نشسته فرموده است واین جلبهٔ او از وجود نیست محمد جمال خود را در صورت
زینب مشاهده کرده هر آئینه عشقبازی در میان نهاده اینجا چه عتاب جز خطاب
متطاب اعملوا ما شئتم ایها الاحباب عاشقی را با معشوق خرم خلوتی
میسر شد معشوق با عاشق برضا بود و همه حجب را از میان برگرفت برهنه گشت

---

[۱] ایتمار یعنی قبول امر۔ ش۔

پیش ما ند گفت افعل ما شئت فقد رضیت عنك عاشق اورا برہنہ یافت دبا رضا دید وخود با اشتیاق تو قان بود ہر چند کہ خواست باوی یکی گردد ویکی دریکی شود ویکی ماند آہ حجاب این است در میان بو دیگانگی بحق وحقیقت میسر نشد آری الانیت لا تزول والاثنینیت لا تنعدم بدان زوری وشوقی اشتیاقی کہ عاشق داشت چون دید میسر نیست سکون گرفت۔ گفتہ ام ہر چیزی را آفت است یکی در ابتدا و دوم در انتہا۔ اول آفت ابتدا آنست عاشق را امکان وصول در معرض استحالت افتد مثلا بینہما بعد المشرقین والمغربین باشد چنانچہ دختر بادشاہ بسقا بچہ عاشق شدہ وکلال بچہ بر حرم بادشاہ چون امکان وصول را صورتی نماند تخیل کہ اینجا تسلی کند از بس کہ صورت وصال در حجب افتراق وتمنق جلال ماندہ است درین خیال دلش ستوہ پذیرد باخود گوید مصرع

دلا دامن فرا ہم کن کجا ما و کجا ایشان

تا از بس احتراق افتراق جان مشتاقان آورہ وداع گیرد چنانچہ گفتہ اند۔ مصراع۔

من مات عشقا فلیمت ھکذا

عشق نماند تا تسلی شد یا مرد وہم نماند آفت دوم منہما اتصالی ووصالی شود عاشق را گمان افتد وہم زند کہ بانتہای کار رسیدم او گوید۔

رباعی

دوست آمد وگفت گرامی طلبی پس ہر چہ نہ آن منم حرامی طلبی
در خود منگر ار برون زخود آمدہ پس من تو ام وتو من گرامی طلبی

ھیہات فیہات انہ ظن فاسد ومتاع کاسد لا یعلمہ الا العلماء السادات آن مسکین نبیداند کہ این دریائیست ساحلی ندارد واین غرقابیست نہ بانذی ندارد۔ فافہم واغتنم واللہ اعلم

سمر سیزدهم

قوله عزمن قال۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ ہر کہ از خدا ترسد شرک با او نیا از جملہ دشوار یہا خدای تعالیٰ او را جای بیرون آمدنی کند و او را رزق دہد از آنجا کہ او نداند۔ این معنی ظاہر آیت بود کہ گفتیم۔

بباید دانست شرک بر دو نوع است۔ شرک جلی و شرک خفی شرک جلی غیر واجب بالذات را خدا بداند و گوید و جز آن ذات را پرستد و بداند کہ از و چیزی سزد از شرک[1] این شرک از روی عقل مرد عاقل را رستن و جستن آسان باشد۔

دوم شرک خفی از دام این شرک رستن صعوبتی دارد نباشد کسی کہ یک قیدی در پای ہمت او نباشد و آنکہ او گمان برد کہ من جستہ ام و رستہ ام او گرفتار تر از ہمہ باشد۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید الشرک فی قلب المومن اخفی من دبیب النملۃ السوداء علی الصخرۃ الصماء فی اللیلۃ الظلماء وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ہرچند کہ ایمان بوحدانیت آوردند اما شرک با ایشان بود و این شرک خفی است مرد عالم مجتہد استاد یا ہر معتمد اگر خلی ھو و نفسہ باشد خود را البشرکی گرفتار بیند کہ از ان بیرون آمدن دشوار ترین کارہا باشد صوفی محقق و شیخ مرشد مبین حقائق و معارف معلم اسرار و دقائق شرکی دارد کہ از ان بیرون آمدنش صعب ترین حالات

---

[1] شرک بالفتح الرا بمعنی قید۔ ش

باشد مرد متوکل از بس توحد و تعزز از اکتساب و ارباب اعراض کند
چنان در راه و بیهٔ شرک افتاده ماند که او را از ان بر آمدن امکان صورت
نبندد یکی خود را هستی نابودی تصور کرده او خود وجودی غلطی دارد در
بندی شدیدی افتاده است که او را از ان سرکشیدن میسر نیاید و آنکه
انا الحق گفت و آنکه سبحانی فرمود و آنکه لیس فی جبتی سوا الله
میگوید در شرکی شرکی اند که توحید از ایشان بکلی اعراض نموده است
هیهات فهیهات انما ظنون وحسبانات و انکه گویند اگر مونی
را مبنی که آژنگ[۱] در پیشانی افگنده بدانکه او معبود بدل کرده است
لا اله الا الله چند شرک در شرک است و آن مسکین اشارت
مطلق و مقید کرده است او از ین بد تر در پستر او فتاده است او را
اگر شنوی نام نهی درست گفته باشی ۔ عمر رض بعد تقلد خلافت حرم ابوبکر
رضی الله عنهم را خطبه کرد پرسیدش از احوال ابوبکر گفت تا ثلث شب
در حضرت مصطفی بودی چون از آنجا باز گشتی ساعتی بمشغول شدی تعلقی
بحبل الله کردی مشام ما بوی احساس کردی که هیچ عطری از ان خوشبو تر
نباشد چون صبح صادق بر آفاق بر آمدی آهی زدی آنچنان بوی گنده
بودی چنانکه پرکالهٔ گوشت مرداری بودی که بسوزند عمر رض گفت
که آن بوی جگر سوخته ابوبکر هست همه شب دران گمان بود که مگر بکاری
ام مگر ره روی وارم پیش آن خود را ابعد من کل بعید دید و
خود را سر بسر پیچیده بریسمانها دام شرک یافت البته آن قدر عجب را احساس
کرد چنان بعید تر دید که خلاص را ره نمونی نیافت قرب را صورتی نشناخت
این عابد بیری نیست جز آهی سردی و دمی گرمی و دلی افروخته جگری

---

۱ آژنگ یعنی شکنج و چین ۔

سوخته بشنیده معقولات حجاب فاعل اند و افعال حجاب صفات و
صفات حجاب ذات و ذات حجاب ذات دادیرد این حجابیست
هیچ رونده را از نبی وولی بر نخیزد و در ونش کسی بدر نشود ذات او را کسی
ندید و نه بیند وجز او او را ندید وجز او او را نشناخت با او جز او نیست
و آنکه گویند وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ احاطت وصفت اوست بر
ذات ویکی از صفات او الله است. عجب از کسی دارم که گوید کارش
بجای رسیده است که از ان پیشتر کسی نرود وکم همتی او او را برین آرد
اَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی شد انتها از و بدو شد اما او را منتهی نه و سیمرا
به ازل گمار و با خود گوی الازال عبارت عن عدم المسبوقیت
و ابد را در تصور آر وبگو الابد عبارت عن عدم السابقیت
بالنهایت والکفایت. و انکه او عین الاشیا گوید بعزت او
بجلال او بشرکی متبلا است که او را از شرک شعوری نه و او را از و
بدو ظهوری نه گویند اعلی یا هبل اوگوید ربنا اعز واجل شرکتی و
نسبتی بیان کرد. فنذلک این کلام سرحلبه این او هام کل لسا نه باشد
شنیده یا نه دانسته یا نه قریب بعید است بعید قریب است قرب
قرب بعد بعد است وصل نیست فصل نیست وصل وصل فصل فصل است
فصل فصل وصل وصل است فاصل واصل واصل فاصل است انکلا
فصل ولا وصل ولا قرب ولا بعد فی الحقیقت وجنید گفته است
التوحید قطع الاضافات ای قطع النسب نسبت اینجا رخت
وجود بربسته است درز او یه مکس شهود قرار دارد هذه
الصمدیت لا الٰه الهیته والصمدیت وصفها لا عین را الالهیته
رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر بدین بیان که
گفتیم یجعل له مخرجا چه معنی دارد که مضیق اوهام وخیالات

وقید ظنون وحبانات آن گرفتار جز علم وعرفان هیچ چیزی آنجا ره
نبرد ومن یتق الله یجعل له مخرجا این اتقا ازین چنین مضیقی مخرجی
پیدا آورد ویرزقه من حیث لا یحتسب رزق دواست حسی و
آن معلوم است ومعروف است معنوی له الرتب والدرجات
حتی ینتهی الی ما نوحنا الیک من حیث لا یحتسب برین هم
گواهی می دهد گواهی صدقی عدلی است لا هو الا هو مصدق او ۔
اللهم المنار شد نا واهد نا الی الصراط المستقیم از
کثرت بوحدت آید واز وحدت بکثرت روند یا نور یا نور
النور یا منور النور واز وحدت بکثرت رفت اعوذ
بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ
بك منك لا احصی ثناء علیك از کثرت بوحدت آمد ۔
سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته والسلام ۔

سمر چهاردهم

اگر خداوند سبحانہٗ یکی را محبوب خویش خواند او را بر محبوبی او اعتماد نباید کرد گمان نبرد کہ پس این ہیچ کرد ہی بن نرسد وشعبدہ گری ومہرہ بازی او نہایتی ندارد و گر ترا محبوبی باشد و توقا در بر ایصال راحت و دفع مضرت او باشی ہیچ مضرت بدرسیدن دہی وہیچ منفعتی از و باز داری نہ آنکہ بصدق وبحق، بر آی و بگوئی ہرگز روا ندارم و ہرگز باز ندارم۔ ہان وہان اندیشہ گما۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ باشد رخسارہ او را مجروح کنند و دندانش بشکنند وصورت خیالش را تصور کن چگونہ بود آن صورت دندان شکستہ وخون برروی وریش مبارک افتادہ ورخسارہ شکستہ واو گوید کیف یفلح قوم خضبوا وجہہ نبیہ بدمہ وھو یدعوھم الی الاسلام سخن را برو ہی او زنند و بگویند لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئٌ ہرچہ کنم من کنم کسی را بآن، کاری نیست۔ محبوب خوانیم وآن ہم بروقہرہا رانیم۔ زہی دوستی ہرجا کہ دوستی است درین قضیہ شکل واماندگی سرفرو افگندہ چشمی بخوابانیدہ متحیر ماندہ۔ تحفہ دگر آمد شد تحتی حکایت علو مرتبہ او کند آن چہ سودمند آید منافقان کہ می خندند و کافران سخرہ می زنند وندا راعل ہبل می کنند واعجاز ونبوت را درلیہ انکار می نہند وقدر او را وزنی نمی دارند و میگویند یوما بیوم الحرب سجال والایام دول چہ سودمند آید در ظہور ظاہر ہرچہ بکار آید سرزنشی دیگر بشنودی وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ نَّذِیْرًا اگر کار بحقیقت است این شکستن چہ معنی داشت لولاک لما خلقت الافلاک

برای چه می باید گفت اگر حقیقت این است این چه و اگر نیست این چه وآن نادانے که میگوید ۔ [ه]

هرچه امروز بریزم شکنم تاوان نیست هرچه امروز بگویم بکنم معذورم

نه انکه غطار[۱] غرور بر صدر دل او کشیده اند او را از شعور برده اند آنکه انا الحق گوید او بوهمی وخیالی گفت و اگر نه پر کاله پر کاله کردن چگونه میسر آید سبحان الله او سخن از حقیقت گوید برو معاملت مجاز رود لاحول ولا قوة الا بالله چنین دانم و هم چنین تحقیق کردم که او خود باز و بغیر خود نه پرداز و خود بخود محب شود و خود با خود محبوب گردد خود را بر آرد و خود را افروزند و نه برآوردن و نه فروزدن وجودی شهودی دارد ۔ بیت ۔

خود میگوید و از خودی شنود بر ما وشما بهانه بر ساخته اند

خنه خود را است ساخت و خود را محمدؐ نبی پرداخت لباس انکار در برکشیده یا محمد حجاب حزابؐ پرداخت ۔ ای مسکینان و اے محجوبان در خود آئید نگرئید و از و بد و باشید و زبان را از بیان حقیقت و مجاز بر بندید لب را ازین گفتار بر دوزید من عرف الله طال لسانه را در گوشۂ نسیان نهید من عرف کل لسانه و رعقده شیوه بازی بر بندید آنچنان اشکال گره کنید کشادے و بستی را ره روئی نماند مسکین محمد حسینی عمری درین غرقاب فرو و بالا میشود و هیچ سرد کاری پیدائی بیند بضرورت از سر درماندگی و د واپس افتادگی فریاد برمی آرد رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

[ه] خراب بمعنی عقوبت و سختی

اللّٰهُ[1] اللّٰهُ اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ۔

---

[1] لفظ اللّٰه اللّٰه اللّٰه اشارت از سه پرده که نفوس ثلاثه عبارت از واست یعنی است ویا اشارت است که فریاد میکند از نفوس ثلاثه اماره و لوامه وملهمه میخواهد که به نفس مطمئنه رساند واز قید نفس ودل ورح خلاص دهد واشارت باشد که چندان ذکر گوید همه اللّٰه اللّٰه شود وجز او تعالیٰ هیچ نداند و نه بیند و نباشد ویا در شریعت و طریقت و حقیقت تفرقه نیند بر سه را یکی بیند ویا میخواهد از ورار این سه شعوری باشد وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِیْطٌ بل هو ورار الورار برسد ومیخواهد از مقام اہل معاملت واہل معرفت واہل محبت بر رود بمقام صمدیت بر آید که اوستاد ابوالقاسم قشیری فرماید فعند ذلك لا وجد ولا فقد ولا بعد ولا قرب ولا فصل ولا وصل کلا بل هو اللّٰه الواحد القهار۔ بیت ؎

آیم بسر کوی تو آہی بزنم در پرده وصل تو نوای بزنم۔ ش

۱۵
سمر پانزدهم

قوله عز من قال. هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُمُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ؔ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

ترجمۂ آیت او تعالیٰ خداوندی است انزال کتاب ای محمد بر تو کرده است بعضی از ان کتاب آیاتی است محکم که مساغ تاویلی و احتمال معنیٔ دیگر ندارد و بهانچه ظاهر کتاب است همان است آن آیات محکم اصل کتاب اند یعنی مقصود و مطلوب همان اند. و دیگر آیات متشابه یعنی در و مساغ تاویل و تعمیه هست آنانی که در دلهای ایشان میلی به باطل باشد تاویلی من عند انفسهم انگیزند بدان تردد و احتمال عمل کنند و مقصود ایشان بدان طلب فتنه و مرادگر دانیدن کتاب باشد و حال این است که ندانند تاویل کتاب که آن متشابه است جز خداوند. و آنانکه ایشان را در علم رسوخی هست یعنی قومیکه دانسته اند که ما را از مراد الله اطلاعی ممکن نیست میگویند آمنا بالله ایمان بخدائی آورده ایم هر یک از متشابه و محکم از رب ما است و ازین کسی پند نگیرند جز خداوندان خرد.

این معنی بدان بود که بر الا الله وقف کنند الراسخون را ابتدای کلام نامند اما محققان چنین گویند و الراسخون عطف بر الا الله است و راسخ در علم کیست آنکه از خداوند سبحانه و تعالی علم بی واسطه گیرد و ایشان را

علما ربا الله خوانند و علما ربانی گویند - وبین الکلامین اختلافی فاحش ومخالفتی بین نیست چون ایشان علم تشابه از خدا گرفتند پس هر آئینه وقف منزل باشد دیگری نداند جز خدا و آنکه از خدا گرفت بفکری و استدلالی بتاویلی وتملی معنی نه انگیخت خداوند مراد خویش را بر ایشان گفت همان وقف منزل آمد وایشان در طبع او باشند تعالی و آنکه ایشان را انکار کند داخل درین جمله باشد فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ - هم ایشان را باشد -

میدانی علم از خدا بغیر واسطه چگونه میگیرند خداوند سبحانهٗ وتعالی در ورای حجب واستار گفته است مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا ارسال رسل یا نبی یا فرشته غیر جبرئیل باشد که بر ایشان مراد الله برساند هان وهان ای دوست من وای برادر دینی من وای همدم همقدم همنشین من صوفیه قومی اند که دل ایشان بمجاهده و ریاضت صاف و شفاف عکس پذیرگشته است اسرار قدوسیات وعکس انوار سبوحیات بر آئینه دل للهج تر وروشن تر پیدا آمده است آن انوار آن اسرار آن تشکلات و آن تمثلات بر دل بیاید ومحاکاتی ومسامراتی درمیان نهد هر جنس اسرار را با او گوید یکی از آن کشف مرادات متشابهات شود یا خود بی آنکه گوید در دل ایشان بصفتی ونعتی تجلی کند که ایشان را بران اسرار وقوفی گردد وجه ویدی ونزول وقیام وجلوس وما اشبه ذلک بعین الیقین ببیند بحقیقت الحق شناسد - اگر ترا از من این سخن استوار نیست گفت محققان را نظاره شو محقق شود که ایشان برین اشارتی ورمزی وعبارتی راستی کرده اند و یا خود مصاحبتی با این اهل تحقیق نصیب تو شود ایشان از آن کلامی که بی منطق حکایتی کنند واگر تراگویند و تو آن نیک بخت باشی بحق الحقیقت یقین دانی و در طلب اقدام نمائی واسباب وصول

این دولت رعایت کنی محتمل بلکه غالباً آن باشد که تو هم یکی از ایشان گردی
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ازین بیانی فرموده
است دیوانهٔ ماعین القضات گوید ترا در چین[۱] ماچین باید رفت تا بدانی
که راسخان در علم کیانند و مرا ازین کلام این باشد یعنی مشقتی و سلوکی که
هست باید کرد۔ تا بدین مقام برسی۔ موسیٰؑ درختی و آتشی بیند و این کلام
شنود انی انا الله موسیٰ داند که او و را رجب و استار سخن گوید نیکبختی شنود
فیأتیهم الله بصورته التی یعرفونها۔ آیٔ دانی بینی
ثناسی جاء محمدٌ بلا محمد وما کان لمحمد شیٔ من محمد
آنکه چه گوید من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصی
الله چشم ایشان بفیض نور شمس هر چیز را بیند و اگر شمس گوید ما را ای
من رای الا انا صادق باشد جواب قدسی محقق شد لا یزال
العبدُ یتقرب الی النوافل حتی احببتهٗ فاذا احببته کنت لسانه
الذی ینطق به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها
ورجله التی یمشی بها بی یشهتی وبی یریتی وَمَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ ثابت و
محقق شد ای دوست بیت۔

امروز پیروزدی و فردا هر چاریکی بود توفردا

دو یکی نشوند یکی دو نگردد اما احول چنین بیند چشم دل را راست کن و هر چیزی را
درست و راست بین آنچنانکه هست کثرت از میان بخیزد وحدت و حقیقت خویش بر
تو تجلی کند خود در او و جهان را نیست و نابود بینی و جزیکی را وجود نشناسی اگر حقیقت
بزبان تو سخن گوید۔ یا من یری الواحد اثنین من حول فی عصب العین
دع نفسك لتری واحدا فرداً بلا شك لا ثنین چشم خود را کثر کن نگر هر چیز
را یکی بدبینی و اگر بدرستی و راستی داری هر یکی را یکی بینی ای محمد عینی سخن
بسیار گفتی هان و هان کردار گفتار تا کردار با گفتار برابر شود۔

[۱] یعنی در ملکوت و جبروت ۔ش۔

سمر شانزدهم

چون بود وچگونه بود وچه باشد وچه گوئی این را وچه بیان تفسیر وتعبیر کنی وچه محل سازی صدیقی[1] چندی حلقه کنند نشنیده[2] هریکی سر مقتول را انگشت پای درپیچیده وهریکی نشسته سر مقتول تباید وهم مقتول درمیانهٔ حلقه باهم درشده وهیچ یکی با دیگری درنرود ودرپیچش پیچاپیچ نگردد وهریکی جداگانه اند عجب[3] کاری نیست؟ اینک چه شعبده سازی است این واین چه بازی است که ایشان می بازند وچه نمودار است که ایشان می نمایند هریکی از تتق عزت بروزی کرده وهریکی از استار عزت برازی نموده هریکی از پرده جلالت سازی دیگر ساخته تقنع از روی برکرده حیا وعزت را در گوشه نهاده کشاده وکشیده برهم شده درآمده حجابه النور لوکشفه لاحترقت سبحات وجهه این حجاب را بیک نفس سوخته کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَاْنٍ درتکرر تجلیات لایتجلی فی صورت الاثنین ولایتجلی لاحد مرتین وترقی کرده دستی زده وبا زوی ساز ورسازی درپیش آورده وباصدایی دیگر نبرد کنند ایشان هم باجمال وشیوه وکرشمه وناز خود بصفت حیرت وعجز باشد واین زالی[4] کهنه سالی است بجوانی لوبالی نموده است بیت

معشوقهٔ پارینه را امسال دیدم تازه تر + در شکل کبری من است مقصود در صغری ببین

---

[1] قوله صدیقی چندی نشینند یعنی صفات روحانی ونفسانی وشیطانی درحمانی وملکی وجنی وبهی وحیوانی ونباتی که درآدمی مرکب است همه حلقه کرده نشسته ش. [2] حوله عجب کاری نیست - این برطریق استفهام است. ش. [3] زالی کهنه سالست - که اول ماخلق الله نوری ازان اشارت میکند. ش

بیچاره مرغ جان عشقباز در هوای خویش پرواز کند و هیچ بدان بازنگردد مَا عِنْدَ اللّٰهِ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نوگیری کرده است هرچه از صورت و اشکال نقش یَنْفَدُ بود زیرا چه نسبت مَا عِنْدَكُمْ دارد و آنچه بورای وراءالوری لَا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِهٖ وَلَا بِصِفَاتِهٖ بحدوث الاکوان صفت او بود. تحفهٔ دیگر این آفتاب رحمتگاه طلوع اشراقی نموده کودکی ذی تمائم دستار تکبر از سر فرود نهاده مینی بر بینی نهاده پیشانی بر پیشانی سوده لب برلب درچفیده خندنی زنخ نمودنی می نمود.

ای دوست عزیز ای یار شفیق این چند کلمتی که بنشتم ذخر اعقاب و فخر اسلاف باشد چه دانم عارفان چه فهم کنند و بینندگان چه پردازند و عاقلان چه نامند. حرفی قلبی نوشته ام وسطری بازگونه نخوانده ام. ابلیس تلبیس نتواند و شیطان سلطنت نتواند نمود. اما این قدر بدانند و دیده اش کند که نادیده گوید. واللّٰه علیم یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ و شاهد و مشهود گواه این سخن است اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ مصدق این کلام است محمد حسینی منطق بربند قضا یا کلام را گر وآر این جا شکل اول باعکس نقیض مستوی نیشود زیرا چه این احادیث مختلف است واللّٰه علیمٌ حکیم.

سمر هفدهم

برادر دینی از محمد حسینی سخنی چند که عاقلان در ربط آن انکاری کنند
و مردمان فهیم در ضبط آن تحیر سے نمایند. دلبری چندی ملکه هزاری و چند
هزاری و دلبندی چندی هریکی را حسنی و نمکی هریکی را شیوهٔ و کرشمهٔ در جمع
ایشان یکی محفهٔ و هودجی اطرافش را تمام فراهم کرده و چنین نماید درا و
کسی است از میان این همه بحسن فایق تر بدلداری لایق تر و البته چنان مستتر
و محتجب مانده بیننده را دران تحیری و ترددی و تعلقی و تشوقے که البته
بینمش. و این هزار در هزار که گفتیم هریکی با همه کثرت و تعدد ادعای توحد
و تفرد کند و گوید همین منم و بس و این تکثری و تعددی که تو می بینی وهم و خیال
است که ترا افتاده است هریکی همین گوید جز من دیگری درمیان نیست ما عجوبه
کاری نیست. هریکی همین گوید ثبوت خویش کند و دیگران را در زاویهٔ هبوط
اندازد. و آنکه او در هودج و محفه مستتر است ایشان از و این نشان
دهند هریکی همین گوید که مائیم که این جا از آنجا آمده ایم چون جوئی ما را ها نجا
یابی چونکه بهبینی اینجا و آنجا یکی باشد. تحفهٔ دیگر دیگر حاملان آن همین
دعوی کنند عین جمال نمایند و حجبی و استاری که گرد بر گرد آن هودج است
ایشان نیز همین گویند و همین ادعا کنند بیننده میگوید وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ
مُحِیْطٌ همه جا یک صفت نموده است بیک صفت بر آمده است شَهِدَ
اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِکَةُ وَ اُولُو الْعِلْمِ شهادت
یک نفر است اختلاف اسلامی شد مسمی همان یکی. چو حجب و استتار همین گوید
و جمله همین گوید و بینندهٔ اش همین نماید و حضار با همه اکثار بیک سخن باز آید
جز آن نباشد که الله و لا سواه دریا در جنبش آید موجش خوانند تصادم

کند بخار خوانند در جوّ سما متراکم شود سحابش گویند چکیدن گیرد باران نامند بر زمین افتد آب دانند روان شود نهری وسیلی باشد بدریا رسد باز همان دریا شود که بود. ـ ۵۰ دریا هم ازان باران باران هم ازان دریا
النهایت رجوع الی البدایت ازین حکایتی درستی میفرماید قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ نموداری درستی میکند يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ عبارت بعبارتی درستی کرده است ـ اما اشکالی که در کلام اول اجمالی نموده است آن در دلها مقدر و مفصل است و در خاطر محمد حسینی موصل و محقق است اَللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ بیچاره محمد او خود گفته وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ مراهی قدر بس بود ازین بیشتر و بیشتر ره نمونی نیست اما بیچاره صاحب همت هر چند وصول را سدی وید و شعور را بندی دانست که البته از چشم دل او خاستنی نیست اما همتش چنان اورا در بند کرده است وَالشَّفْعُ وَالْوَتْرُ ازان نشان میدهد شفع ره اما بوتر قابل ره نیست هر آئینه مسکین صاحب همت بیچاره تهی مغتنم ماند از دم سرد و از آه گرم ناله چه کم آید هان و هان مگر آن مستتر و محتجب که در ان موج است عبارت از وتر است و الباقیات همه شفع بود اللهم الهمنا رشدنا وهب لنا والسلام

سمر هیژدهم

قوله تعالی اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی فِیْهِ اشارة
الی المراقبة این آن مراقبه است که تعلیم جبرئیل بود ان تعبد الله
کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک۔
مراقبه دیگر وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اشارت بدین
مراقبه است ارض قالب را تصور کن وسما را قلب بدان۔
ودیگر مراقبه قربت باشد که مرتضیٰ بدان اشارت کرد انه مع
کل شئ لا بمقارنة وغیر کل شی لا بمزایلة
دیگر مراقبه معیت باشد وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ حکایت ازین مراقبه کند۔
دیگر مراقبه احاطت باشد وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بیان آن مراقبه میکند۔
دیگر مراقبه افعال باشد وَاللّٰهُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ رمزی بدان مینماید۔
دیگر مراقبه صفات باشد وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا
همین معنی را ظاهر کرده است۔
دیگر مراقبه فنا باشد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ افسانهٔ این مراقبه است۔
دیگر مراقبه ذات باشد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ بدان ایمای دارد
دیگر مراقبه استوای باشد سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ هم ازان جمله است
دیگر مراقبه شهود باشد وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ آنرا ظهوری کرده است۔
دیگر مراقبه وجود باشد اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تفسیر آن مراقبه است
دیگر مراقبه که پردهٔ تصور شود بهر رنگی که متصور خواهد رنگ زد بهتر ودرون
مقر دل کینونة مقصود باشد ازان حکایت کند اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ۔

مَدَّ الظِّلَّ امتداد پردهٔ اوست که وجود شمس شهود مقصود است۔
دیگر مراقبه جمال باشد فَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ تعین این مراقبه است۔
دیگر مراقبه مصدر و مرجع باشد یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ازان مراقبه نوواری کند۔
مراقبه اقسام باشد وَالْعَصْرِ وَالشَّمْسِ وَاللَّیْلِ وَالضُّحٰی هر ایک کشاده ترمی فرماید۔
دیگر مراقبه امانت باشد وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اعلامی بدان میکند۔
مراقبه پیر باشد مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ اثبات آن میکند۔ دیوانه قاضی عین القضات می گوید مرید در دل پیر خدا را بیند و پیر در دل مرید خود را بیند۔ مراقبه این باشد اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خودنمائی میکند۔
دیگر مراقبه اشیا باشد خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ رهبری بدان کرده است
دیگر مراقبه هویت باشد کونه وجوده ازان مراقبه نشان دارد۔
مراقبه هیبت باشد لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ دری کشاده می نماید۔
مراقبه وجه الله باشد با تصور وجود کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ازان مراقبه تعلیمی می کند۔
دیگر مراقبه حاتم اصم جحیم ونعیم را یمین و یسار تصور کن خدا وند را محاسب بدان نیکوست این اما این مراقبه نیست تشویش در تشویش است
دیگر مراقبه عرش باشد ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ازان مراقبه تشابهیکه علی مربع می نشینند و می فرماید کاستوائی نهاد۔
و مراقبه ورا ورا باشد اینجا عیشی نیست شهودی وجودی نیست

لذتی هز تی نیست فنای بقای هم نه از ازل و ابد هم حکایت نتوان کرد۔
دیگر مراقبه محاسبه باشد که یحاسب حسابا یسیرا ترا در ان
مراقبه می آرد بصمانیت می ایستد۔
دیگر مراقبه صور و اشکال باشد استغفر الله لقد خلقنا الانسان
فی احسن تقویم صدق این در کشاده کرده است اما درین خوف
اباحت و الحاد بسیار برد۔
دیگر مراقبه کرامت باشد و لقد کرمنا بنی آدم تعظیمی
و تعظیمی می بخشد۔
مراقبه نزاهت باشد سبوح قدوس رب الملئکة و الروح
قدس پاکی رهنمائی کند۔
مراقبه خلا باشد هیچ وجودی را در دل خود موجود نه بیند و این
صفت هویت صرف باشد لا إله إلا هو درین مراقبه کاری
پیشتری برد۔
مراقبه فردانیت باشد یا احد یا صمد یا فرد یا وتر عمل
این مراقبه است۔
مراقبه صمدیت باشد لا فصل و لا وصل و لا قرب و لا بعد
در صمدیت صرف جولانی میکند۔
مراقبه عیان باشد عین العیان خود را بینای آن گرداند۔
محمد حسینی بسیار گوی کردی ازین پیشتر منزلت عیاران این کار
بیکار اندز بان انکار ایشان را که بر بند و و السلام۔
دو سخنی دیگر هم لابد است که الحاق کنم۔ مراقبه وحدت مرتضی
می فرماید العلم نقطة کثرها الجهل آن که مردمان گویند
العلم کلمة بل حرف بل نقطة فرد حقیقی را تا آنجا بوحدت

برد که از احکام جز رلا تجوی نماند - زہی مراقبہ زہی مرد مراقب
زہی اثر که کسی را از ان خبر نه -
دیگر مراقبه کثرت تصور کند می برد می برد میگیرد میگیرد تا
آنکه وہم برد از اعلی علیین وعن الثری اورا ہمه پر بیند بلکه بر تر بیند
مراقبه انتظار نگفتم نه بنا بر ظلمت اما نسیان خاصه انسان است
ظلمت با نسبتی ندارد وآن برای کشف وتجلی قریب تر است -
حسبنا گیسو دراز اکنون بس کن سخن کوته کن - والسلام والحمد
للہ رب العالمین -

سمر نوزدهم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَوْلُهٗ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝

ترجمہ این آیتہ این است ۔ مردمان از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدند ۔ ما الروح روح چہ چیز است ساکت ماند تا علمی من اللہ یا بد جبرئیل علیہ السلام آیت آورد یعنی مردمان ترا از روح می پرسند ای محمد جواب شان بگوی روح کاری از کارہائی باری است وشما از علم دادہ نشدہ اید مگر اندکی ۔ ابن عباس رضی میگوید اہل کتاب از مصطفیٰ پرسیدند ما الروح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار وحی کرد در توریت ہمچنین است الروح من امر اللہ بروفق ایشان فرمان آمد قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ است امر من امورہ او شان من شانہ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا بر عامہ صحابہ و مومنان خطاب باشد فرمان باشد پیغامبر را تو این بگو واز این این نیاید کہ پیغامبر را صلی اللہ علیہ وسلم ازین علم نباشد ومحتمل کہ درین خطاب او ہم داخل باشد تا آنچہ بعضی گفتہ اند او از دنیا رفت واز حقیقت روح او را علمی نبود است وبزرگان گویند الکلام فی الروح صعب المرام فالامساك اولی عند ذوی الاحلام وآنچہ بفہم ما معلوم است بدان رمزی واشارتی کنیم ۔ روح بر تعداد است ۔ روحی است کہ او را روح حیوانی گویند ہرجا کہ ذو حیاتی و ذو حواسی است با آن روح اشتراکی دارد ۔ دیگر روح حیوانی است کہ او را حسی و تمیزی و او را درکی و فہمی ہر چیزی را

شناسد و اند این را روح حیوانی نامند ۔ و دیگر روح روحی است روح نفسانی گویند الطف و اشرف اعز و اکرم از عالم علو آورده در این بدن انداخته او ساری است در کل اعضا سریان الماء فی الثوب بچه می زائید و حسے با او متعلق است میان آن بچه و میان حسی ریسمان صفتی مجوفی بربسته است آنرا که ناف نامند آن بچه که هیچ حرکتی و حسی ندارد مرداری افتاده است آن حس را می سوزند او از ان حس جدا میشود آن رابطه که میان هردو نهاده اند در آن درمیآید دایه چنانچه پستانرا بردشند همچنان میدوشد تا انچه در بدن آمد فرزند گریست و چشم کشود و آن را می برد و دیگر هی مید هد بر ناف میدار د این آن روح است که از عالم علو آورده آند در این ساری کرده اند و آن روزیکه تمام اجل او است و ملک الموت قبض آن میکند دمیکه می زند و دم که بالا می شود آهسته آهسته تمام اعضا را می گذارد تا بردن می آید از ره دهن شخصی میت میگردد آن اضطراب آن دم زدن بردن آمدن آن روح است ۔
با روح حیوانی و انسانی روح دیگر است که آن را نفس ناطقه نامند و نیز متعلق بدین قالب است با این سه روح است کتعلق الملك بالمدینه والعاشق بالمعشوق او قریب نیست او بعید نیست او متصل و منفصل نیست این را نفس ناطقه گوید ۔
دیگر روح است که او را روح اعظم خوانند این روح را گوید خرج من بین جماله این نیز یکی از مخلوقات او است همین گفت خرج من بین جماله وجلاله دلیل حدوث او کند این روح با عزتی وعظمتی و جمالی و جلالی و ترفعی و تصدری بر سالک رونده تجلی کند سالک گاه تجلی او را خبر خدا اند از آنچه صفت خدائی در و یابد بی هیئتی و جهتی و بی کیفی و کمی بی مکانی و زمانی او خود انی انا الله گوید و احیاء و اماتت مینماید و همان که

گفته اند ان متاع البیت تتشبه رب البیت ؎
از خانه بجد خدای ماند همه چیز

کسی که بادشاه را ندیده باشد وزیرش با دابی وارادتی که بادشاه اورا داده است به بیند بیننده گمان برد که بادشاه را دیدم و این یکی از بندگان او و یکی از کارکنان اوست احتیاج با پیر کل الاحتیاج درین مقام باشد و آن نشان که گفته اند بعد از تجلی بقیه از هوا احساس کند تجلی حق نبوده است اگر فنای وجود و محو آثار مشاهده افتد گمان برد که تجلی حق بوده است اطلاع برین هم صعب و عسیر است بلکه اصعب و اعسر است هم احتیاج با پیر باقی است۔

و دیگر روحی است که از فیض قدسی نام یافته است وصفت افسانه این فیض در اسرار ما تقدم تحقیق یافته است و آن فیض قدسی تفصیلے از اجمالی و اثری از موثری باشد این را نیز من قبل بیانی شافی گفته ام مرورونده را این نیز کافی باشد و آنچه در ادعیه ماثوره مسطور است یا روح یا روح الروح هم ازمیان این عیان است

هان و هان چند جمل از کلی و جزئی رمزی و اشارتی تمام و الاشارة حسب للعاقل فکانه قیل بالعبارت اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ این امر همان امر است که گفتیم امر من امور و شان من شیونه ای صفتٌ من صفاته اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا ای تکوّن شیٔ او تعالیٰ در علم نفسی خویش صورت خیال اورا احضار کند کن کذا فیکون۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ یعنی فرمان اوست او گوید کُنْ اورا وجود شود بدان بیانی که کردم این جمله را باتو اشارتی بنمایم عشق با بود نابود خود در خلوتی خانه شهود آرمیده بود نغمهٔ کن که در حرکت و آهنگ و رقص آورده وجودی صورت داده و آن نغمه

که او شنوده همه از وبد و بوده اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡن همین
وجود را آزمود محمد حسینی درمیان نیست نا بود بود لا فرق بینی و بین ربی
الا انی تقدمت بالعبودیت سربرز دود لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ والیه
المصیر والسلام۔

واختلافیکه بزرگان را در ماهیت روح رفته است کسی گوید نسیم
طیب یکون به الحیات دیگری گوید لم یدخل فی ذلکن
وکسی چنین هم گوید الروح قدیم این هم وغیر آن دیگر گفته ام
هر یکی را چه گویم کلام دراز میشود این بیان ما محیط آن همه است
الحمد لله الذی هدانا لهذا وماکنا لنهتدی لولا
ان هدانا الله۔

سر بستم

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قوله عز من قایل وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط۔ ای وماخلقتهم الا مختارین للعبادت ویقال المراد من الجن والانس المسلمون منهم ویقال وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ الا لامرهما ان یعبدون۔ وهذا التاویل علیٰ وفق قوله سبحانه وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللهَ فان الآی بعضها تفسیرا لبعض وان الامر سبب اللعبادت فذکر المسبب وارادالسبب وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ والانس الا مستعدین للعبادت فان اصل الخلقت علی المعرفت والعبادت قال علیه السلام کل مولود یولد علی الفطرت فابواه یهودانه الحدیث ویقال العبودیت هی التذلیل وَالانقیاد۔ فی الکشاف العبادت اقصی غایت الخضوع والتذلل ومامن جن ولا انس الا یتذلل لخالقه وبارئه طبعًا ووضعًا۔ وقد قیل العبودیت لحتیاج ذاتی لا ینفک عن الجن والانس البتةً۔ ویقال مامن وجود سوی الله الاذو وجهین وجه منه الیه ووجه منه الی بارئه وخالقه وهو الفیض القدوسی والنور السبوحی متعلق بالاشیاء کلها وهذا الذی سمیناه فیضًا وهو الذی یقوله الحکماء الیونانیة النفس الجزءی وهو الذی یرمزمنه ابن الاعرابی فیقول بالمطلق والمقید وهذا هو القایل به فقط۔ ولیس ذالك کلام المحققین فلولا ذالك لم یکن للموجود وجود ومامن موجود الا وقد عُبِدَ حتی الخشی والروث ولیست تلك العبادت الا للرب تعالیٰ لوجود فیضه به

وانه لیس عینه ولا غیره دان ذالک الا العابد یتوهم فی نفسه ان عبادت المعبود هذا له اثر تام وفعل کامل فلذلک یعبد ویطلب الحوایج منه ولیس منشاء ذالک الوهم الا یتعلق فیضه به سبحانه فیصدق قوله تعالی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِيَعْبُدُونَ۔ دان ذالک العابد

سر بست و یکم

قوله عزمن قایل وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

یاد کن ای محمد وقتیکه پروردگار تو گفت مر فرشتگان را بحقیقت بقطع و بت گردانیده ام خلیفه را در زمین فرشتگان گفتند کیرا در زمین خلیفه میکنی که او در دنیا فساد کند و خونها بریزد و ما تراتسبیح و تقدیس میکنیم خداوند سبحانه و تعالی گفت من میدانم چیزی را که شما نمیدانید۔

ظاهر معنی آیت این بود که بشتم با محمد گفتند و اذکرو ہم بعالی می رود که محمد صلی الله علیه وسلم برین قصه واقف بوده است تا او را گفتند یاد آر آن وقت را اول ما خلق الله تعالی نوری حکایت ہم برین میکند کنت نبیا قبل ان یخلق الله تعالی آدم وخلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق الله آدم باربعة الاف سنة الحد فرشتگان گمان بردند مگر با ایشان مشورتی و مواریتی است ہم از موجب آن گفتند اَتَجْعَلُ فِیهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیهَا ندانستند کلامی است قطع کرده است تبکلم اِنِّیْ وجَاعِلٌ گفته است بتحقیق من این کردنی ام اِنِّیْ جَاعِلٌ گفت

ونحن نسبح دو احتمال دارد یکی لائق خلافت مائیم که تسبیح و تقدیس میکنیم یا آنکه بدین معنی گفتند صورتی و هیئتی غیر ما را در زمین می آفرینی کاری کند که رضائی تو نیست فرشتگان را اینجا دو غلط افتاد با همه عصمتیکه ایشان دارند. یکی آن که کلام مشاورت دانستند که ایشان را خلقتے است که از ان خلقت جز تسبیح و تقدیس نیاید کار دیگر نتوانند کرد بدین صفت مقصور و ملجا اند و خطبۂ نحن بر نفس خویش خواندند دلیل بر انیت و نحنیت باشد و غفلت و جهالت ازان شود که نگر کاری از ایشان میسزد وهو خالق کل شیٔ همه چیز را فرشته را و عبادت فرشته را همه خدا آفرید کاری از کسی نسزد هرچه کند او کند سبحانهٗ و تعالی و رسول الله صلی الله علیه و سلم در شب معراج هر باریکه بر فرشتگان میگذشت ایشان از رسول الله صلی الله علیه و سلم التماس نصیحت میکردند و میفرمودند نگرید تا بار دیگر خطبۂ نحن بر نفس خویش نخوانید و ایشان همه سر بسر فرو افگنده شرمنده میماندند و نه گفت خدا و ند در کار ایشان افساد و سفک نخواهند کرد اما فرمود انی اعلم ما لا تعلمون آنچه من میدانم شما نمیدانید با این همه که ازان ترکیب و بنیه افساد آید مرا سری د مرادی دران هست شما نمیدانید اگرچه آدم نکرده است چو از ذریات او آمد اضافت بدو کردند و بباید دانست که خلافت استقامت نیابد تا صورت و معنی خلیفه با مستخلف نسبتی نبرد. ان الله خلق آدم علی صورته او علی صورت الرحمن نسبت بصورت او کرد و آدم را قربت و معرفت خود تقشیه و اطلاع بر سر احدیت و بر خفی صمدیت داد و در ترکیب او فیض بدو نهاد بار امانت بدوست فحملها الانسان اشارتی مرتبتی کرده است ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا. میراث نبرد مگر وارث که با مورث منه نسبتی تامی دارد محققان گفته اند جبروت لاهوت ملکوت در بنیۂ انسان تعبیه است و کذلک بهیمی و سبعی و شیطانی و نفسانی. حکما گویند. العالم انسان کبیر و الانسان عالم صغیر خواجه محمد غزالی رحمة الله

عکس این فرماید پس فیض او با همه وجودات اثری تمامی کرده است پس آدم
بصورته و معناه با رب خویش قربی درستی یافته است مستحق خلافت هم از ان
گشته است معلم صبیان از مکتب غایب شود و یکی را خلیفه سازد او کسی بود که
کار معلم تمام تواند کرد آموزه کودکان بشنود و خطا و ثواب ایشان داند و
ایشان را با دب و خرد جمع دارد - برای اثبات حجت و الزام و احجاج ملائکه
آدم را تعلیم کامل کل اسما شد علم اسما این فضل نمود فرشتگان از ان عاجز شدند
و اگر از مسمیات و اسرار آن گفتی همه سر بسر میگداختند - اِن كُنتُم صٰدِقِين
اگر آدم لائق خلافت نیست او اسما و اند شما ندانید در طعن خلافت او شما صادق
نباید انکار به تعصب و تعنت بود و در حقیقت کار که با آن علم نبوده است -
قَالُوا سُبحٰنَكَ لَا عِلمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمتَنَا تنزیه از جهل و از کل عیوب ترا
است علمی نداریم مگر آنچه تو تعلیم کنی ما نمیدانستیم که در آدم چه سر نهاده
و کدام نور اعظم در و تعبیه کرده به تحقیق تو علیمی و حکیمی همه دانی و کارهای تو بر
صواب باشد و در حکمت تو خطا نباشد و این صفت جز ترا نباشد - فرمان آمد
چو آدم را دیدید و سر الوهیت در و مشاهده تان شد پس مستحق آن باشد که
شما او را سجده کنید هر یکی مخاطب بسجده شد اُسجُدُوا فرمود و بهر یکی خطاب شد
اُسجُد با ابلیس هم شد این خطاب در ظاهر با او شد گوئی در باطن با او این نیز
شد لا تسجد لغیری سر باز زد و استکبار کرد یحتمل که استکبار از و کردیا استکبار
ازین کرد که غیر ترا سجده کنم بعزت تو که نکنم این مسکین را اطلاع بران سر که در
آدم پنهانی تعبیه کرده اند ندانست و آن بر و مستتر ماند تا آنکه او را اعور گویند آن
چشمی که سر باطن آدم را ادراک کند آن چشم او کور بوده است - سبحان خالق -
او نه در جمع بود و نه در جمع الجمع ضرورت کافر باشد و نمیداند که سجده آدم سجده رب است تعالی
تعالی است آدم بصورت کثرت می نماید و در معنی وحدت صرف است بیت

گرچه بصورت آدم است یعنی اسم اعظم است — این سر هم در آدم است هم آشکار اهم نهان

تحفۂ دیگر است مقصود خلقت آدم خلافت او در زمین شد چه عقد کار هم برین بود اُسکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ چه معنی داشت چو بر نهی گناه نسبت کردن رفت توریک کردند برای وقوع او درین با و یه فرمان بصورت نهی آمد وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ کل ممنوع مطبوع باشد گوئی گفتند اقربا هٰذه الشجرة توریک ذنب شو و فنخرجکما اخراجا عجب که یکی را امر بود سراو نهی بود که لاتسجد یکی را نهی سراو امر بود که اقربا بر هر دو حرف مقلوب نشستند و امر نهی بر عکس کردند بیک

تا ظن نبری که هست این رشته دو تو یکتوهست ز اصل و فرع بنگر تو نحو

آدم را گنهگار ساختند بعد از ان تلقین کلماتی کردند که بدان توبه قبول شد ولی آن نشد که باز در بهشت برند آن تمتع و تلذذ و باشد عتاب دوستانه برو کردند و سرزنش دوستانه بر سرش زدند همان گندم را آوردند بدو سپردند که همدرین زمین باش و هم برین قرار گیر۔

ای دوستان ای محبان ای برادران لَا تَاْمَنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ اِنَّ مَكْرَاللّٰه عظیم خود را خود دانند خود را خود قبول کنند و خود بخود باز آیند بر ما و شما بهانه سازند عجائب کاری است۔ غزل

دیدم بکلیسیا نگاری زین در دکشی شراب خواری
مدمن خمری خراب شکلی دیوانه وشی نزار زاری
گفت از سر وقت خویش در حال بنشین و شراب نوش باری
وانگه بصفای من نظر کن بین عکس جمال روی یاری
بر لوح وجود نیست نقشی جز نسخۂ صورت نگاری

لہ کلیسیا تبخانہ باشد و بت خوبصورت را گویند معنی چنین باشد دیدم نگار خود را یعنی معشوق خود را در صورت خوب یعنی در صورت محمدی که احسن صور است از ان محبوب عالم گشت من رانی فقد رای الحق من اطاعنی فقد اطاع الله دردکشی شراب خواری اشارت بصورخوش آیند در باینده چشم غلطان میخورده خوشان یعنی بصفت جمال و لطف کمال دیدم رایت ربی فی احسن صورت همین است

مجنون چه کس است و چیست لیلی — گل چیست کجاست زخم خاری
خسرو که بود کدام فرهاد — شیرین بچه گشت خوش گواری
بهر چه زن عزیز مصر است — از کرده یک غلام خواری
از چه سبب است آن گرفتار — یعقوب که بود رستگاری
خود چاکر و بندهٔ چرا شد — محمود که بود شهریاری
زین حال کسی خبر ندارد — جز بیخبری شراب خواری
بیشک بخدا احمد اینجا است — چون احمد پاک حق گذاری

بقیه حاشیه بر صفحه (۶۶) - و یا مراد از کلیسا انجمن و مجمع مردان و زنان باشد که دنیا سر بسر از ان حکایت میکند و از نگاری حضرت محمدی باشد که نگار همه جهانست از انکه نگار رحمان است۔ ؎ نگار من که به مکتب نه رفت و خط نه نوشت + بغمزه مسئله آموز صد مدرس شد۔ مصرع دوم همانست که محمد حبیب رضا صفت جمال است و مظهر لطف و نوال - مدین خراب شکلی زیرا که فقر فخر اوست خراب دیوانه وشی است از غایت شغل حق پروای این جهان ندارد محمد دیوانه میگفتند لا یکمل ایمان المرء حتی یقال انه مجنون مدین خمر سیت ساعتی از ان خالی نیست۔ بیت زیاده چون کف ساقی تهی نمیگردد + کجا دماغ ملیغم زمستی آید باز گفت از سر وقت خود که در حال تا سه بیت اشارت دعوت محمدی است ترا ای قلب مصفیٰ و نفس مزکی نشین یعنی ای مرید مرشد و لازم گیر نشین اگر ترا هزار بار رانده دم و تا مقصود بدست آری و اسباب وصول در استعمال دار تا شراب محبت جرعهٔ بکام جانت کنند بدست ولایت شیخ بعد از ان چون ترا رشدی و مقدمه مبارکی حال شود در ان جمال محبوب به بین تا در لوح وجود جز نقش محبوب نه بینی۔ بیت دگر از مجنون تا محمود اشارت به پنج مقام سلوک و وصول است و پنج مراتب انسانی نفس و دل و روح و سر و خفی یعنی وسائط را از میان دور کن بغلبهٔ جذبات الهی که به تعلیم و تلقین مرشد حاصل شده است بعد از ان بیشک همه نور محمد و احمد که نور احدیت است مشاهده افتد همه نور در نور نور لنور بود یعنی بیشک بخدا احمد اینجا است چون احمد پاک حق گذاری همین را اثبات میکند۔ ؎ از احمد تا احد یکی نیست میمی بمیان حجاب معنی است۔ بیت و آن میم جهان گر هم برخاست۔ احمد به احد یکی شود راست۔ میم شقولیت خالی که وجود عبارت از وست و کثرت و همیت اشارت بدوست و هم بوهم رود و وحدت حقیقی بحقیقت خویش باز گردد و حق شناشی و حق گذاری و حق باشی ظاهر و پیدا گردد۔ ؎ اول و آخر اوست در همه حال۔ ظاهر و باطن اوست در همه باب۔ والله اعلم۔ ش۔

سمر بست و دوم

بین الجندین والعسکرین الکافرین والمسلمین المظلومین و الظالمین مقابلہ میرفت۔ ترکی چالاکی سرافرازی سراندازی جوانی عشوہ سازی برسمندی بلندی سوار بین الصفین جولان گری می کرد کہ گمان مندی یقینش برین قرار بود اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ۔ چون زاغ خانگی در گوشۂ نشستہ نظری میکرد و امیدی میداشت و در جمال مشاہدۂ آن ترک در تحیر و تحسر بود آن جوان از کلہ خوریا نہ بر سر بست و سنان جان فشانی بدست میدانست کہ آفتاب نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ۔ عنقریب از مطلع عنایت طلوع فرماید و علم دولت اسلام افراشتہ یا بد و بیرق کفار نگونسار گشتہ۔ ہمدرین میان نجاۃً و بغتۃً نظارہ شود سلطان فتح اللہ و ملک ظفر و امیر نصرت و سپہ سالار معین الدین در لشکر بیگانگان با ہمہ شوکت و جلالت دست در سیف اللہ زدہ و قوس و نبل تیر در کار بردہ و کشتی درستی دادہ طرف لشکر مسلمانان قصدی تمام نمودہ ہر تیری کہ از قبضہ قصد ایشان می کشود البتہ خطا نبودہ است برحسب مطلوب بر صدر ایشان میرسید و سیف اللہ از نیام ہمت ایشان روشن تر و تابان تر بسی سر ہا بران میساخت۔ آن چشم سیہ نظر داشتہ بر کشادہ مراد اسلام بود در غبار آن ہیجا تاریک تر نمود تحیری پیش آمد تنغصی بر دل افتاد چہ باشد و قضیہ برعکس شد موجبہ کلی بود سالبہ کلی چرا شد منطقش بستہ ماند کلامش بہ گنگ لسانہ باز آمد تعینات مختلطات دید از غیب برای او این ندا می آید اِصْبِرْ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ خوش باش لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ ارواح الشُّھَدَآءِ فی قنادیل من نور معلقۃ بالعرش میگوید برین غیب

عقیده کن که خصم بر ظاهر میرود و غلبهٔ کار میداند حق را طرف خویش می بیند بلات و
عزی می پناهد و بحمایت هبل و منات میگراید. آن مرد صاحب یقین را ظنی
و شکی در دلش نمی آید اما شهید ظاهر حال می بیند مرده و کشته بر زمین افتاده
و خوار و زار مانده و سرهای سران پایمال گشته و حجتی ظاهر برای الزام
خصم نیافته. هرچند یقینیکه او دارد در ان شکی و ریبی نیست و بدان احجاج خصم
میسر نه از تحیر و انکار بی هنجار و از کلمات ناهموار چه کم آید بازوها فرو افتاد
کمرها شکست پاها بریده شد سرها بغلطید چون گوی سرگردان ماند اینجا چه تحقیق شود
درین میان ماهروی سرو قدی جوزا کمری گلعذاری ظریفی چابکی شوخی
از عالم غیب شاهد شد تحفهٔ شعبده گری شیوهٔ بازی می نماید. در رقص
و ورد و ور آن خوش صوفی نیکمردی مصلای بر کتف تسبیح در دست و ذکر الله
بر زبان و خوف و رجا در میان همبدان دو رهمدران رقص نظاره میبود
یکی ترسائی خود رای زناری در بر کلاه مغانه کثر بر سر همدرین میانه شاهد
بازی رسوائی فضیحتی کوچه گردی بی دردی مکارهٔ بدکارهٔ همدران می بیند
معصومهٔ محفوظهٔ مستورهٔ ریشهٔ دامنش کس ندیده برقع از روی او دقتی
بر نشده. یکی می بینی همان شخص واحد شیخی معتبری بر سجادهٔ ارشاد نشسته و
دعوت الی الله را بیان میکند و تعلیم حقایق و معارف میفرماید و وصول
و فصول را بیان میکند. لا حول و لا قوة الا بالله ناگاه می بیند
یکی برهمنی زنار پوشیدهٔ لنگوٹه در ته بسته سر برهنه بر در بتخانه ششته[١] ١ نشسته
بتانرا نواخته آداب بت پرستی می آموزد و آتش دود نرخ می افروزد
ان بیننده درین فرود افتاده حیران گشته بوقت خویش با خدای خویش
می نالد و بهای های و زار زار می گرید و با خدای میگوید بکه آویزم
بچه تعلق کنم خود را بکدام بر بندم ندای غیب بر آمد که باش چون سید محمد
متشبث متعلق بدین احمد این همه کارهای ماست این همه پرده اختهای

ما است ترا باین کاری بنا شد این رنگ آمیز یها است این جا تو نزی
ابو الفتحا دست بدامن مصطفیٰ زن و به ره مرتضیٰ رو بدین همه چیز مکشوف
متجلی باش بدان و مگو نشسته باش دمی نواز ببیت۔

زاحد تا احد بسی نیست میمی بمیان حجاب معنی است

محمد بچند حروف دور افتاده است زمانه آخر رسیده است

تو رشته اول و آخر را بیک گره بر بندبدان که نفسی ازین ورطات
والموار من الازل الی الابد خالی بودیا باشد۔ ایها الحسینی
علیك با الحقیقی والیقینی همین حق است و همین است ترا آئینه
ازینجا گذشت نیست یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا۔ علیك
بالاستسلام والسلام۔

سمر بست و سیوم

چهار نفر از مستورات با سیر سیاری در انجمن دل نشسته یکدیگر باخود کلماتی از عالم سبوحی و قدوسی و نکاتی از جهان جبروتی و لاهوتی ابرازی و افصاحی میکردند۔ هریکی را ردای کبریائی بر دوش و جلباب حیا دربر و قناع غیرت بر رخساره وردی و پیراهن عفت برتن پا یزار عصمت باهم در پیچیده از اریکه پوشند ابریشمی ایشان را کدام رنگی لاتعین۔ یکی گفت سیاه دومی سپید سیومی گفت سرخ چهارمی گفت زرد۔ عارفی برین نگاه دلاویز و کلمات شوق انگیز اطلاعی یافت باخود میگفت اگر این هرچهار رنگ باخود دریک آهنگ باشند عظیم کاری و بزرگ روزگاری باشد۔ و هریکی بایکدیگر مطالبه سلطانی معاوضهٔ برهانی میکرد۔ آنکه رنگ سیاه را اشارتی کرده بود او میگفت لون اسود آخرین الوان است هر رنگیکه ببیند رنگ سیاه و الاتر و برتر باشد و پس از و رنگی نه نماید الفقر سواد الوجه فی الدارین اشارت بعبارتی کرده است آن صاحب همتی است از جمله تشکلات در گذشته و انواع الوان و انوار را پس گذاشته پیشتر قدمی نهاده بدر درگاهی رسیده درش را قفلی و مهری کرده اند۔ من الازل الی الابد برکسی نکشوده اند همتش بازگشت نفرماید و بیشترک ره نیابد بازگشت بروزگارش نسازد داوجز بفتح الباب نپردازد سربر درش میزند افتاده هم بران در رجائی میکند و خطبهٔ الفقر سواد الوجه فی الدارین هرچند بآواز بلندتر فرود میخواند باکس نسازد و بغیرش نپردازد کاد الفقر ان یکون کفراً مهره غلطان میبازد۔ خلیفه دیدن صوفیان آمد در مقامی چندی بودند همه

برخاستند تواضع واکرام نمودند احترامی واعظامی ستودندیکی میان ایشان برکار بارخویش وبرشرط استقرار مانده خلیفه پرسید آن کیست وحالش چیست شماکه چنین وچنین ایدشرط رسم که باسلاطین درپیش نهند ازان بس نیامدید البته بشرط بودخود بودید آن مرد فرد چرا با ماچنین کرد از شما چرا تنها ماند گفتند خلیفه این کسی است که ما این را سیدالفقرا نامیم گفت چه باشد سیدالفقرا گفتند به بودنابود آرامیده وقدم از همه وجودات درکشیده وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ از شفع گذشته وبه وتر ره نیافته این جنونی اگر بما وشما پرداز دعاقلان رابدوانکاری نشود وردمندی است ناسوده نابوده است ناستوده ناپسندیده او درکون درنگنجد وبخویشی وخویشاندی بازنگردد واوچنین گوید۔ بیت

نی حال بماند وقت نی ذوق مقام نی ماندم من نه او همه گشت عدم

وآنکه او بهر رنگ بیاض را روشن میکرد میفرمود این دو مقام است یکی صفوت دوم فقر صفوت از احوال عالیه واز جهان عکس پذیر است هرچیزکه هست رویش لوح محفوظ خط وکتابت نقشی پذیرد هرآئینه درخط وکتابت خطا وغلط را مساغی باشد یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یمحو اللہ مایشاء ویثبت صفت لوح باشد وبرتای یثبت وقف مطلق شود وعنده ام الکتاب ازکلمات علم نفسی باشدکه لایتغیر ولایتبدل بود۔ اکنون صفوت مقابله فقرآمد۔ فقر همه ناسودگی ونابودگی وتاریکی وباریکی دورافتادگی ووا ماندگی نقد وقتش بود وقت او آسود مظلم باشد لاینفذ فی قوله از ان حکایت کند انا ر دم کله بدان نشان دهد۔ اما صفوت همه صفا ونوراست همه حضور درحضوراست همه شعور درشعوراست آنرا بسر نتوان بردن وقدم دررہ تثبتات ورسوخ وشوار تر باشد ذوق ووجدان وراحت

وعرفان بصفت حرمان نباشد۔ اگر دو کس فرض کنیم مثلاً ابوسعید ابوالخیر و خرقانی۔ ابوسعید را جبہ و دستار سپید تر و روشن تر باشد و ابوالحسن را خرقۂ گلیم سیاہ در بر طاقیہ پشمینۂ پارینہ کہنہ بر سر۔ ابوسعید را ہمارہ در حفظ و حراست آن باید بود کہ عیب رنگین برو نباشد و نقش غمگین برو برنیاید۔ اما ابوالحسن ازینہا فارغ رنگی سیاہ بردارد و ہر رنگی کہ رنگین بروافتد سیاہیش زیادت تر گردد و تاریکیش افزون تر باشد۔ یکی فارغ مشغول باشد دوم مشغول فارغ۔ عطار مگر بوی در مشام جان او ازین کار احساس کرد تا آنکہ میگفت۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرۂ درد دل عطار را

سیومی کہ رنگ سرخ را دلالت نمود میگوید بالاجماع والاتفاق رشک وغیرت لازمۂ حال عشاق است و ہر کہ بہ بلای عشق مبتلا شد جز خون خوردن او را چارہ نباشد ہموارہ خون دل آشامد و بغرت غیرت و بصدمۂ انیبت اشکی بر رخسارہ افتادہ ماند کار بجای است عاشق رشک از خود و از دیدۂ خود برد کہ گہے چنین باخود گوید۔ مصراع

از چشم خود در غیرتم بر آن چنان رخسارۂ

چشم من بر رخسارۂ او۔ در فہم من غیر من بیناید مرا بین وعشق را و روی جمال آرای او بین چہ نسبت گلخن تاب برہ سلطان مالک الرقاب چہ نسبت۔ عشق قوت عاشق شدہ است وعجب قوتی او را تمام بخوردہ است ہمہ خود ماندہ است معشوقہ غیور است ہرگز نخواہد کہ عاشق برا دخود درسد خواہش او این باشد کہ ہموارہ از من بدور باشد و لیکن از خون دیدہ و از اشک دل میان خون غلطان ماند۔ وقتی رابعہ با خدای خویش عن الوصل والفصل مناجاتی میکرد۔ خداوند سبحانہ و تعالیٰ صفت طالبان و عاشقان خویش در میان نہاد

که ایشان چنین وچنین اند و مرا با ایشان کاری باری چنین وچنان است
رابعه بر آن رسمیکه میان عاشقان آمده است بوقت خویش شوریده
وگفت انچه بر ایشان نهادی وایشان را بدان ستودی نصیب ما کن
گفت تو سربالا کن نظاره شو او دید دریای خون لایتناهی ساحلش پیدا نه
وعمقش را پایانی نه گفت الهی چیست این ندا از غیب الغیب آمد که این
خون دل دوستان ماست سالها در ره من تکاپوی نمودند تا آنکه میان
ایشان وقرب من بمقدار تار موئی بیش نماند دور باش عزت ما از اوج
قرب بحضیض بعد انداخت با این همه ذرهٔ از دوستی من کم نکردند از
صولت قوت عشق خود باز نیامدند از سوز شوق با این همه از شور طلب
خود باز نماندند التماس برجا بود دلِه تو دانی ــ بار دیگر از بصره قصد
بیت الحرام کرد در هرگامی دوگانه میگذارد پس هفت سال بمقصد رسید
همان دم که طواف فرض بود رابعه را عذر زنان پای بند شد از طواف ایستاد
عجز و زاری وشکستگی نمود گفت خداوندا هفت سال تکاپوی کردم ومحنت
دیدم وقت کار به بلا مبتلا کردی که از طواف باز ماندم فرمان آمد رابعه
اندیشه کن کجا تو کجا دوستان ما کجا طالبان ما کجا تو وعاشقان ما از
تو تبوهم از ان تو چیزی بر تو گماشتیم تو بدین شکستگی و واماندگی افتادی ترا با
مردان این راه چه نسبت ما شما را بالطف پروریم واز چشمهٔ لطف قطرهٔ
بکام شامی چکانیم همبدان راضی وخوشنود باش ــ حبیب محبوب ما میگوید
اعوذ برضاك من سخطك ترا این چه فضولی بود در سر ــ رابعه پیش
آن شکستگی دور افتادگی خود مشاهده کرده در کنج خانه بعبادت مشغول ماند
کلبب سجاریب سبب علت جذام در بادیه مقام کرد اصحاب جنید رح
شبی رفتند گوش در حجرهٔ او نهادند تا معلوم شان بود که بدین بلائیکه او مبتلا
است با خدای چه شکستگی وزاری میکند واز درون حجرهٔ ندا بر می آرد

الهی کونی وحدی و اسمی کلیب وجسمی مجذوم و رسمی هذه فاقة فاین جبریل و من المبارز ۔ جنیدرح مبتلائی را دید در بادیه چند فاقه کشیده میان کرمان افتاده چشمی بسته جنیدرح را رحمتی رهنمون کرد نزدیکش شد خواست گردی وغباری که بر اندام اوست باستین پاک کند وسرش بر زانو نهد و او را دلداری دهد آن شهباز سرافراز ملبند آواز فریاد کرد که کدام فضول است که میان من و دوست درمی آید نمیداند ۔ رباعی ۔

آنم که همه جهان بفرمان من است من آن توام همه جهان آن من است
سلطان منم وعشق توسلطان من است توجان منی همه جهان جان من است

ازین بیان ازین معنی عیان شد عاشق از پس رشک و غیرت فریاد بر آورد ۔ بیت

غیرتش غیر در جهان نگذاشت لاجرم عین جمله اشیا شد

رنگ سرخ بهترین رنگها باشد که آشام خون دل آشامان حضرت تست درد از درمان بهتر آمد وصل با هجران برابری کرد سوز حرمان نیست نابودش گردانید همچنین پیدا کرد ۔ بیت ۔

من رفته ام زخویش برون و درون نه ام از من مراطلب تومکن من کنون نه ام
حاصل عشقت سه سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم ۔

و آن چهارمی که رنگ زرد را اعتباری داد گفت اشارتی بود عبارتی درمیان آورد که رنگ زرد رنگ رخسارهٔ عاشقان است که از پس طلب و سوز قوتی سرخی که از امتزاج دم و بلغم است آن همه بزردی رخ آورده ۔ گفته اند نشان عاشقان زردی رخساره و دم سرد و سینهٔ گرم و لب خشک وچشم تر باشد و هیچ رتبتی و درجتی بالاتر از عشق و محبت نباشد عجب کاری بود یکی به انتهای مقامات عرفان رسیده باشد وعشق و محبت او هرگز کم نشود بلو هم خویش ۔ بیت

عجبی نیست که سر گذشته شود طالب دوست
عجب این است که من واصل و سرگردانم

هزار و هزار عرفا ولی یکی بعشق و محبت نسبتی درستی نبرد. بیت

هر یکی را کار و باری دیگر است   عاشقان را روزگاری دیگر است

بهمه چیز فائق و رائق و با این همه هیچ چیز را نزدیک او وزنی نه و هیچ چیز را در پله نه نهد و چون بمغزی نسجد زرد و برنگ زر ماند که خلاصۀ جهان زر است و خلاصه ترین ایشان عاشق باشد و هم چنین گوید اگر اخلاص بر درم آید و در زند و درون ره طلب در بر نگشایم و بخودش ره ندهم و اگر صدق را در بازار فروشند بخته شکسته بها نخرم که او نزد من درم قلبی است که هیچ نمی ارزد او چنین فرماید - بیت

خواهی بوصل کوش خواهی بفراق   من فارغم زهر دو مرا عشق تو بس

چنانچه زر خلاصۀ این سفلی است رنگ زرد عاشق خلاصۀ دیوان علوی است وقتی شیخ نورالدین پای زاد[۱] که او قطب ابدال است در حلقۀ خویش این کلام گردانید که شما برچه اید و بر کدام عقیده اید میان این رنگها و انوار کدام رنگ بهتر هر کسی برنگی متعلق می شد قطب الابدال از سر وقت و حال فرمود عنداللّٰہ ذو الجلال والاکرام رنگ زرد بهترین رنگهاست زیرا چه این رنگ چنگ بدامن طلب زده است مطلوب را نشان خواستی نموده و سوختگی خویش ظهوری از باطن کرده معشوق را باوی نظارها محبوب را با وی کارها مطلوب را بدو فخرها این سوختۀ من است این افروختۀ من است این گداختۀ من است این ساختۀ من است این پرداختۀ من است او از همه بریده است پیوند جان را بر دامن ما بر دوخته

---

[۱] پای زاد یعنی بچه که از شکم مادر بیرون آید اول پایهاش بیرون آید بعده سرش در زبان هندی پائل گویند یش -

است او را جز من کسی نشناسد او جز من بمن نه پردازد و از او بهر من است او نزار بهر من است او لیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری او در قباب غیرت است او در خلوت وجلوت است من با او در خلوتم او را من سلوت[1] است او چنین میگوید۔ سلوت

معشوقه بسامان شد تا باد چنین باد + کفرش همه ایمان شد تا باد چنین باد

والعصر سوگند باشد بزردگونه محب ومحبوب۔ در حلیه او صلی الله علیه وسلم نویسند ابیض مشوبا بالحمرة واین تمام رنگ زر است۔ محبوب چون رنگ روی محب را بیند که زرد دوام است با همه تعالی وتعزز می که در پی ارضائی بخشد با نزدیکان خویش گوید فلانی از بس اندوه من زردگونه گشته است صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ برین سرور محبوب است چون نظر بر روی محب کند باین همه کبریای که او دارد شادان بود که همه از پی من است چنانچه والضحیٰ سوگند کذلک والشمس لصفا ونور دل چیست که آئینه دل او عکس پذیر او شده است چنانچه واللیل سوگند بسیاهی وسواد موی اوست که آنجا همه کمی در کمی کسی را آنجاره روی پیدا نیست والفجر بسرخی است که حالت الانفجار در افق ظاهر شود دلنسبت بخون دل عاشق است۔

سبحان الله گوئی این چهار نفس پارسا از پردۂ غیب الغیب این کلمات را اشارت کردند واین رموزات را در عبارات آوردند مگر این چهار مخدره اند باهم از مشکات نصیب نوری گرفته اند که رسول الله صلی الله علیه وسلم بدیشان اشارت نموده است قوله علیه السلام کمل من الرجال کثیر وما کمل من النساء الا اربع آسیه زوجه فرعون مریم بنت عمران ام عیسی خدیجه بنت خویلد وفاطمه بنت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم افضلهن من میگویم فاطمه بدینسبب متعلق نمیشود سخن دراز گردد اما اگر ترا فهمی است

---

[1] سلوت یعنی بی غمی۔

بدین ره برد۔
اما آن عارفی هالکی سالکی مالکی کاملی استماع این کلمات میکرد و باخود این مکیفت اگر این چهار رنگ کمر بند مرد عاشق طالب شود و نطاق حال او گردد عظیم فضلی فاضل وکریم شرفی شارف نقد وقت او باشد کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ حضور حال او گردد لا تجلی اللہ فی صورت مرتین ولا فی صورت اثنین با او مقابلہ و مساوات کند گاہی بعد و رنجد در دو گاہی قرب با قرب وصل با وصل وگاہی حرمان وہجران وگاہی ایمان وکفران این همه چهار رنگ آمیزی بیکجا جمع آیند واجد فائز را ذوقی تمام و شوقی بکمال باشد والبتہ بیکجا ایستادن نبود اگرچہ او بارہا گوید چنین هم باشد مرا بہ یک جا و بہ یک مقام گذارند و آن نادان نداند وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ رمتی است در باب او کہ انبیا و اولیا غبطہ برند اگرچہ من بارہا گفتہ ام بیت

من و تو رفتہ و خدا ماندہ ۔ کے بود ما ز ما جدا ماندہ

ستائی اینجا بس خود رای و خودنمای کردہ است و خود دستائی را بنیاد نہادہ ہم بجان و سر خود کہ خوش میگوید ۔ بیت

دولت آنزادان کہ دادند ۔ پیش ابنای جنس استظہار
تا ترا دولت است یار نہٗ ۔ در جہان خدای دولتیار
چون ترا از تو پاک بستانند ۔ دولت آن دولت است کار آن کار

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔

سمر بست و چهارم

رجلان من رجال الذین احدهما غنی والاخر فقیر شبی تاریک قصد مقصدی کردند بردست غنی چراغی بود افروخته و بردست فقیر چوبی بود نیم سوخته غنی بچراغ افروخته خوش و خرم گشته آسوده قدم میزد — بردست فقیر چوبی بود نیم سوخته زدوده ناسوده قدم می نهاد فجاءةً بغتةً بادی از عالم بی نیازی وزید چراغ غنی را کشت و چوب نیم سوخته فقیر را افروخته. فقیر بهمه شادی بآواز جهر ندا برآورد الفقیر الّذی لا یحتاج الی نفسه ولا الی ربه گفتمش لیس لکلامك وجهٌ وجیه ولیس لمقالك معنیً صحیحٌ نیدانی خداوند تعالی بی نیازی نیازمند را با ناز سرافراز سازد و ناز باز را دردمند و نیازمند گرداند پس اقتضای بی نیازی جز این نبود نه از درد او بی نیاز را لحظهٔ و رازی و نه دردمند را افروزی و کاری. لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ مرد را عذرخواهی کرده قهر او بحری دارد هرکه در بحر قهر او افتد او در غط وحط و رفع و شط همواره مرد فرد بود هر نفسیکه از دی برزند همین گوید وا دَرْدَا از دست بجانم و اگر ساحل گیرم بجانم درین چنین ورطه این مقال از چه حال باشد که تو گوئی الفقیر لا یحتاج الی نفسه ولا الی ربه افتقار برقرار است الفقر احتیاج ذاتی در کار است العبودیت لا ینفك همواره است بر بهشتیان بعد قرار استقرار فی دار السلام والقرار مکتوبی من الله الجبار ارسال شود عنوانش این بود من ملك الحی الّذی لا یموت الی الملك الحی الذی لا یموت آن حیات ابدی نه ضروری نه اختیاری بل هی ارادی من الواحد

المختار۔ اگر او خواهد همه بهشتیان را با بهشت نیست و نابود سازد و پس
این ندا و هد الانسان سری و صل بی و اگر او خواهد دوزخیان را
در احتراق لذتی و راحتی بخشد آن دم هرگز از افواه ایشان بر نخیزد
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ مگر تاویلی تاویل فَارْجِعْنَا
ثُمَّ ارْجِعْنَا الیٰ مَا نحنُ الان بنا تا ذوق در دگیریم و از احتراق
و سوز آسوده مانیم اگر جُعَل را از گلخن بگلشن بری یموت فجأةً د فلتة
و اگر بلبل را که نوای باز بازی و فغان نیاز مندی دارد آهنگی به بوی گل
تازه ترمی پرداز د اگر بگلخن بری جز این افغان نباشد رَبَّنَا اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا۔
کلامُنَا اِشَارةٌ گلخن تابی عاشق بادشاهی شد اتفاق هر بار که
آن شهوار سواری فرمودی گذرش بر حمام آن سوخته بودی هر باری که آن
قریب مِنْهُ گذری کردی آن سوخته دود درد خورده به نظاره اش
تسلی و آسودگی یافتی۔ بادشاه از نظاره اش تنگ آمده از ین تنگ آمدن
خواست تا سیاستش کند وزیر زیرک بود گفت کار یکه باختیار کی نیست بادشاه
را از حضور این گداز یانی نه رنجانیدنش جز ظلم صرف نبود هم شاه را گدای
باید و بود وجود او زیانکارش نباشد و این چنین مصلحت بادشاه نبوده روزی اتفاق چنین افتاد
گذر بر حمام این دلسوز کرد چنانچه رسم معشوقیست ناز با کرشمه پیوند داده بود ازش تنگ
تنگ آمد که از دو اشت آن پیوند را نظاره و لبندمی با نیست د آن
گلخن تاب حاضر نبود شهواری تیری بار کرد و شکاری نه خالی رفت خجالت
و خفاهت نقد وقت او شد آن وزیر که از وزیری بود و به زیرکی لانظیر
بحضرت بادشاه شد سر بر زمین داشت و عرضه داشت نه گفتمت که شاه را
گدای باید و از کشتنش هیچ مصلحت بر نیاید۔ بیت
گر درون بارگاهی بار ندهندت مرنج چون بصید آید ملک نوبت بسگبانان رسد

ای زاهد نادان خود را بکار باری منه در پله اعتبار سنج خود را برنج بده

رباعی

تو فرشته شوی ار جهد کنی از پی آنکه برگ توت است که گشته است به تدریج اطلس
گرچه خوبی بسوی زشت بخواری منگر کاندرین ملک چو طاؤس بکار است مگس

چند سخنی نوشتم به نظر اعتبار نیکو ترا اگر بصیرت روشن است بدانی که چه گفتمت۔ اَللّٰهُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

بیت

آن بگذار که بآز بحکمت نرسی در عیان بایدت از حال سنائی پرسی
یاران همه از من و من از ساقی مست

سمر بست و پنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حکایت نویسند شقیق طریق نکو را رفیق توکل شده بدین تحقیق پی سپر میکرد بقدمی استوار ایستاده دا داین مقام می داد مصاحبش اتفاق سفر حجاز کرد گفت در رہ بسطام است بایزیدؒ را ببینی از ما پیغام وسلام رسانی بایزیدؒ پرسیدش شقیقؒ درچہ کار است مقعد صدق او کدام است گفت مقام توکل گفت چگونہ توکل کہ او دارد معتقد بیان توکلش کرد اگر آسمان و زمین سنگین شود قطرہ از آسمان نبارد و سبزہ از زمین نروید شقیق متوکل باشد طیفور کہ شعور از نور حضور داشت بر آمدہ این زخم را بروی فرود آورد صعب مشرکی کہ اوست اگر بایزید کلاغ شود در شہر آن مشرک پرواز نکند بگو بازنامہ توکل گردآر ترسم از شومت این تو بالغ فرود ردی چو گرسنہ شوی از ہمچو خودی پر کالہ نانی بخواہ و بکد اشغول باش ۔ مرد مسافر رجوع کرد پیغام شیخ رسانید از ہیبت این کلام لرزہ در اندام شقیق افتاد محموم شد فراش گرفت گفت بازگرد از بایزید پرس او چہ میکند تا ما آن کنیم گفت یک غلط دیگر این کہ میگوید بایزید چہ میکند پیغامبر عرضہ داشت ایہا الشیخ سخن ترا فہم نمی کنم مکتوبی بدہ بنشت ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بایزید این است ۔ نبشتہ بشقیق رسید شقیق این توفیق یافت گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ وجان بجان آفرین تسلیم کرد ۔

محمد حسینی را غلجانی بدل و جان مزاحمت میکند مگر شقیق راہ جود شہود شقیق نبودہ است دست بدامان الفناء فی اللہ نزدہ ورہ توحید را پی سپر نکردہ تا بایزید رحمۃ اللہ علیہ از دی آن توکل نپسندید ودرین ردی مزید ندید تا آنکہ زمو صعب مشرکی کہ اوست و آنکہ بایزید گفت آن نیز حکایت جز از

حضور و غیبت و جمع نباشد و کلمات از نکات جمع الجمع اشارات نفرمود و ور نه چه معنی داشت که توکل او را الشومت نسبت کنند و بال همت را از پرواز آن ولایت باز دارند و مرغ همت را چه جیفه باشد که از بیخودی پرکاله خواهند پس آن درکتابت این کنایت رود. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بایزید این است - بحق الحقیقت و بحرمت قدم این بزرگان که طیفور در حقیقت امور دور افتاده کاری را منظور بصیرت همت کرده است و ایم اللہ نزدیک محققان جز بعد فی بعد و شرک فی شرک شرک این جا حلقه کرده گرد آورده است و گلو بند سروران شده حسین منصورؒ را از ین مقام کلاهی تمام با افهام اثبات کرده که این انت و الفناء فی الله اگر این هم امام و پیشوای پس افتادگان است اما با النسبت من مرام الی المرام التیام و انتظام باشد هان وهان بیت

تا ظن نه بری که هست این رشته دو تو یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

هذا باب تو ظن نبری و گمان مند نباشی که محمد حسینیؒ اقدام این مقام کرده است که از ین سروران گامی پیشتر نهاده و گامی لائق ترچشیده این فضول او بر حسب مقتضای اصول ایشان است کلامنا اما من معانی مقولهما و تصنا یا اصولهم در فصول و فضول نیست اما بیان فروع و اصول است والسلام -

سمر بست و ششم

چنین گویند خرقانیؒ با (هیتی) می گفت کسی را که در فقر بنوازند او را سرگردان کعبه کنند و کسی را که در فقر بگدازند کعبه را سرگردان او کنند. گرآنچه ابوسعیدؒ پیش ازین گفته بود کسی را در فقر بگدازند و کسی را در فقر بنوازند و گداز کنایه از شخص ابوالحسنؒ کرد و نواز از نفس خود آری نواز با نیاز باشد همان در تزکیه و تصفیه بود و در تجلیه و تخلیه و در تشبث[له] و تعلق در حراست و محافظت دل باشد و ساعتی از اوراد و اذکار و ازانچه داشت کارهای فکر نماید۔ اما مرد گداز سرافراز باشد و از بود وجود بی نیاز باشد بلکه ناز باز بود باز همت او در هوای صعوه پرواز نکند و البته سرکش بچیزی فرو نیاید الفناء فی الفناء در میدان حقیقت جولانگری او از همه وجودات پیشتر قدم نهاده باشد و اگر دری بروی به نبدند او بدان التفات نه نماید. حکیم سنائی ازین خودکامی و خودرائی و ازین بی نیازی سرافرازی اشارتی می فرماید۔

بیت

نیست را کعبه و کنشت یکیست سایه را دوزخ و بهشت یکیست

دهر کرا الفناء فی الفنا نیست نابود کرده است او را بقا بالله دوام شهود گشته است صحو او را مسلم است که در عین صحو او سکری با وی بصفت بقا باشد و اگر نه آن صاحی ساهی باشد کالحبته علی المقلی از وعنایت کنند و آنکه گاهی سکر و گاهی صحو گویداین صحو بکار نیاید که مراد سکر در وی شاهد نباشد عنایت چنین بود هرچند خمارستی از در دسری خالی نیست اما این سرور دهم ذوقی دیگر دارد۔

له ۔ در آویختن بچیزی دچنگ در زدن (م ۱۰)

شاید این چنین هم باشد ولیکن دور افتادگی و واماندگی نقد وقت است کجا آنکه در بر است و کجا آنکه بر در است کار او قلب افتاده است به نسبت آنکه او در بر است فراغ شرط کار عاشقان نیست آنکه چه می خواهی او بر در هم نباشد او خود فارغ بیگانه است یکی ازین حال نشانی میگوید **بیت**

با دل گفتم مرا ببر بر در او کو محتشم است من ندارم سر او
دل گفت که این حدیث بیهوده مگو یا بر در او کشند یا در بر او

دیگری نیز نزدیک این معنی گفته است۔ **بیت**

با دل گفتم که راز با یار مگو جان را ببلا سپار با یار مگو
دل گفت که این سخن دگر بار مگو زین بیش حدیث عشق زنهار مگو

صحو معتبر آنکه آید که معنی سکر در وی موجود باشد و اگر نه آن صحو چه کار آید مردی باشد که او مست مست گشته بود از خماره چون بخانه شود با همه بیخبری و مستی ره خانه داند و در خانه شناسد و بخانه رود وکذلک صوفی که با صحو باشد در و معنی سکر شاهد بود اوقات را نگهدارد صلوٰة را بارکان و شرائط خویش بگذارد و وضع اشیا فی مواضعها کند هیچ چیز طریقتاً و شریعتاً و رسماً که مطلوب شریعت باشد از وی فوت نشود این صحوی است که مُعتَد به و معتبر است و آنکه از خود بکلی رود او را سکران مایت نامند بکار نیاید آن صحو ازین سکر بهزار درجه بالاتر باشد برتر سکرنها داین چنین صحو یرا که گفتم **بیت**۔

من مست می عشقم هوشیار نخواهم شد از رندی و قلاشی بیزار نخواهم شد

آن از رندی و قلاشی نیست که لحظهٔ از قدم مشائخ و اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجاوز نمائی باشد حسین منصور با همه مستی و دیوانگی که بر آورده بود صد رکعت نماز نفل گذارده است سپس آن بر دار کرده اند و کارش هم بالائی آن تمام شد اللہ الهادی الی الرشاد۔

سمر بست و هفتم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قوله عزّ من قایل۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

به تحقیق ما عرض کردیم امانت خود را بر آسمانها و بر زمینها و کوهها که ایشان آن امانت را برگیرند آن سموات و اراضی و جبال سر باززدند و بترسیدند و به انسان عرضی شد انسان آنرا برگرفت زیراچه انسان ظلوم است و جهول است ظلم بر خود کرد و بصعوبت امانت جاهل بود

عرض امانت به چند معنی باشد یکی از سما و ارض و جبال اهل آن مراد باشد و اهل سموات فرشتگان و اهل ارض انسان و دیگر خداوند سبحانه آسمانها و زمینها و کوهها را عقل و فهم داد تا بر ایشان عرض کرد ایشان صعوبت دانستند ابا کردند۔ و دیگر تمثیل و تخییل باشد یعنی این امانت آن صعوبت آن ورشتی دارد اگر فرض کنیم که بر سموات و ارضیین و جبال عرض کنیم با آن عظمت و بیابانی و ثقل جثه که در ایشان است حامل آن نتوانند شد این چنین امانتی صعبی را انسان برگرفت یعنی آدم و ذریت او مگر از صعوبت او غافل شد نظر بر عارض کرد نه بر معروض در همت خود مجال ابا ندید که او عرض میکند من چگونه امتناع آرم از عبارت این معلوم میشود که اول بر آسمان و ارض بود بعد آن بر انسان ترتیب کلام این تقاضا میکند بر خود این بلا گرفت بنا بر آنکه عارض آن نیست که توان از و ابا کردن اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ و این عبارت ازین است که گفتیم او

ظلوم وجهول بودن قبل حمل امانت و بعد حمل عدول و علیم گشت آین قدر
از کلام حذف می نماید چه او احترام او رعایت کرد و با نکرو عنایت او
ایشان را برگرفت وَحَمَلْنَاهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ. خانه تاریک بود.
چراغ دران خانه نهادند روشن و منور گشت۔
بیان امانت را خلافی کرده اند بعضی تکلیفات گفتند بعضی عبادت
الله گفتند محققان معرفت و محبت را گویند سر معرفت قبول کنند بصفت کتمان
و بلای محبت بسر گیرند باهمه درد و سوز و احتراق بی درمان دشوار باشد
بر عارفان روزگار اطلاع سر حقیقت شود و کتمان دران باشد و سخت ترین
بلاها سر عشق و محبت در یکی باشد با درد و سوز بسیار روز و شب و روز در احتراق
و الم ماند مولانا جلال گوید۔ بیت۔

هزار محنت و درد و بلا نامش عشق هزار رنجش و جور و جفا نامش یار

اگر این دو صفت ظلومی و جهولی در انسان نباشد هیچ روند به تحقیقت
وحق الحقیقت حضور شعور نیابد و نور ظهور بروی نتابد چراغ افروزند هر دیبه
سر از سوراخ بیرون کشد هم از دور فیض از نور آن چراغ گیرد و دیگر پیرا
شوق آن نور از حجرهٔ او بیرون آرد بر گرد چراغ شده میگردد این پروانه که
صفت ظلومی و جهولی با ولیت دیوانه وار بر شمع زند داند که ان خواهد سوخت
ظلم بر جان خود کند هر بار که سوز و شوقش زیادت گردد تا آنکه چنان شود که
شمع بسوزدش او با شمع یکی گردد بنگر که این ظلومی و جهولی تا کجا رسانید ۔
اگر این دو صفت در انسان نباشد یکی غضب دوم شهوت۔ اگر غضب
نبود حمیت نبود در امور معالی که ان الله یحب معالی الهمم اقدام
نکند و اگر شهوت نبود محبت و عشق نباشد قال الحکماء الجماع یسکن هیجان
العشق و ان کان من غیر المعشوق چون شهوت نباشد عشق نباشد۔ این
دو شهپر لابدی انسان است بدین دو شهپر بپر و بهوای خود در سد و هوار

آن مهوی است کہ عبارت ازان کردن نتوان العشق شدت الشوق الی الاتحاد در مجاز دیدۂ دو دوست بعد مفارقت التی واللتیا چگونہ اعتناق والتزام میکنند و چگونہ می شپلند نہ آنکہ ہر یکی میخواہد با دیگری یکی گردد حمل امانت جز بدو قوت میسر نیست و نشود کسی را و ہر بلای کہ ہست بدان اختیار است شنیدۂ در لغت کہ بلا از اضداد است ای النعمت والمحنت باموسیٰ بن عمران عتاب کردند کہ عشق از صفورا آموز اندیشۂ عاقبت و نگہداشتِ نفس و جان و عصمت کارِ حکیمان و عاقلان است کارِ خودبینان و خودپرستان است اما عشق ورای این ہمہ است بیت

العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال

العقل یقول لاتخاطر والعشق یقول لاتبالی شعر

عشق را با عقل زوری نیست زد دش پنبہ کن تا چہ خواہی کرد آن استرول جولاہہ را

من عشق وکتم وعف ومات مات شہیدا ہر کہ حامل امانت و محنت شد و در آن احتراق و غم سوخت و چراغ اللہ فی اللہ برافروخت چہ گوئی مرتبہ انبیا و شہدا باشد یا نہ تفصیل حمل امانت اجمال کرد با آن ہمہ کدورات و حادثات کہ بر دی است تفصیل را علم بہ اجمال رسانید مرتبۂ شہدا و درجۂ انبیا یابد یا نہ حکما گویند ہر انسانے از آسمانے آمدہ سیر سلوک او این باشد کہ روح خویش را بسلامت آن امانت بمقر او رساند

محمد غزالی میگوید علی ہذا آمدن و رفتن زیادت باشد و کار ضائع باشد بسیر سلوک باید بہ اعلیٰ و ارفع رسد محمد حسینی گوید این سخن از حکمت بعید تر مینماید کل شی یرجع الی اصلہ سخن ضائع ماند اما چنین گوییم بمقر و موطن خود رسد و طیران او و ہیمان او ورای موطن و مقر خود بود مقامات رفیع و اعلیٰ رود باز آید بقرارگاہ خود شنید ارواحیکہ در قنادیل معلق بعرش اند و آن قنادیل مقر ایشان است ازان قنادیل بیرون آیند گاہ گاہ حول العرش طیران کنند

و به تماشای جنان بگردند بعد ازین تماشا مقر ایشان همان قنادیل باشد ۔
النهایت الرجوع الی البدایت اینجا درست شنید از آنجا که آمده بودند
همان جا شنید ۔ این سخن ما سخن دیوانه لاابالی است کلام غزالی را تحقیق میکند
که آمدن و رفتن را ضائع نمیشمرد و قول حکمارا اثباتی درستی می دهد ۔ بدانی
چیزی از تو بیرون نیست سیرے و سلوکے هم از ان بتو باز گردد اما نتیکه
در تو نهادند تو بدل و جان آنرا حامل شده باش بر تو ظاهر گردد و از
تو بتو ترا روے نماید لاهوت جبروت ملکوت همه با تست و در تست
از تو چیزی بیرون نیست هر چه هست در خود طلب بیت
آنکه آمد به بزم مجلسیان دوست دوست گرچه غلط میدهد نیست غلط اوست اوست
عجب کاری است ترا از توبه تو پوشیده اند شب معراج رسول الله
صلی الله علیه وسلم هر نبی را در آسمان میدید و آن مقر و مستقر اوست اما ورای
سر او قات عزت و مجلس عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ نشستی دارد و از فیض او هست
نفساً فنفساً جامی بر تر مینوشد مجلس شراب ما ساقی شراب ما قدح
شراب ما و شراب ما هیب در غیب است مردمان گویند که دنیا دار
فانی است نظارهٔ باقی در سراے فانی میسر نشود آرے هم چنین است
که ایشان میگویند اما این قدر باید دانست قومی را دنیا آخرت میشود آخرت
دنیا میگردد ازل به ابد میرود و ابد به ازل می آید اول به آخر می انجامد و
آخر به اول میشود و مرد از انچه اوست فانی میگردد فقها گویند در فتاوی میشنوند
رؤیت الله فی المنام جائزة لکن السکوت فی هذا الباب
احفظ یعنی ببینند نگویند و یا بدین فتوی ندهند و یا کیفیت و سر او را بیان
نکنند شخصی را از مقام دنیا به آخرت در حالت منام رسانیدند و او را در
خواب از دی بر دند پس آن تجلی جمال باوے نمود ارشد اما نتے که در و
نهاده اند بجمال خود بظهور پیوست یا میان خواب و بیداری بود و یا در غرق

خواب۔ استاد ابوالقاسم قشیری در این آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ تحقیق کرده است سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القران ماھو قال علیہ السلام نور یقذف فی القلب فسئل وما امارت ذالک یارسول اللہ قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ۔

قال التجافی عن دار الغرور پیش از آنکہ مرگ آید ساختگی مرگ کند مرد طالب پیش از آنکہ بمیرد از وجود بیرون آید و پیش از آنکہ مرگ طبعی آید بمرگ حقیقی بمیرد مَرد مُرد و امانتیکہ در وے مدفون است و نوریکہ در دل مخزون است بروے مکشوف و ظاہر گردد۔

بعد اتمام این حدیث بیان نوریکہ در دل مقذوف است کہ ما آنرا عبارت از امانت کردہ ایم بکنیم استاد این سخن فرمود النور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوایح بنجوم العالم ثم نور المنایح بمبیان الفھم ثم نور الطوالع بزواید الیقین ثم نور اللوامع بمبیان المکاشفات ثم نور المشاھدۃ بظھور الذات ثم انوار الصمدیۃ فعند ذالک لاقرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل کلا بل ھو اللہ الواحد القھار۔

اے یار عزیز اے رفیق شفیق سخن مرتب گفتہ ام امانت اللہ بر تو ادا کردہ ام اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا۔ پیش تو کشادہ ام تو انسانی از اہل ایمانی زنہار تا تو ہم بگمان خویش از خویش محروم نمانی و امانتیکہ در تو نہادہ اند دران خیانتی نکنی و این

سخن برخود بسیار گوی اَللّٰهُمَّ ارزقنا ارقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا قلقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا حرقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا خرقا اَللّٰهُمَّ ارزقنا خنقا۔ بیت۔

رخت بردار ازین خرابه که هست بام سوراخ و ابر طوفان بار
چه بچونین بشوی مغرور هر دو عالم بدو مبادله کن
صورت خوب تو زنسخهٔ اوست بازخوان و بهبین مقابله کن

اَللّٰهُمَّ وفقنا لما تحب و ترضیٰ۔

سمر بست وهشتم

حکایت ـ نفس میگوید با دل ای دل نه آنکه تو متولد و منتزع از منی
چه شود اگرچه تو مثل کوهی خلاصه تیمی نه آنکه متفرع از من شدهٔ من ترا اُمّ
اصل ام مرا شپلیده اند ترا کشیده اند ترا باید ولد بار باشی وهموار ه پس رو من
گردی و بزرگان چنین فرموده اند الولد یتبع الام و بهرچه من ترا میخوانم همه لذت
و راحت و شهوت و عشرت است خود ازین جهان چه یادگار بری اگر چند روزے
ترا داده اند بارے بذوق و خوشی گذاران چرا پشت سمت روی من دادهٔ و چرا
از من برگشتهٔ لحظهٔ طرف من نمیکنی دو دله ماندهٔ چه بر تقلب انقلاب قرار گرفتهٔ هم
ازین خود را قلب نام نهادهٔ باز گرد بمن متعلق شو بکلام من متثبت باش تا آنکه را شود
دل از ترویج برود و دمدمهٔ او شوش و موس مانده و برنگ آمیزی او در نقش این را تزویج
دنیا میلی کند. را ومدمهٔ

روح میگوید منم ترا از سمسم که منح اوست کشیده ام و سمسم را چنان در پیچیده
کشیده ام که تو از و چکیدهٔ طرفه آنکه او با تو دعوی اصالت مادری میکند اگر نظرے بچشم
رغبت سوے او مینی هم چو او یکے از بندگان باشی هواے این جهان او لذت این عالم را
و ترا نسبت بمن است روشن ومرفه ومنور بفیض منی پر توے از عکس نور من بر تو تافته است
دانش وعلم وفهم تو از ان است واین تشریف که ان فی جسد ابن آدم لمضغة
اذا صلحت صلح سایر الجسد واذا فسدت فسد سایر الجسد
الا وهی القلب از دولت مجاورت من است ترا بصیرت بنا شد و روشنائی
او نیابی تا در مشکات چراغ من نورے نه بینی من از عالم علو آمده ام من قدوسی و
سبوحی ام از ملکوت وجبروت و لاهوت نشانے برابر خود دارم من جمال الله
وجلاله پرورده یافته ام ترا روحانی و نورانی آنکه خوانند که بمن نسبت یابی

من ترا چون پدرم بحکم الله و تقدیره ازان بدکاره بحکم وفعل خویش من کشیده ام ترا صاف و پاک کردم بیرون آوردم اگر بدو بازگردی باز همت ترا پر وبال نباشد در فضاے لاهوت و در صحن جبروت طیرانے نتوانی کرد و ازان عالم فیض نتوانی گرفت سر قرین من است اگرچه از من قدمے بیشتر دارد صفائی بیشتر نماید ولیکن ازیک خانه ایم دریک مقعد نشست واریم ازیک خم بیک قدح شرب می نوشیم اگرچه سرجوش در سر او میگیرد ته مانده باقی من می نوشیم فلیکن شراب یکے است ازیک دن دازیک موطن است. خفی باخفی نهان ترکه سرها و رازهاے اورا از من استتارے نیست اختفائیکه او از ما دارد پرده تنکے لطیفے باریکے است تمام او مشاهده ماست ما را با او عشق بازیها است او را با ما دل نوازیها است ما را از وے مطالبات بسیار است و دلال غیب اینجا پیغام گذارست. گاه گاهے چنین هم باشد که ان حجب واستار از میان برگیرد دایهٔ او حاجبه راوکه بر اسرار من داوقوفے دارد مادر التزام و اعتناق باشیم او بیاید چادرے زراند و دمرصع ومکلل کرده بروے همه حروف دوستی نوشته رقوم. بیگانگی ز دوده بیرماند ازو ما را بدان بپوستد میان من داد کارها رود ازان کنایت عنایت جز این نتوان کرد شعر فکان ماکان مجالست اذکره فظن خیرًا ولا تسأل عن الخیر دلے نیک بختے باشد بابصیرتے تیز باشد که رهنما و پیشواے او عقل بود ازان مادر بدکاره بیگانه بود کلًا وجملةً او را خط بیزاری دهد ایخان منور و مرفه و روشن آباد ان گردد که هیچ بوے نسبتے نتوان برد و هر عاقلے که بیند و عارفے که شناسد گوید معاذ الله از چنونی این چنین کسے بر اید و اگر بر و نسبت کنند گویند چه شود نه آنکه آدم من طین لازب

و آن نفس که دعوی مادری میکرد چون نسبت پدری روح را اثبات دید ضرورت سر در گریبان خجالت در کشید از دعوی مادری سکون گرفت باخود تنها و حیران و بیکس و بیمایه بے متاع فسرده و امانده خجل گشته چه کند تنهائی را

بسر نتوان بر و ضرورت اتباع و پس روی فرزند دلبند پسندیده برگزیده بدولت روشنائی و آشنائی رسیده پس روی پیش گرفته از حضرت بے نیازی این ندائے سرفرازی بارے درمیان نهاد یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیۡ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِیۡ فِیۡ عِبَادِیۡ وَادْخُلِیۡ جَنَّتِیۡ۔

با دل و روح و خفی یکے گشت اطمینان و قرار انجا یافته است و یکے از ایشان گشت فَادْخُلِیۡ فِیۡ عِبَادِیۡ دل و روح و سر و خفی خواص او اند دخول او بصفت اتحاد با ایشان شد یکے از ایشان گشت اُدْخُلِیۡ جَنَّتِیۡ در جنت رضا قرار گرفت و در بوستان شهود آرام یافت و ثمار تجلیات را قوت خود ساخت اکنون اینجا سرافرازی نمود و خود نمائی گرد و گفت انا من اهوی و من اهوی انا۔ نحن روحان حللنا بدنا۔ قلب قالب روح عروج معراج یافتند انجا رسیدند ما لا عین رات و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر اکنون چنین میگوید لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملك مقرب و لا نبی مرسل۔ با خود این دو بیت بسیار میگرداند بیت

دوست آمد گفت گرامی طلبی پس هرچه نه آن منم چرا می طلبی
در خود نگر از بیرون ز خود آمده پس من توام و تو من کرا می طلبی

این همه خود نمائی و رنگ آمیزی است چنانکه طبیعت و شرط کار اوست او خود نماست او خود بین است هرچه کنی انیت از و زایل شدنی نیست خود نمائش را نظاره شو۔ یٰلَیْتَ قَوْمِیۡ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ در قاب قوسین هم این خودستائی از و نرفته است هرچه شد بلائے انیت با او باقی ماند روح از دست

او فریاد بر آورد یا رب بینی و بینك انی یزاحمنی فارفع بجودك انی من البین۔ از ورائے سرادقات عزت این سرزنش دورباش بر وجود او رسید وجودك ذنب لا یقاس بها ذنب۔ فریاد کند فریاد ز دست خویش فریاد هرچه شدم شدم عبودیت از من نرفت بیگانگی زرفت تکلیفات باقی ماند و مخادف و مهالک را برابر کرده داشتند در جنت القدس نیے و باسے از نار

نبود اما از تابش جلال خوفی باشد که همان مقربان دانند و هالکان شناسند
وہمان ما تیان فہم کنند بضرورت فریاد برآورد اللّٰھم اجرنا من النار
یا مجیر۔

سمر بست و نهم

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم از جبرئیل علیہ السلام پرسید عمر تو چند
سال است گفت ستارۂ ایست بعد هفتاد هزار سال بر می آید من او را هفتاد
هزار بار زیارت کردہ ام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود آن ستارہ
نور من است بعد آن گفت اول ما خلق اللہ نوری۔

این ستارہ آمدن محمد است از قوت بفعل و از امکان بوجود از
اجمال بہ تفصیل و از کتمان بعیان و از عیان بیان از بود بشہود و از نابود بہ بود۔
آنکہ این سخن دانست و شنود ہمین سخن فرمود۔ بیت

زاحمد تا احد یک میم فرق است — ہمہ عالم درین یک میم غرق است

این میم صفرے است خالی در میانش نقطۂ نیست اگر بود وجود او
نابود شمرند شائد این حرفیست از منتہائے مخارج بانضمام شفتین ظاہر بود
موذی را در ادائے ثقلے چنانچہ ص و حروف حلق اگر در میان آن صفر خطے
کشی بر مثل دو کمان نماید فکان قاب قوسین از و حکایت کند واگر
این خط گاہ منازلہ طرح شود اَدْنٰی از ین نمو داری باشد اما آن حلقہ
ودائرہ میم و آن صفر خالی چنان نشود کہ من قبل بودہ البتہ اثرش باقی
ماند بنیاد تکلیف ہمبرین نہاد احکام و ثبات یافت است آئین شریعت
ہم برین رسم آمدہ است انیست ہم ازین جا سر بر کردہ است بہشت و
دوزخ ہم ازین بار نامۂ ظہورے و بروزے کردہ اند۔

گاہ و منازلہ

میگوید سه همه بیان حجاب معنی است + احدیت معنی الوهیت است
این همه حجاب آن معنی شده است نامی دیگر نهاده اند احد را احمد ساخته اند
احمد گفت من اطاعنی فقد اطاع الله و من رانی فقد راء الله
چنانچه آن نور گفت اول ماخلق الله نوری - این هم گفت اول
ماخلق الله العقل و این هم فرمود - اول ما خلق الله الروح
این هم گفت اول ماخلق الله القلم اول ماخلق الله اللوح
ذات واحد تنوع صفات دارد بجب ان تنوع نامے دیگر نهادند - نور
ظاهر مظهر را گویند بیان ظهور و اظهار در گفتار آمد مراد ازین عقل عقل کل
باشد که هر جزی را متمیز بود از جزے دیگر وضع اشیاء مواضعها باشد
بدین نظر اول ماخلق الله العقل گفت - آن شئے واحد حیات است ازو
صفا از وست می از وست این را روح اعظم خوانند و این روح پر تو آن
روح است که در ماثوره آمده است یا روح الروح عیسیٰ که احیاے
اموات کردے همبدین بود و او را که روح الله گویند هم بدین صفت گویند -
همین روح تمثل به صورت جبرئیل بود فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ازان
حکایت کرد - نفخیکه در جیب شد همین روح بود که نفخ کرد فَاَنْفُخُ فِيهِ
فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ همین روح بود که بفیض او طین مصور طائر
شدے -

اول ماخلق الله القلم کاتب حروف تقدیر اوست بیدی
که او را اصبعے و عقدے و بسطے و انبوبہ نیست قلمیکه او را تراشے و قطے و طولے
و عرضے و شگافے نه تقدیر ازلی و نقوش امور خیر و شر همه دران قلم بود آن
ذات واحد که این صفت داشت اول ماخلق الله القلم گفت -
اول ماخلق اللوح ظهور این نقوش و بدو این حروف بر تختهٔ وجود
ظهور می نمود پر آئینه خط و کتابت و لوح و قلم را لوح باید و ظهور هر دو معاً

است ہیچ صفتے از صفتے مباین و مغائرنیست چنانچہ دانستہ صفاتہ لیست
عین ذاتہ ولا غیر فکذ لک کل صفت مع اخری لا عین ولا غیر
محققان گفتہ اند ہمہ دین اعتبار این در لطیف راسفتہ اند قہرہ لطفہ
لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ اول ما خلق
اللہ نوری ظہور اظہار این نور در سموات وارض نظارہ است گفت
اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا
مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ
وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى
نُوْرٍ ط يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ او چنانچہ گفت وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ
اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ فکذ لک روئیت
ذات جز من وراء حجاب نباشد وحجب او راہیچ حجب بقصل تصور
کن ہر پردہ راکہ برگرفتی دانستی گر بذات رسیدم ہمچنین من الازل
الی الابد ہر پردہ کہ از و برکنی پردہ دیگر باشد اورا جز ورائے این
پردہا نہ بینی زیرا کہ شنیدہ کہ چندین ہزار پردہ نور و چندین ہزار پردہ
نار و چندین ہزار پردہ جلال و چندین ہزار پردہ جمال و چندین
ہزار پردہ ثلج فکذلک الی ما لا یتناہی میرو ہر نفسی و ہر زمانے ہر روز
ہزلے و ہر شب جائے۔ بیت

ہر آن عالم کہ واپس میگذارے دو صد عالم دگر در پیش دارے

ہم ازین ابو بکر صدیق اشارت داد عرفت ربی
بربی لا ادری ما عرفت ملئت ما لحنا او
سکنت ما تت من الغم۔

حال سکین ہم چونے بدین ماند من الازل الی الابد میرود میبرد
ومی دود البتہ آن سررشتہ با نتہا نرسد۔ **بیت**

وارد دو سر این رشتہ یکے عجز و گر ناز زین سو ہمہ عجز آمد وز ان سو ہمہ ناز
تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ۔

سمر سی ام

سخنی درافراط وتفریط میرود - فقیه گوید السماع حرام فی الادیان کلها وصوفی گوید مستحب لاهل الحقایق هر دو سخن را به پلهٔ عدل نهند بمیزان عقل سنجند چه گویند فی الادیان کلها هم در دین احمد چندان اختلاف رفته است بے اندازه وبے حد - جعفرؓ طیار شنو وبدان موقع باشد جعفرؓ طیار کیست از صحابه علی را برادر حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رابرادر عمکین واو را ذوالجناحین گویند طیار از ان نامند که بافرشتگان طیرو داشت محمد رسول اللہ فرموده ان کنت نذرت فافعل گوید بر انصار می روید برائے عروسی سرودے برابر باید که ایشان را آن خوش آید اگر اخبار وآثار نویسیم سخن دراز شود وسخن ما سمرے مختصر است۔

اہل سماع را در سماع چند چیز لابدی است نخست دلے طالب حق تحقیق الحقیقت واگر با این ریاضتے منتظم شود زہے کار وجمع الہم وحضور اقران و اخوان همه مرید یکخانه باشند یا یک خانواده اهل این قدر باید منکرے حاضر نباشد که قدم او شومتے دارد هر آئینه منکر سماع نباشد جز شومی وشوم قدمے ومقامے مروح وخالی واگر شب باشد روشنائی بسیار باید۔ دلے واردے صادق وبے ہجوم ذوق نخیزند وآنکه او خیزد باید سماع را فرو ونگیرد غلبه ذوق را باخود باقی دارد وآن سبب مزید ذوق دگر باشد وہم فارغ بنیم نخیزد والبته نظر براستی وکثری موسیقار نکند وراستی و درستی ابیات نه بیند دنبال ذوق وپس رو وقت باشد گفته اند در مردم پنج چیز است دل وعقل وحس وطبع وروح طبع متعلق در راستی وکثری موسیقار می شود وعقل رعایت حکمتے که در شعر است می اندیشه ودل در

حمل مطلوب میشود وحس در راستی و کثری نظم می بیند روح بنغمات سیر میکند
چون هر پنج جمع شود آرامے وقرارے در سماع باشد که هیچ یکے مر دیگرے
را خصمے نه کند۔ واینکه مردم در سماع گرفتار اند سبب این است
اگر مردم در نماز است ذوق نفس است قلب در روح وطبع وحس مزاحم
اند واگر در ذکر است آن حظ دل است باقی دیگر مزاحم اند
هم ازانجا است در هر کار تانی وتامل وملامت آرد گر در سماع نحو
سخنے است اما شنونده سماع چه خواهد[۱] هر پنج چیز جمع شود تشویش شود کجا جمع
شوند علی هذا ذوق نادر باشد اما اگر بوقت در رساد در سماع ذوق او
باشد وازسماع حظ وافر گیرد واگر در سماع نگرد واشارت بدین باشد که
در الموار عالم می گردد مقصود را هر طرف میجوید تا از کدام ره واز کدام
در در آید یا ازپس حیرت وهیمان هیچ تدبیرے ندارد حیران میگردد واگر
در سماع میجهد روح میخواهد در عالم علو رجوع کند نفس پابند اوست واورا
بازمیگرداند بر زمین میدارد یا خود می جهد یا بر زمین می زند غیرا قلّه
را کوبشے خوشے میدهد ونیست ونابودش میکند واگر فریاد ناله می آرد یا
ازتنگدلی است یا ازپُری ذوق وبر آمدن نوران او یا ازپس الم و
درد وآنکه در سماع دستک میزند این است همه وجودات را هیچ می آرد
یا ازپس شادی وجدانیت یا بر نایافت مطلوب است یا اشارت بجهان
خود است وآنکه میگرید ازپس شادی است یا ازپس اندوه است یا
از دوری مقصود است و دیریافت است یا میان خود ومقصود صورت
اتصال نمی یابد۔ وآنکه سینه کوبد ولطمه بر رخسار زند میخواهد اندک درد به تن
رسد ورد دل اندکے کمتر گردد یا ازپس اندوه غمش دل چنان شاد شده
است میخواهد اندکے المے به تن رسد شادی او کم گردد نه باید بیرون
افتد شطاحی کند وآنکه یک پا پیش می نهد وپس می آید کار خود را بدین

[۱] چه خواهد

می آرد اُقَدِّمُ رِجلاً اُوَخِّرُ اُخریٰ مصرع ۔

رفته رها نمیکنی آمده ره نمی دهی

یا اشارت بدین میکند همچنان که رفتم باز گردانید وصالے به آرامید
وقرارے میسر نمیشود ۔ و آنکه او افتاد ضعف حال اوست اہل سماع
ازو ماجرا طلبند ۔ و آنکه او جامه را پاره کرد از پارگی دل و درد نه
خود ظاهر نمود یا خود چنان بذوق پر است تحمل نمانده است و آنکه
بآرام و قرار میرود آهسته تری یا آنچنان ذوق او را نبوده است
وارد برو غالب نیامده است یا خود مبتدی است هرچند آشامدست نمیشود
آنکه سر میکوبد مستے است روزگار خویش میدارد یا سر را مستحق آن آستان
نمی بیند ۔ و آنکه هر دو دست بر سر می برد گردانیده پیچیده بر سر فرو آرد
اشارت بر این کرد که ملکوت و جبروت و لاهوت را پیچیده و در سینه داشتم
و آنکه هو میگوید جز هو هویت چیزے دیگر نمیگوید ۔ و آنکه هَهٗ هَهٗ [2]
هِهِ هَهٗ هَهٗ هِهِ هَهٗ هِهِ هِهِ میگوید اصل نقطه [3] است نقطه را
گردانیدند فرود و بالا کردند نقش خاست و اگر و این را اگر اعراب دهند
از این سه اعراب خالی نباشد ۔ و آنکه رونده در سماع است ۔
همه را آن نقطه است آن نقطه را وحدت سر بر کرده است انیّت
در استتار رفته دوئی رخت وجود گرد آورده است هویت بر جا ایستاده
مانده است چه یکے در یکے چیزے دیگر نیست الواحد لا یصدر
منه الا الواحد یکے اعراب را انصاح کن ضم را کسر ساز در کسر
فتح ابواب است جزم توحید وحدت در یک خانه نشسته اند و تفرقه را
در جمع و جمع الجمع گم کرده اند و خود ثبت فرموده اند الوحدت شرک
والتوحید شرک فی شرک فکذلک التصوف زیرا چه آن صیانت
قلب است عن الغیر چند شرک است صیانت غیر عن الغیر یکے صیانت

[2] و آنکه هو هو میگوید (در کتاب ملفوظ حسن صاحب) هِهِ هَهٗ هَهٗ هَهٗ هِهِ
[3] را نقطه

دوم قلب سیوم عین چهارم غیر لاحول ولا قوة الا با الله همان سخن را باش الواحد لا یصدر منه الا الواحد چو یکے در یکے دانی و آن یکے چو در یکے ضم کنی همان یکے باشد ـ اے متعلم بے سوز اے دانشمند بے ساز اے عالمے بے درد اے زاهد نامرد زنهار تا در سماع قدم انکار نزنی که بیکاری تو از زمین نو بریده شده است من نمونهٔ سماع نموده ام تو نگوئی فلان چنین گفت واز فلان چنین شنودم اما محامل سماع نهایتے ندارد کلی با تو گویم اگر در زلف و خد و خال واز کنار و بوسه و اتصال قوم بیتی شنوند نه آنکه حسنے بجسته رو و حاصل یکے این معلوم شد که کسے بمقصودے رسیده است و شنونده یا رسیده است بمقصودے که دارد یا نرسیده است رابطه رسیدگی و عدم آن روزگار حال او شده است و دیگر باشد کسے که در عالم تشکل و تمثل نظاره کرده و دوران شب و روز غرقه است امروز از ان جمله حکایتے دارد نه این چنین حسنے و محسوسے که تو دانستهٔ اما بدان ماند واٰنکه بالاختلافیکه گفتیم اگر اثباتے و ثبوتے به نویسیم سمر نماند کتابے دیگر شود ـ بیت

سماع عشق باختیار در نمیگنجد پیام وصل بگفتار در نمیگنجد

خوشترین حال سماع و سالم ترین احوال شنوندگان یطیب القلب مع الله شنوند جملے و مجملے درمیان نباشد دل با خدا خوش است و بمقصود آرام و قرار گرفته است بدان شادی جستنی میکنند ہائے ہوئے میزنند و خوش میجهند و خوش میرقصند محققان قلندران وحیدریان را هم برین وضع باشد اما چندے لوندے شکم پرستے که صورت ایشان کرده اند همان وضع را نگاهدارند بیت

قبله یارم خرابات است احرامش قمار
من همان مذهب گرفتم پارسای چون کنم

چون مرا او بے سنای دوست میدارد همی
جز بلطف باده خود را بے سنای چون کنم

مزاجیت در محذر هرچه مطلوب دل باشد در وقت تحذر همان پیدا آید در دل قسہ ارگیر و و مرد مانے کہ ازین طایفہ کفے زنند و جرعہ در کار دآرند بندند[۳]
مقصود ایشان جز این نبود سماع ستکاره است و مست کننده است و خرابات صوفیان است نگر که مردمے کہ با وقر و وقار و با عزو قرار اند سماع شنوند از خود روند بجہند بر قصند باده شده بجہ دند ہمانچہ عمل شراب است ہمان عمل سماع است گفتم سماع خرابات صوفیان است مردمے با ہمہ عزت و مکنت قدحے شراب نوشیده باده گردد ہزبان گوے شود کذلک السماع شخصی با وقر و وقار در مقام اصدار بر سجادهٔ شیخوخت اطراف فراہم آورده دست و پاگرد آورده بزانوے ادب نشستہ است با این ہمہ عزتے و عبرتے کہ او وارد سماع شنید ہمہ راگم کرد دست و پامی انداز د سجاده را فراموش کرده بیرون می اندازد و بصورت ہزو ہزل می نماید سماع را اندک کار ندانی انچہ در ذکر و مراقبہ و صلوٰۃ بود الّتی واللتیا دست میدہد در سماع نقد وقت است این جا باس[۱] نیست بلاس[۲] نیست یاس نیست ہمہ وجدان در وجدان است جذبة من جذبات الرحمٰن توازی عمل الثقلین عبارت از ان است شمس الایمۃ کردوزی با شیخ مودود چشتی گفت کہ شیخ ما روایت فقہ با شما نمیگوییم و مسئلہ شرع بحث نمی کنیم ہمہ از اصول شما میپرسیم راے شما بر سماع چیست سماع بہتر یا نماز شیخ فرمود بر اصطلاح سلوک گفت آرے گفت شما علماے دین اید نیکو تر دانید شخصے دوگانہ راگذارد با شرایطے و ارکانے آمده است و با اخلاص کہ شرط آن کار است قبول من اللہ باشد ان شاء قبل و ان شاء رد

---

[۱] باس یعنے ترس [۲] بلاس یعنے نشر ‌- ش

شمس الائمہ گفت آرے وما را سماع جذبۃ من جذبات الرحمن است آن در خطر قبول است و این عین قبول تو مرد دانشمندی استاد و مجتہدی خود فرق کن دیگر در سماع شرطے نیست کہ مستمع بر آواز آن موسیقار رود حالت حالت اضطراب است کسے درین حالت بروزن رود کسی رابے وزن باشد **بیت**

مامور ضعیفیم سلیمان دگر است ما کافر عشقیم مسلمان دگر است
اینجا ہمہ زندہ و دل پارہ خرند بازار چہ قصب فروشان دگر است

—

سمر سیٔ و یکم

قوله عز من قال قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللهُ
هر محبیکه هست در دلش آرزوے برتر ازین نباشد که محبوب محبوب
گردد هم ازین جا است که عاشق در تحسین خویش کوشد خواهد چنانچه من عاشق
حسن و جمال او شده ام بدین تحسین و تزئین تحمّل سوے من رغبتی نماید در کوے
او شود جامۂ زیبا پوشیده سرے شسته و جعدے پس انداخته و سرمه در
چشم کشیده تنبول در دهن کرده و کربندے خویش در کمر بسته و دستارچه خوش آئین
نموده چوگانی سر اندازے بر دست سینه فرازیده رفتارے خوش کرده بر سر
کویش بر آید و اگر نغمه و آهنگے و سازے و سازوے هست خود بهتر برین
وضع بدین رفتار سینه فرازیده رفتارے کشیده و ازین همه شیوه ها مرادش جز
این نباشد گر در نظرش زیبا نمائم چنانچه من مبتلاے او شده ام او نیز سوے
من میلے کند تخلقوا باخلاق اللهِ واتصفوا بصفاته هم برین اشارت
می نماید لیس العلم فی السماء فینزل ولا فی تخوم[۱] الارض فیخرج لك و لکن
العلم مجعول فی قلوبکم تادبوا باٰداب الروحانین یظهر لکم
عبارت هم ازین میکند میگوید جمالے داری کمالے در تو هست با معشوقه ترا
نسبتے تمامے هست هم از جنس و نوع اوے اگر بجمال خود برای خود بدان حسن و نمک نیائی محبوب آن
محبوب باشی اگر حوا از آدم نرستی آدم را هیچ میلے بدو نبودی نحن ابهما حنین الکل الی الجزء هم ازین
نشان میدهد درخت اجمال میوه تفصیل از اصل تا بفرع بر بر نماید اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ اے کُنْتُمْ
تریدون ان تکونوا محبوبین لله کما هو ارادت المحبین و منتهی

---

[۱] تخوم جمع بفتح العین است چنانچه فلس و فلوس منتهی شیے را گویند یعنی علم در قعر زمین نیست که بدون آید ش.

مطالبہم وغایت مقاصد ھم فَاتَّبِعُوْنِی فاسلکوسلکی وتخلقوا
باخلاقی واتصفوابصفاتی کالرحمت والکرامت والشفقت
علی الجید والرذل وتنزلوا منزلتی فتکونوا محبوب بہ ومطلوبہ
خدا خواہد بندہ بدرسد ومحبوب او باشد ہم برموجب آن تکلیفات
فرمود۔ صوم تا بدان تصفیہ شود واز بسیار حظوظہ نفسانی باز ماند گوید
صوموا لرویتہ روزہ دارید تا دیدار او بہ بینید ودرویتش حاصل
شود وافطروا لرویتہ چون دیدار او شد ہمہ چیز را افطار ہم بنا بر
دیدار او باشد چون دیدار او شد ہمہ چیز را با وے دید وہمہ را
با وے یافت اکل وشرب جمع الجمع آمد اگر در اکل است ہم با وست
باکل باآکل باماکول کذلک المشرب کذلک المجامع افطروا لرویتہ
اینجا مستقیم شنید۔ صلواۃ فرمود وصلوٰۃ صلۃ بالرب۔ باشد وطریقہ
حضور را ارشاد کرد اعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ
فانہ یراک وہمبرین گمان کہ او شاہد وحاضر است تلازم برین بود
تا وہم غیبت ازمیان بخیزد حاضر حضور خود پیش آید وشاہد شہود خود روے
نماید در ہر قیامے وقعودے ورکوعے وسجودے وقومۂ او را باخود۔
فاعل خود در خود بیند ہیچ جزے از اجزاے تو نیست کہ او با ان نیست تقلبات
اجزا تو ہم با وست ہر جزو لایتجزاے تو بے او نیست این جسم مرکب
از اجزائے لایتجزی است اجزاے ظاہر است واجزاے باطن است
پس او درون وبرون تو باشد
در صلوٰۃ لطیفۂ دگر۔ جملہ جہات را پشت دادہ است اختیار یکے
جہت کردہ است وآن جہت اللہ اگرچہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ
است ولکن چو بیت اللہ نام نہاد ہر آئینہ ظہور وبروز تجلی جمال او ہمان جا
باشد ہر کس درون خانہ باشد یا بر بام یا گرد بر گرد خانہ باشد ہر چند او

تعالیٰ بمکان نسبتے ندارد ولیکن فرمان او بجائے مکان باشد تو فرمان بجا آری در فرمان او را بیابی سلطان العارفین فرمود خانہ را باخصم خانہ یکے دیدم حج را قبول داستم زکوٰۃ فرمود از دویست درم پنج درم بیرون آرند و فقرا را او را صدقہ دہند خواست بذل را اعتبار شود دستیکہ لذت بذل گرفت ہموارہ بذل مال معتاد او شود مال کہ مثال مردم است چون از ان ملال گیرد از حظوظ نفس بکلی باز آید و فارغ و بے غم و بے ہم کردہ باشد و تا از ہمہ چیز بخیزد و بہ تمام خویش متوجہ نشیند حق بحق و حقیقت برو تجلی بکند عجب از کسے کہ زکواۃ را حیلہ فرمود بنی الاسلام علی خمس یک ستون خراب کرد زہے انصاف ان مرد زہے فقیہکہ او دارد رُبّ حامل فقہ ھو افقہ منہ ہمین باشد۔

حج را فرض کرد درج لابدی است از مالوفات و مستحسنات بیکبار روے گرداند اہل و ولد و موطن خود و مسکن را وداع کند سفر بادیہ اختیار شد مرد آوارہ ابتر گشت چنانچہ شرط طالبان و عاشقان است چنانچہ صاحب طبعی فرمودہ است رباعی

دوست آوارگی ہمین طلبد رفتن حج بہانہ افتادہ است
چند گوئی کہ خانہ کجا است کار باخصم خانہ افتادہ است
ہر چند قریب تر بمقصود کشد دیوانہ ہایم گردد شعر
وابرح مایکون الشوق یوما اذا دنت الخیام من الخیام

لباس را بیرون کشد و لباس غیر مخیط بپوشد چنانچہ رسم دیوانگان است و شرط طالبان است و از مرقد خوش و بوے لطیف و نازک طبیعت حذر شود چنان داند کہ او میطلبد و میخواہد لبیک لبیک فریاد می آرد چنانستی کہ الی الی از غیب خواستہ است و ہر آئینہ و ہر سوے و ہر جانبے می جوید گہے بہ صفا و مروہ می آورد و صفا و مروہ را شعار رو و شار خود میسازد و این را

من شعائر الله می نامد ہمہ گرد خویش بخستہ انخرد و صورت این رمی بتارمیسازد تا آنکہ دلش گواہی می دہد و الہام از آن سو می شود کہ نشان معشوق آنجا یافتہ است ایستادہ روے بدو آوردہ تمام خود بدو سپردہ و کار مناسک و مناسخ تمام شد تا آنکہ روز بانصرام رسید ہمہ عمر بدو تمام شد چون بیت المقصود رسید میداند کہ تجلی خصم خانہ اگرچہ او وراے وراے ہم ازین خانہ است بضرورت کہ شادگشت گرد او میگردد او خود را فداے او می سازد۔

درین گفتار ما چہ گمان بردی نہ آنکہ این فریضہ براے وجدان اوست نہ آنکہ این فریضہ درد را درمانست نہ آنکہ این فریضہ شفاے جان اوست نہ آنکہ این فریضہ وجدان در وجدان است الاغتنام الاغتنام ایہا الاخوان چون قدرشناس شد و غایت کار و منتہاے مرام دانست جہاد را فریضہ گرفت و بجان بازی دران معرکہ ایستاد لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ میدانی این عندیت چہ غمزہ میزند و این عندیت چہ کرشمہ می نماید و این عندیت چہ روح و ریحان افزاید۔ علماے فقہا برین اند کہ این تکلیفات ابتلا من اللہ است و مشقت است و امتثال آن هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ باشد محمد حسینی میگوید و ایم اللہ وبحق حقہ و باقدام سالکی طریقت ہیچ نعمتے من اللہ بالاتر از تکلیفات نباشد خواست کہ از وہواے حیوانی و لذائذ نفسانی کہ حجاب متوہمے میان بندہ و خداوند است بدین تکلیفات بدر برد او را بخود رساند و بہ یگانگی خود رہ دہد و وہم بیگانگی کہ درمیان بود بدر برد قطرہ بدریا پیوند جز بکل خود رسد فیض باصل خود پیوندد۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہا این کار کرد و بجاے رسید کہ

عینہ بعینہ محبوب او گشت و آشنائی او پیوستہ آنچہ ہست و بود بود خود رسید و وہم نابود از درمیان ربود۔

وکنا حیث ما کانوا وکانوا حیث ما کنا

بروقت او جمال شہود نمود خداوند او راہی فرسود بگو برامتان خود قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

بیت

اے یار عزیز من کجائی ‌ ‌ با این ہمہ کبریا کرائی

آنجا کہ نہ کون و نے مکان است ‌ ‌ و آنرا کہ شد از منی و مائی



سر سی و دوم

قوله عز من قائل مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ۔

مفسران و علما گویند اے یطیعهم و یطیعونهٗ محبت بمعنی طاعت دارند از لفظ یطیعهم اعراض کرد و يُحِبُّهُمْ گفت انچه محب را با محبوب باشد و محبوب را با محب مطیع را با مطاع و مطاع را با مطیع بود آنچنان اطاعت کنند چنانچه محب بر محبوب را و محبوب مر محب را خدا و ندرا یطیعهم گفتن چه معنی دارد اے یبتدطاعتهم و بمعنی علی مرادهم و یصیبهم اجمل و اَکمَل و ازین جمله این معنی معلوم شد معاملئکه میان محب و محبوب باشد با دیگرے نبود خصوصیتے است انجا که عموم تصور ندارد و يُحِبُّهُمْ را مقدم داشت بر يُحِبُّونَهٗ لان محبته اياهم کان قديما والا فاين هم و محبتهم اياه نخست او ایشان را دوست داشت آنگه ایشان اورا دوست گرفتند۔ نخست عشق جمال لیلی بر چشم مجنون عرض کرد مجنون دیوانه و عاشق و مبتلا آمد ور نه جهانے روئے لیلی دید یکے مجنون نشد فعلی ہذا ارادتی خاصے بود در چشم مجنون۔ را ارانی

محبت را از حباب گرفته اند حباب ظرفے را گویند که تمام او را سر بسر آب پر کرده باشد اگر قطرهٔ دیگر افتد بریزد نماند محب او بود که دلش را چنان بدوستی محبوب مالامال کرده اند که شئے را اساغ و مدخیلے نمانده است مجنون را پرس جز خیال جمال لیلی وجز یاد بیدادی و داد او وجز جور و جفا و غم و شادی او در دلش ہیچ

چیز را فرجۂ دخلے ہست نشنیدۂ کہ میگوید ۔ بیت

مجنون عشق را دگر امروز حالت است　　کاسلام دین لیلی دیگر ضلالت است

واتفاق عاقلان وخردمندان است کہ جنسیت شرط محبت است انسان را
بانسان جنسیت عامہ است اما جنسیت خاصہ مجنون جمال خود را در روئے لیلی
مطالعہ کرد علی وجہ احسن واجمل بضرورت در طلب و رغبت او افتاد دستار
راکسے از سر برباید تو ہر آئینہ پس او دوی تا دستار خود را بدست آری
مجنون پس لیلی نیرود پس دل خود میرود۔

ہان وہان حادث را با قدیم چہ نسبت چگونہ جنسیت متصور افتد آرے
فیض قدیم با ہر شخصے است وفیض قدیم پرتوے از جمال ازلیست نشان خویش باید بر شخص عکس خود بر باید
معینے کہ باو نہادہ اند جمال آن معیت عین خود را در نظر او جلوہ کردہ است ضرورت آن شہباز پے عروس افراز
فراز شدہ است دیگر خیالے در دل انداختہ بے آنکہ نظارہ اش شدہ
باشد حقیقت وجود او در خیال دل او لمعہ زدہ است ہرچند جمال او بعینہ
در نظرش نیامدہ است اما جاذبۂ یگانگی طرف خود کشان کردہ است ۔

بیت

نیر فتم بلا شد بوے زلفش　　خراب اندر پے آن بوے رفتم

ہر کسے قرار گاہ خود داند وماوای خود شناسد طایر کہ بہواے خود
پرواز کنہ گردش او ہم بسوے آشیانش باشد ہر کسیر را نقد او بدست او　۸/
دہند ہر یکے را بار او در بر او کنند ۔

الاُذنُ تعشقُ قبل العین احیانا

این نیز بود شبے تاریکے محبے را محبوب نزدیکش غلطانید بغلط دست
او بر او فتادہ است از بس لذت و راحت کہ گداختہ دانست روز شد
ازین حادثۂ خواست قصہ روشن کند از ہر کسے استکشافی میکرد کہ بودش
شب نزدیک من اضطجاعے کردہ گفتند فلان دانست ہمان محبوب کو دپس

آن دست را بر سینه نہادہ بودی وش از ان حظ بعینہ گرفتے وقتیکہ فرمان یافت دست را ہم بر سینہ نہادہ پرداخت در یُحِبُّہُم دو ضمیر یکے متمکن دوم بارز اشارت برین کرد کہ او تعالی محبتی لطیفہ خفیے دارد کہ آن محبت این را در قلق و اضطراب میدارد و ہمارہ مشتاق و ملتاع میسازد و ہیچ تدبیرش نماندہ است جز آنکہ اورا او حاضر و ناظر تصور میکند و خود را در حضرا و میدارد **مصرع**

ہر چیز کہ آید دانم کہ تو می آئی

خیالی و ترقب وہمی از میان برخیزد و عین بعین مشاہدہ افتد۔ آرے غیبت او وہمی است و شہود وجود او حقیقی وہمی بوہم رود و شاہد بشہود بعینہ در چشم طالب گرفتار پیدا آید۔ **بیت**

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست مرتد نہ شوی قلندری کار تو نیست

آنکہ اورا غائب دانست ہر آئینہ اورا کافر نامند زیرا چہ او ساتر است چون این ساتر وجود خود را حجاب و ستر دانست و بکمال خود را بدین خیال داد حجاب ستر ہم بخیال برخواست جمال حقیقت ظہورے فرمودہ در چشم بینندہ جلائے کرد کہ بغیر واسطہ شاہد وقت او شد۔

بینی وبینك انی یزاحمنی

انی وہمی مزاحمت خود را بدر برد حقیقت حق کہ آشکارا شد لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا ازین جہان خبرے داد۔

یُحِبُّہُم گفتم دو ضمیر دار دیکے نہان دوم آشکارا ہرگز این پیدا بآن پنہان یکے شدنی نیست و ہرگز آن بدین پیدا یکے بودنی نیست لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ جاء نہر اللہ بطل نہر عیسی

يُحِبُّوْنَهٗ دو ضمیر دار دیکے بارز ظاہر دوم ضمیر اشارت بمتمکن

نه آنکه البته دوی را اثبات کرد یگانگی بحق یگانگی بنو دونشود فکان قاب
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ اَوْ اَدْنیٰ چه بود یک قوس بود و تو به بین در یک
قوس چند رنگ آمیزی است ز اغ کمان چاشنی می نماید که محب را در
گوشهٔ زاویه هجران البته مقرو مادای است هر بوزنه بازی که کند و هر
کشتی وکششے که و هر البته البته زه وار نزار روز ارمانده ـ معشوقه تمام رو
بکس ننموده است حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات
وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه ـ ابوالحسن نوری چه گفت
اگر منم او نیست اگر اوست من نه ام میخواهد که من باشم او باشد چگونه
میسر آید نقیضان لایجتمعان ولا یرتفعان هم آنکه جنید گفت الحادث
اذا قرن بالقدیم لم یبق له اثر ای سنای ازین پاکی و پارسائی
وازین خودکامی وخودنمائی خوش ثنائے میفرمائی ـ بیت

بے منت او تا سنائی با من است
با سنائی زین قبل درمانده ام

سمر سی و سیوم

جوانی شطار در بازار عطار جعدش عنبرین خالش مشکین وندانش کافور لبانش شراب انگور عبیر دلپذیر ببوے جان گزیر میفروخت وبدستانی دلانرامی اندوخت بسے نظر بازان در حسن او حیران وبسے سرفرازان در تردد وهیمان بیچاره دل پاره از خود پرداخته از جان خاسته بشوخی و سرکشی حیران فریاد بر آورد تو کیستی وچیستی وکدامستی تو بخود دعوت میکنی یا از ورائے ورای که ببوے او اشارت می نمائی او به آهنگ هرچه حزین ترنغمه میکرد وقوے بصورت غزلے مینمود این چند بیت را ترانهٔ وقت و فرغانه حال خود میساخت۔ بیت

در حسن رخ خوبان پیدا همه دیدم — در چشم نکورویان زیبا همه او دیدم
دیدم همه پیش وپس جز دوست ندیدم کس — من بودم واو بس خود را همه او دیدم
دیدم همه بستان ها صحراو بیابانها — بستان وگلستان ها صحرا همه او دیدم
هان اے دل دیوانه بخرام به میخانه — کاندر خم و پیمانه پیدا همه او دیدم
در میکده ساقی شو می درکش وباقی شو — جویای عراقی شو کو را همه او دیدم

گفت صفو بازگو نه میخوانی حرف مقلوب مینویسی کژ را براست بازمی اری یاراستی را بکژ میبری گفت ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها وهی قبل الغروب وقبل الطلوع بهوا معتدل شد راست بین گشت صدق دان شد جز دوست درمیان ندید۔

من بودم واو دگران جمله دران محو — حاشا که توان گفت که جز او دگرے بود
درکار ما اندیشه مند باش رخت وجود را بهر طرف می پاش بدان

اے او باش او باش بصورت است او باش قلاش بمعنی است قلاش شفیقی

نکوتر دیدی که از گلگشت بازار عطار کدام بوی شمیدی و چه اثر دیدی و بکجا رسیدی۔ (و چه رنگ دیدی)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ است آخر الزمان ہر خوابیکہ بیند درست و راست افتد از ین آخر زمان یا فصل ربیع مراد باشد کہ ہوا معتدل است یا آخر الزمان عمر و ایام عمر افراط و تفریط ہر دو موجب حرمان و کتمان است وصورت اعتدال موجب انکشاف و انجلا است نشا رکہ حکما کہ اثبات کردہ اند ہمبرین اعتبار است ہر شئی موتے و حیاتے حیات است۔ ثبوتے و ثباتے است ابر باریدہ است ہوا را صاف و روشن کردہ است برق توحید لمعہ نمودہ است مرد عارف بحق حقیقت رسیدہ است و جوان شطار را در کنار کشیدہ است و فریاد بحق و داد بر آوردہ است۔ شعر

انا من اھوی ومن اھوا نا نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنی ابصرتہ واذا ابصرتہ ابصرتنا

اما نختہ را ست نیکو بدانی و در غور او غائرے است و رتعراو ورتہ نبشی است انشاء اللہ تعالیٰ بدان فائز گردی و ظفر یابی۔ بیت

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہے گاہ من او باشم و او من گہے

سمرسی وچهارم

بامدادے بعیادت مریضی فہم از مرضش اشکشائے کردم گفتمش اے مرض تو از دست مریض بنالی یا مریض از دست تو مرض گفت آن مریض کجا کہ من از دستش بنالم از زدہ او رنجور گردم برائے این را ایوب باید کہ او گوید اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ مرض مراسپاس کرد چنانکہ مرا ازاحساس برد تو بصورت وجمال ولطف تجلی کردی بمرحمۃ وشفقۃ علی من بذوق ولذۃ نظارہ جمال تو خوش وخرم گشتم تو مرا از لطف و کرم پرسیدی کہ ای ایوب بگوئے وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ تو از ہمہ راحمان رحیم تری واز کریمان کریم تری چہ خوش آید اگراین رنجوری بامن تا بدوری ماند واین تجلی لطف وجمال تو مستقیم ومستدیم باشد کسی راکہ بجلالت وعزت برآورند تو تش ہمان کنند شراب ہرچہ تیز تر وتلخ ترباشد موجب مستی و خوشی بیشتر بود مدمنان این کارجز این منت را برخمار درکار نداند زندکہ صاف دہ وتیز دہ سرجوشش دہ برین بہانے گفتم کلمۂ رب وجملۂ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ دلیل کرد و برائے این را محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ او بینالدمی زارد و فریاد برمی آرد واکربا واکربا از شدت مرض وسختی رنج مینالد ترس عبد الرنباید ابویحیی اسرین گردد وپنجۂ اجل مرا در رباید از رنج این دنیا برہم واز مشقت این جہاں بدرشوم درین محنت منحبت ودرین مشقت راحت ہرنفسے تجلی تا آنکہ تعلل راکار بعید انست جبرئیل بیاید با او مشورتے پیوندم او یار دیرینۂ من است وہمنشینی کہنہ است اندردوم آگاہی دارد وبسیار بامن ہمرہی کردہ است مگر بماندن من وبرای کشیدن این بلا دمحن اشارتے فرماید او بمن اشارتے نمود گفت اِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ یَسْتَاذِنُکَ کل بحرخروش ایل ترشد محنا ایہا حنین انکل الی الجنز خبردالم تفصیل با جمال باز گشت ودرنظارہ بدوری ودرحجاب مستوری لذتے وراحتے دارد

لہ ۔ ابویحیی کنیت عزرائیل است ۔ ش

کہ رسیدگان واننددا کثر انبیا را الوالعزم چنانکہ صفی وخلیل وکلیم مسیلان
ایشان درین جہان بیشتر بود ازان چہ معشوق بلباسے ولبستے وباپیرایہ سنی
بوراے حجب واستار بستوری نظارہ می شد واصلان ورسیدگان دانند
واین رمز را ایشان شناسند معشوقہ را از دور دیدن وبا ناز وکرشمہ درکار
داشتن لذتے وذوقے دارد کہ در برہنگی اعتناق واتصال آن ذوق نیست
ہرچند مراد عاشق ہمین باشد اما غلبۂ شوق وذوق در آنست خواجہ من ہر بار
کہ مرضش قوت نمودے مرا براے صحت خود خاطر داشتن فرمودے وہمچنین خواجۂ
خواجہ من شیخ الاسلام نظام الدین رحمۃ اللہ علیہم وہمچنین شیخ فرید الدین
مسعود اجودہنی ہر بار کہ خاطر ہر کسی خوش شدے گفتے فدائے تعالی ترا دردے
دہد در دمیسر نیست جز بہ لقائے این قالب وتعلق این روح با این قالب
بعد اضمحلال این بند وانحلال این قید در دی نماند ہمہ درمان شد واین کہ
گویند جملہ مریدان در تمناے مقام پیران وپیران در تمنائے مقام مریدان
ہمبرین اشارت است وآن نشانی خرقانی دہ ہمبدین معنی خبر میدہد ورد ما
ابدی است یحتمل فردا این آرزو برند باز ور دنیا روییم گاہ بدردگاہ بدرمان
باشیم گاہ بوصل گاہ بہجران مانیم از ہر جنس لذتے وذوقے را ورکنار گیریم
ور فقدان وجدانی دگر است وور وجدان فقدانی دگر اگر آئی دانی
واگر بچشی بشناسی۔

باز گفتم اے مرض از الم مینالی یا از پس راحت ولذت گفت رند
آن آزادہ کہ بیند وشخص آن رسیدہ کہ شناسد کہ از پس آن راحت والم
نالہ کند چگونہ باشد جوانی بدستش نانی بیدانے سمند سوار جعد را باد تار
پیچے دادہ دستار را باکلہ کج نہادہ سینہ کشیدہ لب بدندان گرفتہ وچشمگان غمزہ
جان ستان برآوردہ قصد سینۂ آن دل باددادہ کردہ ورخش را بدین رخش
تاختہ خواہد سنان بر سینہ اش گذارد گذارا کند نہ آن کہ آن بیچارہ دل بباد

داده عاشق مبتلا گشته سینه را فراز داده با همه عیش ذوق لذت برخود گرفته بصد ناله و آئین جان حزین و دل غمگین بدستش بهمه آرزو سپرد۔

ای یار من ای دوست من اگر وقتی نظاره ات شده باشد یا با صول عشقبازی دانسته باشی دانی چه گفتم وایم الله معشوق عاشق را بقهر خویش لگد پایمال میکرد و ایذای با فراط میرسانید از وی پرسیدم گفت واللہ بعزة ضربه وصولته که لذتی و راحتی داشت که همواره در تمنای اویم انشاء الله تعالی بار دیگر نصیبه شود۔

سمر سی و پنجم

من القدوسیات[1] قدوس سبوح فرمود انا عند ظن عبدی بی علی العموم اہل خصوص محدث و مفسر معنیش چنین گویند ہر کہ با خداوند سبحانہ با خویش گمان لطف برد با وے بلطف پرداز د و ہر کہ با وے تعالیٰ گمان بقہر برد با وے صورت قہر باز د تا آنکہ گفتہ اند در آخر وقت باس و یاس نشاید بلکہ رجا غالب باید این دران حدیث مثل آید یکے خود را چندپرکالہ کرد و خاکستر کردہ پراگندہ ساخت خداوند سبحانہ بقدرت خویش وی را جمع کردہ پرسیدش چرا چنین کردی گفت خوف تو مرا بدین بہانہ و برین شیوہ آورد مگر از عذاب تو نجات یابم فضحک الرب و رحمہ

اما محمد حسینی میگوید آن بزرگان چنین فرسودہ اند اگر گنہگارے در حق باری تعالیٰ گمان رحمۃ بردبر وے رحمت کند و اگر مطیعے ظن قہر برد بروے صفت قہر افتد محمد حسینی گوید کہ نزدیک من معنی قدوسی بصورت تحقیق یافتہ است ۔ انا عند ظن عبدی بی اے انا عند المطیعین بالرحمۃ و عند العاصیین بالقہر دیدہ باشی و تجربہ کردہ باشی و در نفس تو نیز احساسی شدہ باشد اگر یکے طاعتی بجا آرد نماز ے گذارد تلاوتے کرد دعائے خواند گمان برد کہ این وقت رحمت است ہرچہ خواہم بیابم دستی برآرد دعاے کند حاجت خواہد و شکرت بجا آرد و اگر در نفس یکے جریمہ رفت ترسد گمان قہر برد بہ توبہ و استغفار گراید داند کہ بد کردہ ام و باید بدی افتد خواہد آن جراحت و آن جرات را اندمالے و اعتذارے آید گفتہ اند اذا اساء فعل المرء ساءت ظنونہ در مجاز نظارہ شو یکے پیش محبوب مرغوب خویش حسن معاملتے کند انتظار شفقت و قبول میکند کنایتاً و صریحاً

[1] یعنی احادیث قدسی

بشرط ادب طلب قربت و امید وصلت برد و العکس علی العکس۔

و قدسی[1] دیگر برین اشارت می نماید انا جلیس من ذکرنی او با همه است تعالیٰ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔ حکایت معیت با هر نیکے و بدی است اما من ذکرنی تشریف تخصیص بر مطیع تجلی کند بصورت الطاف و اشفاق صفت شفقت و رحمت باحسن الصور و اجمال الجمال سازد بر مطیع تجلی فرماید و به اغلظ الاشکال و اسمج المثال صورتے سازد و آن صورت قهر و نکال او باشد بر عاصی تجلی شود۔

چه گوئی ترا محقق شد انا عند ظن عبدی بی عند المطیعین بالرحمت و عند العاصین بالقهر و الغضب یکے وقت جان دادن ملک الموت را بصورتے لطیف مرضی بیند و دیگرے بصورتے عنیف ردی بیند این همان وصفت او بیند بدین دو نوع ظاهر میگردد تامل کن انچه توئی هم از تو بتو ظاهر میشود رحیمی و کریمی رحمت و کرم نعمت تو با تو بصورت تو پیش آید دوزخ از صفت قهر است قهری را القهر دهند و بهشتی از نعمت رحمت و لطف است لطیفی را اللطف دهند عدل و انصاف همین باشد لیس بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ عذر هر یکے خواسته است وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ غفلت چه نسبت دارد او همه ره با تو و تو همیشه بغفلت او کجا روے نماید و از کدام دریچه سرکشد و آنکه گویند[2] چو قهر بقهر رسد عذاب نباشد و آنکه در کتاب الله عذاب را نشان داد گفت عَذَابٌ اَلِيْمٌ ان عذاب مشتق من عذابته الماء باشد نیکو سخن است این اما آیات دیگر منافی و مناقض این باشد هر یکے را اگر بنویسم سمر از نسبت مختصر بیرون افتد قهرے را القهر دهند آرے عذاب نباشد اگر بسیط بود این مرکب است یک جزو ناری است دوم جزو او مای باقی باقیات را چه گوی و عذاب عبارت از خلاف ملائم است و اور تعالیٰ ایذا و ایلام

---
[1] یعنی حدیث قدسی ۱۲ ع

[2] گویند

مطلوب است البتہ البتہ آن کند کہ مولم ومتاذی باشد غلطی فاحش است
این جا ہوشدار گردد و دوزخیان بر آواز دوزخیان پرس قہری را القہر داد
اند ہر آئینہ بے تاذی وبے تالم نباشد مثال جُعَل و مزبلہ این جا درست
نیاید زیرا چہ او مزبلہ است وعین مزبلہ ہمانجا رستہ و ہمان غذا اے
اوکردہ اند اما انسان از جبروت و لاہوت وملکوت صورتی در عالم
ناسوت وملک آمدہ پلاس یاسؐ از بر انداز خود را بین اگر یک صفت رانا سی
قہرورتو می افتد حالت چیست فافہمو واغتنم ان الدنیا انموذج
العقبیٰ و السلام کشف ارواح کشف قبور مرد مرشد محقق مبین حقایق
را البتہ باید۔

سمر سی و ششم

خال سیاه بوقت خیال خود را مرفه الحال دید بر لاله رخسار بگفتار آمد که کمال و جمال تو از نقطهٔ سیاه من است تا از نمکدان وجود من نکته‌ای بر روے تو نه نهند ترا حسنی شایسته و زیبے بایسته نباشد ترا صبیح و ملیح نگویند و دلها شوریدهٔ تو نگردد و جهانها در شور و سوز تو نباشد و تو چو طعامے بے نمک باشی و نغمهٔ بے کهک تحسین و تزئین تو در من است و اشارت بحسنه و تزیینه هم همین روے میکرد رخساره ازین گفتار شیفته و آشفته بر آمد گفت سیاهی را نگرید و سیاهی روی به بینید چند خود ستای و خود نمائی کرده است روشن است بر آفاق و اطراف عالم صباحت روی من صباح را خنکی و تازگی دهد و جهان بدان منور و مرفه و آبادان شود هرچیز که هست بمن پیدا است و هر زیبای که هست پیش جمال من هویدا است همه را من آرائم و زیبای پیرایهٔ آن من باشد و خوشی و خرمی و سازگاری از من زاید چشم جهان بین نور من بیند و آفتاب جهان تاب بشعاع من بر آید اگر من نباشم همه بینایان کور باشند و هر چیز چنانکه هست جز بعکس پر تو جمال من ظاهر نگردد و شنیدهٔ ستای من آشنای نبوده است و مدح و ستایش من کرده. بیت

کو جمال طاعتی تا مر ترا رخصت بود بهر دفع چشم بد خالے ز عصیان داشتن

ادر مهربان بر عارض روے من نقطهٔ سیاه زند تا کمال جمال مرا نقصانے نشود و از چشم بد مصئون ماند.

عارف مطلع بر اسرار غیب و معنے بر الوار لاریب را حکمے می باید ساخت تا بین المتنازعین المتخاصمین سخنے بالنصاف پردازد و کلامی منصفانه آغاز کرد که

بحسنه و تزیینه[1]

آغاز د[2]

الانصاف نصف الایمان وقضیۂ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قضیۂ مستقیمے ہمیران منوال اثبات یافت است قوله تعالی فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا ہم ازین جملہ تفسیرے میکند مرد عارف از معین مخزن الہیّت واز معدن احدیت سخن گوید کہ ان الحق لینطق علی لسان عمرؓ ازین کلیت بیان شانی میکند کہ او ملہم من الرب تعالی است تحدیث او از لسان غیب وتبیان او از جہان غیب الغیب است۔ لقد کان فی الامم محدثون فان یکن فی امتی فعمرؓ برین تحقیق سخنے دقیق واشارے حقیق فرمود اگر ہر یکے را جدا گانہ تصور کنیم نشانۂ یگانہ در میانہ افتد فاعل منفعل فعل برائے وجود شے را ضروری باشد مرد کامل واصل باہل فاضل شامل آن باشد کہ از نقد خزانہ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ در ذیل جان او بربستہ باشد مراجعت با خرویات آشتی دہد وبا شناسی وروشنائی پیدا آرد مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ط إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ در ضمنۂ وجود او موجود باشد چہ بالغ نرسیدہ بود کہ عروس احدیت بصورت فردیت مطالعہ نکردہ بود از جمال اجمال وتفصیل بروے جلوہ نکردہ باشد مردے مخلصے باید ہمہ خون خوردن بر عروسے بکرے قادر تواند شد۔ بیت

جمال حضرت قرآن نقاب انگاہ بکشاید کہ دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا رومی رح

خراباتی بہر نوش از صراحی در جام می بیرنجت صراحی با آہنگ خوش زنگ آوازے بر آورد مرد خرابات از ان نوشش زہوش رفت جوش ہوش بر آمدہ رہ ترک وبذل جہد در دل گرفت ہیہات ہیہات از عزی ولات از شراب شراب طامات بہ اعلی علیین درجات گرفت یا مالك

مالک ان لا یتوب استرجاع کرده بمرجع مقر از تزویر بصدق آمد کنج نشینی خودبینی درزاویه صلاح و تقوی عمرے بسر برده و بپائے عقیده درست و بقدم طلب استوار ایستاده و جز دران مقر و مستقره مخلصے و منجاتے ندیده ناگهان از عالم فردانیت جمال صمدیت روئے تجلی نمود جوانے نغمه سازے سرافرازے سینه گشاده میان بند کمر بسته کلاه کثر بسر نهاده دستارے رنگین کارے گرد سر کرده و جهدے برگرد سر آورده بر سمندے نیازمندے بهمه چالاکی و چابکی بصفت ترکے بصورت تاجکے بخندنی و نخوه زدنی بظاهر آمد در باطن او ندا فرو خوانده. بیت

از بعد مکن شکایت اے خسته جگر | کز غایت قرب می نه بینی ما را
شب با تو غنوده ام و نمیدانستم | روزت بستوده ام و نمیدانستم
تو او نشوی گمر شود معلوم کاست | آن روز که تو نبوده او بودی

سنائی نیز از صمدیت خدای این نشان میدهد. بیت

تو او نشوی ولیکن ار جهد کنی | جائی برسی کز تو توی برخیزد

با آدم وَلَا تَقرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سطر باز گونه بنشتند تا باشد که حمل نظیر بر نظیر کند و بسیار بود که حمل نقیض بر نقیض آید بیچاره ابلیس ازین تلبیس غافل بود آرے کورسیت ندانست شعر جحودی منک تقدیسٌ و عقلی فیک تهویسُ و ما فی آدم الا که و من فی البین ابلیس. مرتضی گفتی. شعر

دواءک فیک و ما تشعر | وداءک منک و تستنکر | وتزعم انک جزء صغیر
وفیک انطوی العالم الاکبر | وانت القدیم بدیع الصفات | ففی کل معنی تشاء تظهر

محمد حسینی بحکم اشاره نص اِنَّ اللهَ یَامُرُکُم اَن تُؤَدُّ الامٰنٰتِ اِلیٰ اَهلِهَا تبلیغے تمام کرده واشوقاه الی من یعرف ویساعدنی فی ماأول. بیت

در دهر یکے همدم و همدرد بجویم | با او غم دل روزے یکبار بگویم

۱ ضبنه بالضم آنچه در آغوش برداشته شود و ضبنه بالفتح ضابر وزن پنبه یعنی طاق دهیفه و بضم اول خم بزرگ درانه که غله نان کنند

سمر سی و هفتم

قال علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین و در بعض کتب است که قال عیسی علیه السلام خواجه من پیغمبر بود و دران مخصر سید نصیر[1] نیز بود. الولادت ولادتان ولادت الصوریت و معنویت الصوریت ما یشاهد و یعاین کل واحد من نفسه والمعنویت تبدیل الخصال الذمیمت بالنعوت الحمیدات کالغضب والشهوت والحسد وغیرها من الذمایم ذمیمه برود و حمیده جاے او قرار گیرد از رفتن این مراد نیست که انتفاے او بکلی شود و مطلوب این است از افراط و تفریط بر نقطهٔ اعتدال قرار گیرد و انتفاے کلی ممکن نه و مطلوب نه انتفاے کلی چرا ممکن نیست شنیده باشی لا تبدیل لخلق الله. مثلاً شخص کریم الحسب شریف النسب باشد بصحبت قصاب و طباخ باشد اخلاقے در روے طاری شود آن طاری را دفع بکلی توان کرد بمجاهده و ریاضت و بصحبت اشراف اما خلقی قابل دفع نبود مگر بریاضت باعتدال آید و دیگر مشغول شود بدفع یک ذمیمه خصایل باقیات و رمزاحمت باشند و یکے را چو بمشقت و محنت دفع کرد بدفع دیگرے مشغول شود آن نیز فرصت یابد مراجعت کند علی هذا همواره در مصارعت باشد افتد و خیزد بر آید و فرو نشیند زمان عمر عهد حیات همبدین انصرام پذیرد مرد روے جنت فراغت نه بیند همواره در جهنم تعلق و تردد افتاده ماند و در عذاب اختلاف گرفتار باشد و نیز مطلوب هم نیست و اگر غضب بکلی رود و انطفا رود اعلام او بود همت و حمیت از و بدر شود و طلب معالی از سرش فرو افتد و اگر شهوت

[1] سید نصیر خلیفه شیخ برهان الدین ابنا بیت بزرگوار و صاحب کمال بود در شد.

بکلی معدوم گردد و منفی شود عشق و محبت از تختهٔ دل او شسته گردد و اگر
این دو شهپر در طائر انسان نباشد هیچ مقصدے و مطلبی که اعلی المراتب و ارفع
الدرجات باشد نرسد. عظیم محنت است در دلے که محبت نباشد و جسیم بلاست
در نفسی که همت و حمیت نباشد وهم چنین حسد مرجو و منبع حسد شش از طلب
اعز الاشیار اوست و دیگرے را فائز ظافر بدان می بیند و چشمش بدان می
ترقد که در من نیست در دیگرے هست یا خود شرفے دارد و دیگرے شریک
خویش می بیند اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ
ذٰلِكَ خدا شرک روا ندارد که کسی در خدائی او شریک گردد اگرچه
از قبیل مثال عقل نیست اما صوری و وہمی را ہم روا نمیدارد و ہر جا که در
دلے حسد است ازین دو اعتبار است چه کرده اند حسد را آراسته
اند و غیرت نام کرده اند مرد فاریاب را درین سر جگر آب شد گفت

بیت

گر تو بیخبری کا ندرین مقام ترا   چه دوستان حسود اند دوستان غیور

الغرض اگر هیچ حرص و حسد نباشد حسد از فضل و شرف بصفت
تعطل و تعری بود باقی اوصاف ذمیمه یگان یگان بیان کنیم القصه بطولها
میشود. چوا وصاف ذمیمه به حمیده متبدل و متوسط می ماند صرف ہر یکے
بمحله شود فے مقام الحلم حلم و فی مقام الغضب غضب و فے
مقام الشهوت شهوت اگر مرد غازی را در حالت قتال غضب
یا سے ندہد از دے کارے نسزد و کذلک حلیم وقت تنگیش و تنقیص او
هیجان غضب و غصه شود از بسیاری امور عقلی و فہمے محروم ماند حکماے یونان
از جنتے که فردا آمنا و صدقنا باشد انکار کنند و کذلک الجحیم میگویند ہمین
اوصاف ذمیمه و حمیده بہشت و دوزخ وصوفیان فرمایند خداے را
دو بہشت و دو دوزخ است بہشتے در دنیا و بہشتے در عقبی دوزخ دنیا

همانچه یونانیان بدان قایل اند و دهریان بدان عقیده بسته اند و دوم
انچه پیغامبر صلی الله علیه وسلم و صحابهٔ کرام و سلف صالح و علماے بالله
نشان گفته اند و حق بحقیقت همین است　دنیا نمونهٔ عقبی است هر کرا درین عالم
بهشت دنیا دادند فردا بهشت عقبی دهند که اَلدُّنیَا اعوذ جا العقبیٰ و
کَذٰلِکَ العکس و تکدّر و الظلام (اظلام) دل جز به تکدر و تظلّم اوصاف ذمیمه
نیست نفس بشهوت و حرص و غضب و حقد خویش غالب آید و دخانے کز آن
بخار خیزد بر روے دل افتد دل را تاریک و مغشوش گرداند و آنچه اکثر
وقت همبدین تشتت و تفرق رود دلش مثل تابهٔ سیاهی و تیغ زنگ آلود گردد
گردد آن دل کور باشد نه او چیزے را بیند و نه صاحبش و بر عکس او چیزے
بیند چنانچه کور مادر زاد روزے روشنائی ندیده است و چیزے را
بجاسهٔ بصر نشناسد من از کور مادر زاد پرسیدم وقتے خواب می بینی و کسے را
می بینی او گفت آرے می بینم گفتم صور و اشکال گفت نه چنانچه شما این زمان
با من سخن میگوئید میدانم شما اید در خواب همبدین مثال است وَمَنْ کَانَ
فِی هٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی هم ازین خبر داده است
چون دل بدین صورت کدورت گرفت هیچ چیزے از الهیات و باطنیات
کشف مردم نباشد و او را بدان شعورے و حضورے نه او را اعمی البصیرت
و کور دل گویند　اما اگر تهذیب اخلاق پیشه گرفت و کدورت بشری را
از آئینهٔ دل بزدود و شفاف صاف عکس پذیر شد عکس جبروتی و لاهوتی
بروے پدید آید طالب تحقیق را نقل ره شود همه چیز را بحق و حقیقت
بیند و حس ظاهر غلط را مساغ است چنانچه درخت را بینی در آب
فرود بالا نماید و کشتی میان آب بهبینی که بر آب میرود و این از غلط حس
ظاهر است　اما حس باطن در آن البته غلطی نیست زیرا چه آن عکس مثبتی
و محققی است . این تهذیب اخلاق و تبدیل نعوت بجاے برد که تخلقوا

باخلاق الله واتصفوا بصفاته ازان نشان دهد بلکه کار بجائے کشد که
حق بحقیقت بروے تجلی کند بغیر دعوت نبی و بغیر استماع اخبار او موحد حقیقی
شود حجاب نماند میان آفتاب و دل صاف و شفاف او مقابله شود عکس
آفتاب درو ظاهر گردد آفتاب را چنانکه افتاب است لا یتغیر بذاته
و لا فی صفاته و لا فی اسمائه بیند هذا باب این همه تهذیب و
تبدیل از روے عقل و حکمت و همت بوده است چنانکه حکیم سنائی گفته

بیت

گرت نزهت همین باید بصحرائے قناعت شو | که انجا باغ در باغ است و خوان در خوان و وادر وا
دراز زحمت همی ترسی زنا اهلان نه بر صحبت | که از دام زبون گیران بعزلت رسته شد عنقا
مرا بارے بحمد الله ز راه همت و حکمت | بسوئے خطهٔ وحدت برد عقل از خطه اشیا

اما این که گفتیم بیانے همه از حکمت و همت کرده است اما اگر از طلب
رب در دلے افتد و بدان مشغول ماند درون و برون او را فرا گیرد نه در وے
غضب ماند و نه شهوت باشد و نه حرص ماند و نه حسد همه از روے بکلی روے
بانهزام و انعدام آرند از زبان خواجه بیتی شنیده ام بیت

عشق آمد و خانه کرد خالی | برداشته تیغ لا ابالی
خوش آن حالے که گردم گرد کویش | رخے پرخون گریبان پاره پاره
اے سنائی دم درین منزل قلندر وار زن | خاک در چشم همه پاکان دعوی دار زن

این سخن ازین آمد عشق بروے زور آورده است و از زبان عشق
سنائی میگوید بیت

من رفته ام از خویش برون و درون نه ام | از من مرا طلب تو کمن من کنون نه ام

صفت اتحاد و حلول هم ازینجا گمان برده اند ـ شعر

فکان اعضای خلقت قلوبا | لا عضو لی الا و فیه محبة

چشمش میگوید جز دوست نمی بینم زبانش میگوید جز نام دوست بر زبان

نی زانم گوش میگوید جز حکایت دوست نمی شنوم دستش میگوید جز پای دوست نمیگیرم سرش میگوید جز بر خاک آستان او نمی انجم لحم ودم من پوست واستخوان من همه دوست من است بیت

با دوست چون یکی شده ام چیست وصل و هجر هستم همان که بودم ازان کم فزون نه ام

چون لحم و دم شده است مرا عشق تو بدان من مغز واستخوان و دگر پوست و خون نه ام

از مجنون پرسیدند لیلی آمد گفت انا لیلی گاه گاهی وقت نماز دیگر سنگی زیر قصر لیلی بود لیست آن دیوانه گرفتاری که عاشقان کوی معشوق کشند بدان شوق و ذوق آمدی رفتاری

سنگی که زیر قصر اوست ایستادی نظر بر قصر لیلی کردیی که مسکن و موطن اوست اقربای لیلی بسبب غیرتی که در ایشان بود جزمه هیزم آوردند بدان سوختند سنگ مثل تابه ساختند دیوانه از خود بیگانه پروانه دار بر سنگ برآمد نشست غلطید سوخت دودی خاست آن دیوانه را بدان پروانه رقیبان لیلی را مهر و امن گیر ایشان شد فریاد برآوردند که سوختی سوختی برخیز برخاست ایشانرا می پرسید چه میگوئید از پشت من چه میپرسید واز ظاهر جلد من چه میگوئید که دلم سوخته است شنیده باشی این بیت را بیت

حاصل عشق از سه سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم حاصل عشق سه سخن

و با تو سخن بصدق میگویم و درست و راست میگویم ره سلوک را کسی بسلامت نبرد مگر آنکه عشق و محبت در دلش باشد و هیچ صرف است و بخششی خاصه است هزار گاه هزار سالک باشند کار ایشان بدرجه عرفان رسیده بود میان ایشان همه باز محب شخصی دیگر است عاشق مردی دیگر است سوخته درد مند فردی علیحده است دولت اصول که نقد وصول

وقت اوست آن بیچاره میسوزد او همچنین میگوید۔ بیت

عجبی نیست که سرگشته شود طالب دوست عجب این است که من واصل و سرگردانم

عاشق همه وقت با معشوق باشد و در کنارش بود و همه حظها و لذتها رسیده و هر روز آتش عشق افروخته تر درد و طلب از سر گذشته و بیچاره این مستمند دردمند بخویشش و خویشاوند باشد آسودگی و قرار و آرام از وی بدر شده است معشوقه با وی گوید من زان توام تو زان

منی میان من و تو بیگانگی نیست با تو یکے گشته ام تو چرا سرگشته راست میگوید ہمانکه
گفت بایزید اهل المحبت محجوبون بمحبتهم آن مسکین عاشق راست میگوید
برحق میسوزد که حجاب صفات افعال و حجاب ذات صفات بود حجاب ذات
ذات وادردا واحزنا واالما واحرقتا مصراع ۔

درمندم دردمندم دردمند

سمر سی و هشتم

در کام صعوه قطره از جام قهوه چکید صعوه پرواز کرد هلاک پیل را
سبیل تدبیر دید هرچند تدبیر مسخرهٔ تقدیر است ولیکن گویند العبد یدبّر و
الحق یقدّر چون قلم تدبیر بصدق فراست وصولت کار رسیدان تدبیر
بر وفق تقدیر باشد فرازیشه شد که او با آن صغیر جثه و ضعف حلیه نمونهٔ پیل صغر
باشد با او عهدے بعقد وثیقت کرد اگر تو کلکلے بر پلک او زنی هرگز من ترا
قوت خود نسازم و غذاے خود نگیرم و عقد این پیوند را محکم تر بست و ره امان
خود جست دران کار شروع کرد پس آن فراز ذباب شد که او با ذباب
صورت کلاب بازی دارد و گفت که اگر آنجا که زخم نیشه است خال بخیال
زنے با تو همان عقد عهد باشد که با پشه گره بسته ام گرم افتاد چشم جهان بین اورا
نابینا ساخت پیل را راه روش نماند علفش هم از چوب و برگ آن درخت که
صعوه آنجا بیضه بازی کردے آشنائی دریا دعا دتش برین است در چمن انجمن
بیضه نه نهد نهال ترک بر سر درختے یا بر قلهٔ کوهے دارد و آنرا معما ساز دیگے
دو بارے فیض رساند و هم ازین جا است که نشیمنش در هیچ بیدا پیدا نیست و
در همه کوه ستوه دارد با غوک دریا آشنای قدیم داشت که روزگار بجوار
او گذرانیدے همبدان آشنائی در بر او شد گفت مروت و وفا این تقاضا
کند که یار درمانده از پا در آمده را دستگیری کنند من از دست پیل در...
و بلیم و هیچ تدبیر قال و قیلم نیست مگر آنچه کنار دریا آبی غرقابی است آوازے
بر سازے بر آری و پیل را طرف خویش دعوتے کمار ی هر آئینه تشنه است
آب ندارد لاجرم بحس گوش همان سو هوش برد پا در آب انداز د تا قطرهٔ
از ان نوشد در غرقاب بلا افتد بیضه من مصئون ماند او هر بار که اندام خویش

را بد رخت میساید ببضه من بزمین می افتد اصل و نسل من منقطع میگردد و ترا
کلمتی مقطوع میگویم هر بار که مار قصد کند که ترا لقمه سازد من آهنگی بر سازی
و بانگی خوش آوازی بر آرم ترا از ان انتباه شود از هلاکت محفوظ مانی
او نیز ره امان خواهش جست شبانگاهی آواز کرد کنارهٔ آب که در غرقاب مثل
چاهی بود پیل را دعوتی نمود او آنجا پاها دسر بسر در غرقاب افتاد۔
ای سالک هالک ای عارف غارف[1] ای صوفی با صفا بوجه من
الوجوه از سبوح فتوح خویش غرور را ره مدهی که ابلیس تلبیس دارد ترا در قعر
تعیر اندازد و ترا غرور بحضور خویش سازد و از ان شعور نه اقل من کل قلیل
این باشد که بکار خود برخوردار نباشی و از ان لحظی حاضر بکمال و تمام نتوانی
گرفت اگرچه بازگشت را امان نامه یافته و دوزخ حسی را پس انداخته اما بفقد
وقت مغشوش و موسوس و پریشان مانی هرچند گویم ظلمت لیل رفت مع النهار
دخان جبین الضحی از اغبرار و انکدارها رخالی نباشد اگر در خانه چراغی نهاده
بلکه مشعله و شمعی چه خانه به دخان مظلم و متکدر است چراغ منطفی نماید و شمع و مشعله
کشته گون آید　هان هان تا از شیطان در امن و امان نه باشی که او ترا
از ذوق بدر میدارد و وقت ترا مشوش میگرداند و تو از ان غافل تجلی که همه
جمال و ظهور بصورت خوشی وقت نماید عکس آن را چند تفاوت باشد تجلی سیه چرده
لته تهه بسته احولی کوژی دندان شکسته لب بریده بینی پستی مثل بهیتی نه آنکه　کورپشتی
آن بهشتی نقدی این دوزخی نقدی　گفته اند ایمان مزیدی و نقصانی　نقدی
دارد کمالی و جمالی بر آرد و این هم گفته اند لا یزید ولا ینقص اما تو
اندیشه کن بین الاعتبارین چه فرق دست میدهد و چه فهم روی می نماید آری
بیت　راه توحید را بعقل مجوی　　دیده روح را بخار مخار

---

[1] غارف یا لغزوف باز داشتن خود را از کاری ـ ش ـ

میان صفا و کدورت و میان نور و ظلمت آنقدر تفاوت باشد که بُعد المشرقین تصور کنند بیت

تو از هر در که باز آئی بدین خوبی و زیبائی
درے باشد که از رحمت بروے خلق بکشائی

بزیور ہا بیارایند وقتے خوبرویان را
تو سیمین تن چنان خوبی که زیور ہا بیارائی

اگر معشوق من بغیر زیور بغیر پرده کشاده تر بر در نشیند خود و رائے ہمه نعمتها باشد زیور از تزویر خالی نیست پوشش خوب از لباس بیرون نیست اکنون امین مباش ہماره تو بہ اتباع رو و اتباع راہمین فرما تجلیات را بتخلیه وتحلیه بیارائے پند محمد حسینی در گوش کن و از عقل و ہوش خود بمان۔

مصراع

اگر یار بر آید ہمه دولت بسر آید

سر سی و نهم

شیوخ رضی اللہ عنہم بالکتبت والرسوخ علے الاجتماع والاتفاق
گفتہ اند کہ اجل مطالب و اجل مقاصد محبت و معرفت خداوند است تعالیٰ
وموانع ادراک این سعادت را چہار چیز شمردہ اند دنیا و خلق و نفس و شیطان
وطریقۂ دفع دنیا قناعت وطریقہ دفع خلق عزلت ورہ دفع نفس خلاف ورہ
دفع شیطان ساعۃً فساعۃً التجا الی اللہ تعالیٰ۔ نیکو سخنے است این اما این
فضل در باب کسے است کہ از رہ حکمت وسبیل ہمت خواہد سلوکے کند این چہار
بند پاے او باشد و بدان طریق کہ فرمودہ اند کشادن آن بندہا بود۔ اما نیکبختے
کہ در اصل خلقت او را محب ومحبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دارد کہ
پابند راہ مطلوب شود او۔ اکہ ا قل من جناح بعوضۃ نامند ولہٰ
راچگونہ از روش او باز دارد اول دنیا عدم و آخر او عدم وجودے متخلل
بین العدمین شد ہم بدان بازگشت کہ الوجود بین العدمین
کالطہر المتخلل بین الدمین این چنین زایلے فانیے وہمے خیالے کدام صورت
پابند شود۔ خلق ہمانست کہ این شخص یکے از ایشان است۔ تغیر و زوال از
نفس خویش احساس درستے میکند چگونہ باشد این چنین لا ثباتے وہ لا اعتبارے طالب
ومحب ومشتاق را مانع از راہ قدیم ازلی و ابدی آید۔ شیطان نقش بندی
در نفس کند و رنگ آمیزی نماید وعنقریب آن نماند و نپاید ہر حظے کہ حسی
بود وہم بیکبار رخت وجود خود را بربست چہ صورت باشد کدام معنی
مانع و پابند محب شود۔ مجنون را از عشق لیلیٰ کہ باز آرد وچگونہ باشد
بغیر لیلیٰ پرداز دیگے را بحسن وجمال تصور کن کہ او ہم سنگ لیلیٰ باشد
محتمل کہ مجنون لحظۂ آن طرف کند وخود وجود میسر نیست اگر جمل است

یا سُعدیٰ است زیرا چہ دلش لیلیٰ ربودہ است و دو دوستی در یک دل نہ گنجد۔ بیت۔

چنان تنگ است راہِ عشق باری | کہ جز معشوق تنہا در نگنجد

و دیگرے میگوید شعر

ولو اسعد السُّعدیٰ علی بنظرۃ | فلا انعمت نعمی و لا اجملت الجمل

اول قدم کہ محب نہاد بر جان وجود خود نہاد گفتہ اند بیت

بذل مال و جاہ و ترک ننگ و نام | در طریق عشق اول منزل است

در راہ سلوک و طلب حق را کسے بجۂ بسر نبرد محجب و عاشق باقی تشتت و تفرق دارند جاہ ایشان را در غرقاب جاہ و ہم انداز د مال ایشان را ہموارہ در زوال طلال دارد نفس ایشان را در رنگ آمیزی و نقش بندی پرداز د کہ ہمہ وقت بحظے کہ در حال بوقت پشیمانی باز آرد و شیطان را ساغے نباشد جز تبزین بدارد و تحسین آن آشنائیکہ ذکر افتاد و خداوند سبحانہ و در باشش پاس بر سرش زدہ است و او را از محبان و طالبان بدور افگندہ است اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ و او خائب و خاسر از ایشان بدور افتادہ آست او را رہ روی بدیشان نماندہ است۔ ابلیس جز تلبیس ندارد و محب عاشق غرق خیال معشوق و محبوب است فرجہ در آمد شیطان نماندہ است فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ در قبہ امان و عصمت قرار گرفتہ است عَفَا اللّٰہُ عَنْکُمْ ایھا الشیوخ کلامکم خارج عن دائرۃ اھل الطلب والادب۔ بیت

در دل چو شراب عشق او میریزی | باید چو خمار گیردت نگریزی
با وصل منت اگر نشستی باید | با ہرچہ نشستۂ ازان برخیزی

این نقد حال طلب است دنیا و نفس و شیطان در بادیہ ضلال افتادند و ہمانجا بدستۂ ہمت حمیت سر کوفتہ گشتہ اند بیچارہ متنبی نکو میگوید

شعر

یا عاذل العاشقین دع فیه ۔۔۔ اضلها الله کیف یرشدها

بیچاره که او در عشق و محبت افتاده همان گشت از همه چیز وی را اضلال پیش آمد چگونه تواند دنیا و نفس و هوا که بره خویش کشد که او سوخته و افروخته دردمندی مستمندی است نگر که مسکین منتهی چه میگوید اضلّها الله اضلال بمعنی احباب هم باشد ای احبّ یعنی آنرا که خدای بخود خواند و از همه راهها او را گم کرد از آن خود کرد تو چگونه توانی او را براه خود آوردن نقد وقت او این است شعر

ففی قلب المحب نار هوی ۔۔۔ احرُّ نارِ الجحیم ابردها

سمر چهلم

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝

وائے بر بیگانگان واؤ وَمَكَرُوا راجع بر ایشان است خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ اے ابعدهم مكرا واقوهم غلبةً۔ مکر او این است چیزے نماید و آن بر خلاف مراد او باشد بر قوم شعیب علیه السلام چند روز حبس باد شود تا آنکه همه تنگ آمده بجان شوند ابرے سفید سروے بروے آسمان عارض شود ایشان همه بآرزو و اشتیاق فرود آمدند آتش بارد همه بدان هلاک شوند۔ همدین مثال مکر بر فرعون شود و بر نمرود شود۔ چند

لہ ازین مکر ظهور رمز را دانست و آنچه لوازم اوست که بنسبت ایشان و اگرنه بنسبت او تعالی ظهوره بطونه وبطونه ظهوره است بحکم کان الله ولم یکن معه شئ ویکون ولا یکون معه شئ وهو الان کما کان لا یتغیر ولا یتبدل بذاته ولا فی صفاته ولا فی افعاله بحدوث الاکوان خلعۂ کبریاے اوست این عوالم مختلفه و اوصاف متکثره و اسما متعدده و افعال و مفعولات متلونه همه مکر است در مکر از ان خیر الماکرین شد پس مکر در هر ذره از ذرات عالم ظاهر و باطن را فرو گرفته چنانکه رزمن در شیر آرے صفت خدا ازلی ابدی دائمی سرمدی است اگر خدائی او بحقیقه دانسته شود صفت کرهم بشرطیکه دانسته شود .... بزرگان محقق تمثیل کرده اند حق تعالی هستی است نیست نماد و عالم نیستی است هست نما چنانکه موج او سراب بدین بیان مگر که کردیم هیچ چیزے نباشد جز ذات تقدس که با او مکر نباشد پس بیان مکر و صفت بر ظهور تلازم کلی باشد۔ ش۔ سے اہل ظاهر را که خبر از حقیقت کار نه نزول آیت وَمَكَرُوا در حق کفار گویند چنانکه فرموده اے بیگانگان که واو وَمَكَرُوا راجع بر ایشان ست نمیدانند که ما همه در مکریم و جز مکر و خداع و ریا و نفاق کار ما نیست از آنکه هرچه ما میکنیم خود را درمیان میآریم و بدان مرفه و خوش میشویم که ما چنین کردیم و فلان چنین کرده و در حقیقت فاعل دیگر است و حقیقت مکر چیست چیزے نمودن و داشتن که آن بر خلاف حقیقت است چنانکه خدا با ایشان مکر کرد چیزے نمود که خلاف آن بود ایشان همران بسته کردند۔ ش۔

سال کارہا برحسب مراد ایشان رود وآخر الامر پشہ در دماغ نمرود رو د چہار صد سال سر بدیوار زند تا ہلاک شود ۔ قصہ فرعون ازین حکایت معروفتر است مکر بر علما کند نسبت اعتبار ا تیکہ ایشان نگاہ دارند این را کارے پندارند یک بلاے دیگر خود دانند المجتہد یخطی و یصیب بدین نسبت و اعتبارات در دِ ما و فروج فتوی دہند و اگرچہ در خطا یک اجر و در صواب دو اجر فلیکن با وجود احتمال خطا فتوی دادن دلیری بزرگے است ۔ تحفۂ دیگر ہر یکے اعتبارے و نسبتے دیگر کند و فتوی برعکس آن دہد شخص دیگر ہمچنین و شخصے دیگر و دیگر این چنین ہم گویند الحق واحد وچنین ہم گویند الحق متعدد وچنین ہم فرمایند وآن افاضل علما اند کہ کل مجتہد مصیب کار بجاے کشید کہ در زکوۃ کہ نبی الاسلام علی خمس بر پنج ستون مبناے دین است یکے را بحیلہ خراب کردند نکو کارے کردند زکواۃ براے تزکیہ مال را بود بحیلہ تزکیہ شد تفکر فی نفسك ایہا الفقیہ کہ زکوۃ براے آن بود کہ مسلم از حد بخل و شح بیرون آید بحیلہ اشح گشت یا باذل ترین مرد مان شد زکوۃ براے دفع حوائج فقرا فرمود مولانا فقیہ بارک اللہ فیما عندك در زکوۃ حیلہ درستی کردہ اند و با این بہم جعلہم قردۃ وخنازیر ۔ در دین محمد علیہ السلام مسخ صورت نیست مسخ قلوب است وآن اشد و اغلظ است ۔ آرے ایشان بہترین امم اند ہر کہ بہتر و فاضلتر باشد از عذاب بر و سخت تر باشد يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ این دلیل در فضل ایشان است حرّ را صد تازیانہ وبندہ را پنجاہ فقس علے ھذا ۔ دلہاے علما مسخ شدہ است بدین حیلے کہ ایشان پیش گرفتہ اند ہم از ان است کہ از کشتن خویش خبر ندارند نہ بینی کہ در استبرا حیلہ کردہ اند و استبراے محامات ما رغبر بود وبدین آن غرض حاصل شد

خود را نادوز
وہم لعلم العلماء ورثۃ الانبیاء خود را نامند۔ در قوت[1] حدیثے آرد نبشتن آن حدیث مرا اینجا مصلحت نمی افتد تحفۂ دیگر است این ا البتہ بر آمدہ بحثہا کنند وہریکے سخن خود را اثبات کند و گوید المجتہد یخطی ویصیب۔ اللھم الھمنا رشدا والحقنا بالصالحین وتحفۂ دیگر سالہا حکمے کنند و آخر الامر ازان رجوع کنند۔ مشکل مسئلہ است ابتلا عظیم در دین محمدؐ خاصہ دمنیست در دینے دیگر نبودہ است کہ مارا ایمان بناسخ ومنسوخ می باید آورد ہمہ در دین ما آیتے وحکمے آید وہمان منسوخ شد در دین دیگر از نبی بہ نبیّ منسوخ بود اما در دین ما حکمے شد وہمان حکم منسوخ شد بحکمے دیگر قبلہ دو بار کردند واعتقاد ما بدانچہ پیغامبر فرمود بدان ثابت تر شد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا بِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا ان ھَدَانَا اللہ عباد دانند وبران قرار دارند کہ ورائے عبادت خدا کارے دیگر نیست والبتہ طلبے وازلے دیگر در میان نہ تا آنکہ بدین رسد در طاعت استحلائے یابند کہ در کارے دیگر ایشان را آن حلاوت نباشد محققان چنین فرمایند استحلاء الطاعت ثمرۃ الوحشۃ من اللہ تعالیٰ اے عزیز عظیم مکریست این بیت

در جہان شاہدے وما فارغ ... در قدح جرعۂ وما ہشیار

ہر متعلمے و دانشمندے کہ روحان[2] بصلاح آورد ازین قدم بیشتر نبرد و اعتقادش بدین جا زم است وخلق را بدین دعوت کند واگر کس خواہد کہ بسبب خطرۂ کہ مزاحم او شود مگر شنیدہ باشی مردمے گفتہ اند بیت

مارا بجز این جہان جہانے دگر است ... جز جنت و فردوس مکانے دگر است

---

[1] یعنی کتاب قوت القلوب ج ۲۔ [2] حاشیہ یشن۔

رندی و قلاشی است چو سرمایہ عشق   قرائی و زاہدی نشانے دگر است

با او بر آیند تعصب و تعصب وین پندے دہند گویند ما برائے خدا امیگوییم
تا در ضلال نیفتید گمراہی را بینہ خود ما زید و چند او تا دیگہ بیش از این بود
اند ایشان ہم ہمچنین بودہ اند بلکہ واپس ماندہ ترسو از خدا دور افتادہ تر قبول
و فعل ایشان حجت آرد و ایشان للہ فی اللہ را روایتہا نبشتہ اند آن روایتہا
بر ایشان فرو خوانند و از ان خطرہ طلب و وسوسہ رغبت بکلی باز آرند بلکہ استغفار
گویانند و خود از رہ ماندہ اند و رہ زن دیگران شدہ۔ آن روایتہا و حجتہا آرم
کہ این مختصر دراز شود — ہر جا کمالیت خالی از مزاحمت منقصی نیست
بادشاہ کمال دنیا بتمام دارد ہر آئینہ خصمان و مزاحمان بسیار باشند
بضرورت برائے محافظت آن پاسبانان و دربانان و جاوشان نصب
کردہ تا ہر نا اہلے بہ برش نتواند شد و کمال امور عقبا وی بر طائفہ صوفیہ است
چند بدگوئے منکرے برہان سازے حجت پردازے دنبال شان گماشتند
تا ہر نا اہلے بر ایشان نتواند شد و ازین حظ نصیبہ نتوان گرفت این ہمہ مکر اللہ
است با بندگان خویش و ایشان ازان غافل و اللہ خیر الماکرین
اخفاہم مکر باشد۔

و مکرے بر زہاد دنیا کنند و در دل ایشان اعتقاد این اندازند کہ ورائے
این کارے دیگر نیست دنیا دشمن خدا است از جہت دوستی او دشمن
او را ترک آوردیم و وزن دنیا عند اللہ کمتر از پر پشہ باشد و دنیا بحقیقت
جز دہیے و خیالے نہ۔ شبلی علیہ الرحمۃ گوید زہد معنی ندارد زیرا چہ دنیا ہیچ
نہ و ہیچ را چہ ترک آرند و دیگر ہم گفتہ است ما ہو الا نفس المنفس و بذل
و مواسات چون دیدند ازین وہم و خیال کس نمی تواند خاست یکے خواست
فعلی ہذا او را عبرت ما ہی باشد این شرف شدہ   نابودہ مقبولی بود
او بر عیب مطلع گشت این مکر در باب او ست کہ او این را کارے دانستہ

وخود را شرفی فضلی نہادہ ونفس را تطاولے وتفاخرے باخود باشد وہم محققے از ترک دنیا آرد مردمان بدانش ستایند وداد وبذل او را اعتقاد کنند این نیز مکرے باشد درباب آن محقق خیر الماکرین قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ مگر قہرے خفئ است ولطفے ظاہرے ومردم ظاہرپرست درباب ایشان لطفے باشد تاکار بجفی مکر رسد نہ بینی غنی شکر گوید وبا او مکرے صریحے باختند فقیر صبرے وتصبرے کند وگوید۔ شعر

ولست بمنظار الی جانب الغنی اذا کانت العلیا فی جانب الفقیر

خود را کار وبارے نہد وخود را بہ بلہ گرانے سنجد این نیز مکر نیست کہ در رہش نہادہ اند۔ ومقامات واحوال کہ صوفیان شمرند توبہ ورعے صبرے زہدے تصبرے تسلیمے رضائے وایمرا اللہ محمد حسینی رات میگوید آنقدر مکر درین مقامات نہادند کہ این بزرگان را اطلاع بران نیست نوری از غایت ونہایت دوری راہ نشان خوش مید ہد میگوید۔ شعر

لولا المکر ما طاب عیش الاولیاء

خود چہ گویم او گفتہ است وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ علی ہذا رویت ہم از ورائے حجاب است یکے گوید او را دیدم بدان خوشان وخورم وسرافرازان باشد وندانند کہ ہزار در ہزار حجاب درمیان رائی ومرئی است ابدال واوتاد طیرے وسیرے کہ دارند در ہوا پرند در آب بگذرند وطی ارض از مغرب ومشرق وجنوب د شمال تحت قدم ایشان باشد ودر سموات عروج کنند وتحت تخوم الارض روند وجملہ دُوَیبات با ایشان سخن گویند وشاہد حال اولیا ایشان باشند وقوام دنیا بدیشان بود وحاضر بوند وغایب شوند وبہر صورتیکہ خوش آید پیدا آیند یکے میان ایشان بایستد وہزار مردم او را حلقہ کردہ باشند ہریکے بصورتے دیگر بیند وبا این ہمہ آنقدر مکر است با ایشان کہ جز او تعالے

نداند وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ بہترین مکرہا این باشد مکر کنند ومکو رجز نعمتے ہنیی و دولتے سینی نداند موسیٰ کلیم را بکلام خوش کردند ابراہیم را بخلت عیسیٰ را بقربت عیسیٰ میگوید فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ نیداند کہ خواستہ است تعالیٰ بردم نمونہ خلقت آدمؑ نماید بید قدرت صورتے از گلے صلصال ساخت فَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ باعیسیٰ نماید کہ خلقت آدم بدین صفت بود تجلی کند بہ تمثیلے وتشکلے بعزت احدیت وبجلالت صمدیت اد ازین مکر دیگر بیشتر میسر نباشد صوفئے[1] بعد انصرام زمان این طائفہ بہ سیاری باسلطانؒ العارفین بدان رہے کہ ملاقات معتاد است ملاقاتے کرد وگفت یا ایہا السلطان تو گفتہ کہ ہر کسے بچیزے سر فرود آوردہ ما ایم کہ ہیچ چیزے سرفرود نیاوردہ ایم گفت آرے مرد پرسندہ گفتہ ہیچ مگو کہ تو نیز بچیزے سرفرود آوردہ ہمان[2] شخص با جنید ملاقات کرد گفت رئیس الطائفہ سید القوم شما فرمودہ اید کہ ہزار در ہزار مرد را این دریا فرو برد یکے ما ایم کہ سر برآوردیم گفت آرے من گفتہ ام پرسندہ گفت ایہا الشیخ ہیچ مگو کاشکے ترا ہم فرو بردے چنانچہ سر برنمی آوردی۔ احمد غزالی برادر خورد بہ محمدؐ غزالی برادر بزرگ آمد محمدؐ در تلاوت بود احمد آمد سلام گفت محمدؐ آیت تمام کرد او راق مصحف را برہم نہاد در سلام کرد پس آن گفت فرزند احمد نہ آنچہ گفتہ رعایت شرع باید کرد در وقت تلاوت چہ جائے سلام است گفت مخدوم در تلاوت خبر بودند در بازار کفش بودہ اند یک خادم را برائے خرید کفش فرستاد و دران حالت این خطرہ مزاحم وقت بود کہ کسے آید

[1] قولہ۔ صوفی بعد انصرام زمان این طائفہ بسیاری: کنایت از نفس خود است کہ رسم بزرگان دین است چون خواہند حکایت از نفس خود کنند بطریق غیبت ذکر کنند تا نفس را شرفے وکبرے نباشد ش۔ [2] قولہ ہمان شخص با جنید ملاقات کرد یعنی بہ دل کہ معتاد است۔ ش۔

چگونہ ستاند بدیا بہہ۔ ہمان پرسندہ کہ با بایزیدؒ وجنید ملاقات کردہ بود با احمدؒ
ملاقات کرد و پرسید این حکایت صدق است وقتے چنین بودہ است کہ نشستہ
شدہ است گفت آرے گفت اگر محمدؐ دنبال خادم پریشان شدہ میگشت احمد
راچہ شدہ بود کہ دنبال محمدؐ پریشان شدہ میگشت۔ حکایت ہر سہ گفتم در اتمام این کلام
ہر سہ شرمندہ سر فرو دافگندہ ماندند خودرا مبتلا مکر او یافتند۔

این ہمہ حکایت محققین عارفان و اصلان بود کہ با تو گفتم از ان طالب
چہ میپرسی کہ ذکرے و مراقبہ کند و تقلیلے وطے درکار دارد بخاصیت آن نورے
ونارے بیند آفتابے و ماہتابے بیند خوابے بیند کہ بعینہ واقع باشد و خطرات
وساوس او ہمہ الہام شدہ بود و ہر نفس کہ راند ہمہ صدق و صواب باشد
آن مسکین در مکرے گرفتار است اورا از ان سر برآوردن مشکل بود خضرؑ کہ
با موسیٰ گفت اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۛ آنکہ خرنگ درمیان نہاد۔
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ۔ سبحان اللہ موسیٰ را چنان شکست کہ موسیٰؑ داند
وخضرؑ را چنان مکر غرور داد کہ اورا از ان شعور نہ و این گویندہ و نویسندہ
کہ میگوید۔ دائما اللہ اورا مکرے گرفتار کردہ است کہ ہودا ند
وبس مصراع اینجا رسد زورق ہر سودائی

تحفہ سخنے است این درویش از بزرگے پرسیدہ مکر با او چہ نسبت
دارد کہ گویند وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ اہل سخن ہمچنین
گویند استعارت تخیلے و تمثیلے است وَمکرہ استعارۃ لاخذہ
العبد من حیث لا یشعر و استدراجہ فعلی العاقل ان
یکون فی خوف من مکر اللہ کا المحارب الذی یخاف من
عدوہ الکمین و محققان چنین فرمایند شعر

جیبی مر التجنی ولکن کل ما یفعل الملیح ملیح

وافعال او معلل بہ علتے نیست یفعل ما یشاء قسمہ

لا استدراجہ

ما شئت　سئل بعض اهل الحقیقت کیف ینسب المکر الی الله فقال لا علت لصنعه وانشد۔

شعر

ویقبح من سوال الفعل عندی　　وتفعله فیحسن منک ذاکا

فعلی ہذا قہار و مکار بمعنی واحد باشد۔ اللّٰهم لا فاعل غیرک ولا صانع غیرک فاعصمنا عن القهر والمکر برحمتک یا کریم یا وهاب۔

سر چهل و یکم

خوبروئے دراز موئے لطیف بوئے خوش خوئے شیوہ بازے عشق سازے سیمین تنے سرمایۂ فتنے غمزہ زنے برروئے عاشق مبتلائے بے سروپائے گمراہے دیوانۂ افسانۂ حیرانے بے خانمانے در نظر نظارہ اش چشمکے زد او در تحیر و تحسر افتاد کہ این چشمک چہ معنی داشت مطلوبش ہمین تحسین و زیادت جمال و اظہار کمال بود یا اشارت این نمود کہ چشم من مبین و نظر برروئے من مکن کہ اغیار را اطلاع شود یا خود این اشارہ فرمود بجمع خاطر باش من از ان تو و تو از آن من میان ما بیگانگی نیست یا خود وعدہ وصالے درمیان نہاد یا تعزز و تحریم خود نمود یا خود گفت کجا تو و کجا این سر و کار ترا با ما چہ نسبت یا خود گفت خلاف شرط کار من است و ز نہار کردن از شفقت و رحمت من است یا خود بدین اشارت پرداخت چنانچہ تو عاشق منی من عاشق تو ام یا گفت بگذار ازین خیالے ترا کجا این مجال یا خود گفت حالتے کہ میان من و تو دینہ روز بود امروز فردا ہمان باشد یا گفت درون چشم من بجائے دیدۂ منی یا خود گفت کیستی و چیستی کجا در چشم من در آئی این ہمہ بوالعجبیہائے عشق است وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ یا خود گفتہ است قصہ دارم سرانجام بگویم یا خود گفت باش تا خلوتے شود ہر دو ہمراز خود باشم ھیھات ھیھات فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ

شنیدہ باشی جوانے را در دار الفاسقین گذرے افتاد و آن مسکین صوفی صافی صفوی صفی متزہدے متعبدے صالحے والہے حضورے یا نورے و حضورے بیکے از ان کارکنان بخود دعوتش کرد در آندم تماشیلے نمود و در اشارتے

حرکتے کرد دلہارا آنجا سکوتے وقرارے تمامے باشد اضطرابے ورزش
افتاد شوقے سر برکرد زمام تمالک از دست برفت عنان اختیار از قبضہ
گست چون بازے از پس حمام افتاد و چوں جنی در پے طعام سقوط کرد
از کنار و بوس و احساس مساسے کم نشد لباس حیا و پردۂ عفت بدرید
لاحول ولا قوۃ الا باللہ عقد شست خواست منعقد شود طپانچہ از
غیب برخاست بر رویش زد وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا آشکارا
شد لَوْلَا أَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ بینہا حاضر آمد ندا خاست روائے
احمق نادان سیتے دست رسے نداری پاورئی در تو نیست کجا تو وکجا پاروئی
سروکار ما ہم ازین حماقت و بلاہت است کہ از ما دور ماندہ ہنوز
فہم اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ درگوش جان تو فرو نخواندہ اند ہوش ہوس از سر
تو بدر نشدہ است کجا تو کجا جمال احدیت تراعمرے در سجن صمدیت باید
گذارنید چہ دانم باین ہمہ بدین فہم رسی یا نہ اندیشہ کن با تو چہ باختند
و مارا چہ دانستی و از چہ گمرہ گشتی و اگر شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا نبودے
بارگی پیراہن وجود تو بر پارسائی تو گواہی ندادے آری وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ
لَّا تُبْصِرُوْنَ بیان این ہمہ کردکہ گفتیم واللہ اعلم

سمر چهل و دوم

وقت بهار در بازارے میگشتم عورتے مستے در رستهٔ بازار نشسته برگ میفروخت شطارے چندے گرد برگرد او آن عورت سمن برے ظریفے ترکے تابکے چابکے شوخے غمزه بازے عشوه سازے عشق نمائے یار پردازے شیوه ناکے چالاکے خنده او اموات را زنده کند قهقهه آوازاو سحور را بنده سازد همه در پس او او باکسے نپرداز و لبانش از قاب قوسین حکایت کند چشمانش از دَ هُوَیُدْرِکُ الْاَبْصَار نشان نماید رخانش از وجه قدوسی و سبوحی تابشے مینمود دیستانش از ربوبیت برآمده نشانے میداوند جنبش از بدر لاهوت روے رمزے مینمود و آن چند شطار که گرد برگرد آن پرکار بودند هر یکے از دایرهٔ انا من اهوی و من اهوی انا باز نمی ماندند و آن برگ فروش با هر کسے رنگ آمیزی کرده و ایشان را بجان سپاری سپرده مرا بسوئے خود دعوت کرده من چون روم که من شخصے مرشد و داعی الی الله ام ساعتے در وقفه و تاملے میرفت ساعتے با آوازے نرمے لطیفے که و لها را آن سو آهنگے درستی باشد این بیت قصیده برخواندم رباعی

آنم که همه جهان بفرمان من است سلطان منم و عشق تو سلطان من است

تو جان منی همه جهان جان من است تو آن منی همه جهان آن من است

زمام تمالک از دست شد عنان وجاهت و دینداری فرو افتاد بند شرع از پا گسست خواستم ساعتے نمایم و بدولت قربت مستعد شوم ناگهان آن جان و آن جانان و آن تحفهٔ رحمان خلاصهٔ انس و جان فرموده بایست اے سست قدم ترا دستگیرے و یاورئ روش مردان نیست قفٌ علی رسلک با این همه در اثنائے سوق شوق برمن غالب شد شوخی قدمے خواستم پیش نهاد خود چه بینیم

نه آن دکان دران بازار نه آن ایستاده چند شطار و نه آن نگار پرکار
من بخود بیخبر ایستاده هرچه برداشته بودم از دست افتاده هرچه باخود
راست گرفته بودم کشر گشته ـ درویشے بیخویشے در دمندے بے نوشے
پرنیشے بامن دوچار خورد گفت یک سخن ازین سه گانه با تو گویم این همه
صورت عشق ازل بود که ترا بصورت بیگانه نموده این چنین آید رود
نماید نهاید دتا تو باشی بار دیگر مشاهدهٔ این صورت نکنی زیرا چه عشق عشوه
باز است باهیچ یکے بدو بار بر یک صورت نه نماید وجودات حادثات
این جهان را بدین قیاس بر عشق را ورائے ورا تصور کن و این اشکال
وصور را از اعراض او دان اگر مجنون از لیلیٰ انچه یکبار دید هربار
همان مبند عشقش وامن د وام نگیرد مجنون همواره بسر حبد ش نیاو یزد
تو اینجا نرسی این تو هماتے و تخیلاتیست که واصلان حق دانند ـ

انتم حقیقت کل موجود بدا و سواکم فی العالمین توهم

سمر چهل و سوم

محب از محبوب ہوائے طلبد و محبوب با محب گوید کہ برضاے
تو خواہم رفت ترا مردمان چنین و چنین ملامت کنند از ایشان باک مدارے
وجواب ایشان چنین و چنین باشد ہرچہ مطلوب و مراد محبوب باشد
محبوب با وے آن در میان نہد کہ ہمہ عیوب از وے بدر شود و داغ
طعن از جان بکلی شوید مجنون با کاسۂ گدائے چند کاسۂ خود را فرستاد
لیلیٰ در کاسۂ ہر یکے آشے کرد کاسۂ مجنون را بشکست مجنون شنود و چند دور
رقص کرد مطلوب او کمال لذت او بود و تمیز او از مردم دیگر شخصے
را شنعتہ برحال مجنون شد لیلیٰ را گفت چہ کم آیدت و ترا چہ نقصان شفقت
پذیرد اگر شفقتے برحال بیچارہ کنی گاہ گاہے ہم از دور بنظرے آسودہ
ماند و بجان خود قرار گیرد لیلیٰ گفت ازین طرف ضنتے نیست اما او تاب
دیدار من ندارد احرقت سبحات وجھہ ہمین زخمے را نشان دادہ
اند شخص بر مجنون آمد و گفت کار ترا ساختہ کردہ ام تو بصحرا بایست او
از ورائے حجاب بر در زے و برا ز ے کند ہم دریں حکایت گردے
از سراچہ لیلیٰ خاست مجنون نعرۂ زد و از ہوش رفت مرد پرسید چہ
افتاد گفت دانم لیلیٰ از مقام خود جنبید مرد گفت بیچارۂ تو بلائے
گرفتاری کہ تاب گرد رفتار او نداری دیدار او چگونہ توانی
دید نظارۂ جلال در تاب محب نیست — تحفۂ دیگر۔ جمال در او
ولہٗ عین جلال است باز ماندن طالب از دیدار نہ آنکہ آن سو ضنتے
و بخلے ہست اما ربوبیت این تقاضا کردہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ
الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ

تمایشاء اگر برخورداری کشتن مطلوب بود بارانے کہ بین الافراط والتفریط بود بروزنزول کند بسیار ازا تجلی جلال شد ہم دراول وہلہ نیست و نابود از جائے گشتند و از بسیاری مواہب و مطالب محروم ماندند و آنکہ گفتہ اند مرید بجائے رسد کہ احتیاج بہ پیر نماند آرے۔

بیت

چوں رسد عشق را ازیں حالہ　　سرد شد گفت وگوئے دلالہ

سمر چهل وچهارم

قوله عزمن قائل فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي
اے عدلته حتیٰ صار معتدلا قابلا للنفخ آنچه او حیات است
عین حیاتست در مجوفے قابل شکل نافخ لنفخے کرده هر آئینکه اثر آن عین
حیات در وے درآمد متصف بصفت او شد هر آئینه مستحق سجود ملائک
گشت وجود را دو معنی است یکے اطلاق بر دالی واقدام کنند و
بر حادث زاید هم هم ازان اَجَلٌ مُسَمًّى برائے او تعین شد عاریت
بود اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ضروری شد
و ودیعت و عاریت قریب الماخذاند العاریت تعار هم گفته اند
و موت عبارت جز از باز ستدن آن عاریت نیست که باو نهاده اند
لمد زندیق چنین گوید جزء نافخ عند النفخ فی المنفوخ لابدیست
گویم هیهات لابدی نیست اما تاثیر ضروری است او سریان میگوید ما سریان
نمی گوئیم تعلق و تاثیر میگوئیم بیقید مطلق گفتن معنی ندارد اما تعلق فیض ره عقل
و ره دین راستقیم میبرد هم بیک فیض بیک تاثیر تعلق کل وجودات را بیک
وجود نسبت ده قهر را با لطف وحل کن ولطف را با قهر بیامیز شعر

ففی کل شی له اٰیة تدل علےٰ انه واحد

وهم ازین جا است هیچ چیزے نیست که او را معبود نساخته اند
حتیٰ الفروج والذکر والخنثی والروث هر جا کسے است عناصر
اربعه را پرستد آتش را پرستد هوا را پرستد سنگ و گل را پرستد
سید الاولیا امام العرفا هم ازین نشان دهد گوید شعر

واصدق کلمة قالتها العرب الا کل شی ما خلا اللّٰه باطل

فیض او این عمل کرد که گمان رب و الوهیت شد بیت

تیر فهم با شد بوئے زلفت خراب اندر پئے آن بوئے رفتم

عارفان نکو دانند مجنون عاشق لیلیٰ نبود اما در چهرهٔ لیلیٰ روئے جمالے دید هر آئینه مبتلا و عاشق گشت از انچه آن جمالے است که با خیال و جمال مجنون اتحادے دارد آن بزرگوار عین الاشیا هم ازین گمان برد این بیت را او نظم کند

بیت بحق آن خدائے کان بعالم ندیدم جز وجودش هیچ دیگر

مکن طعنه مرا از بت پرستی که فرقے نے میان بت و تنگر

خه خه ابراهیم بت شکن و آذر بت تراش بیت

در جام جهان نمائی می بین سر دو جهان ولے مکن فاش

دیگر هم ازیں میگوید بیت

خواهی تو وصال کوش خواهی فراق من فارغ ازین هر دو مرا عشق تو بس

من روحی دلیل کرد که فیض نافخ در منفوخ آمد تا تاثیر حیات کرد و اگر برائے ابتدا و غایت گوئی ابتدائے او از عین الحیات شد و انتهائے او باصل هسمی رفت تبعیض هم راست آمد که بعض حیات عین حیواة در منفوخ آمد. اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ این حکایت گفت در سوانح خواجه احمد غزالی میگوید او عاشق خود است معشوق خود است عشق خود است صمصام خود است الی آخر الکلام بدین بیت تمام میکند. بیت

صیاد همو صید همو دانه همو ساقی و میخانه همو حریف و پیمانه همو

از عیسیٰ شنیده که صورت طائرے از گل ساختے و نفخ کردے او طائر شدے در طیران شدے خداوند سبحانه همان مثال را در دنیا اظهار کرد. فهم من فهم

سر چهل و پنجم

مرض عرض است و آن عرض بعضے را عین غرض است خصوص حمیٰ که
او حمایت دارد اگر کافر را گرمی خویشتن گیرد تخفیف عقوبات شود و اگر با فجّار
و فساق باز تمحیص و تخفیف سیات او کند و اگر با مومنان صالح اندو زد تکثیر
ثوبات او کند و اگر با اولیا در سازد ترقی درجات و قربات کند
و اگر با انبیا هم نشینی کند کشوفات و تجلیات ایشان را اَبہیٰ و اَجلیٰ نماید و
اگر اتصال و اعتناق رسل و اولوا العزم پر واز دنشان بے خویشی و کمی با
ایشان درمیان نهد گنج بے رنج نیابند آواز آهنگ بر ساز بے زدن
حلق قوت کرده دست ندهد لطفه قهره قهره لطفه جلالهٗ جمالهٗ
جمالهٗ جلالهٗ جمال لطف در قهر مندرج است و قهر جلال در جمال و لطف
مندمج نشنیدی رسول الله صلی الله علیه وسلم کاسه پر آب کرده و
هر بار دست بر آب میزد و بر سینه می مالید و میفرمود الا ان للموت
سکرات بدان ماند شبلیؒ لب خود بمقراض می برید پرسیدند گفت
بصورتے تجلی کرده است که تاب آن ندارم محمدؐ را از غوث الغوث
الغوث می برند از لذت اندمال جمال با جلال و لطف از قهر محروم میشود
این ناله بدین پیاله می آشامد و این نواله در کام او مید هند و میگویند
هر چند که تلخ است فزود بر او اضطراب میکند که از انفراد به ازدواج
میردم افسوس۔

بیت

نه یک فسوس که هر دم هزار بار فسوس نه یک دریغ که هر دم هزار بار دریغ

عتاب عَبَسَ وَ تَوَلّٰی منقطع میشود و طعن وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ
نَفْسٍ هُدٰهَا اندمال می پذیرد و تنقیص و تذلیل وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

فِیْ کُلِّ قَرْیَةٍ نَذِیْرًا استغراغ می باید وقتے عشقے باختۂ تا بدانی۔

بیت

ہجران خواہم ضا وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر

نہ آنچہ عشقبازیہا تمام میشود وگفت وشنید ہا سر بسر تا خرمیرسد ناسخ منسوخ را ورق می پیچد در شکستن دندان ورخسارہ بدرمان میشود معشوقہ ہمہ کارہا باز می آید وعاشق را بکار میسازد ونمیدانی در سوز ہجران چہ ذوق است ودر بکاے دوری چہ بود قلب است لاحول ولاقوت الا باللہ ضرورت شد بیت

اے دوست بیا ونقد جانم بستان مستم کن واز ہر دو جہانم بستان

این ندا برخوان لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ه من وتو چہ کنیم عاریت دادۂ خود را باز ایستید فرستادۂ خود را باز بخود گردانید اکنون این بیچارہ را چہ چارہ جز این چہ گوید بیت

خواہی بوصال کوش خواہی بفراق من فارغم از ہر دو مرا عشق تو بس

امایک امیدواری ہست ہر چند کہ تفصیل شود داغ تفصیلی ونام اختلاف باقی ماند بدین امید طالب گوید اللّٰهُمَّ زِدْنِیْ حَرْقًا اَللّٰهُمَّ زِدْنِی اِرْقًا۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ قَلَقًا اَللّٰهُمَّ زِدْنِی حَنَقًا۔ اے دیوانہ در افسانہ مانیکو نظر کن انشاءاللہ خدا ترا فہمے دہد

بیت

ہر گدائے مرد سلطان کے شود پشۂ آخر سلیمان کے شود

بوالعجب کاریست بس طرفہ رہی این چو عین آن بود آن کے شود

ہیہات فہیہات ایہا العرفا ایہا السادات ۔

لہ اے حنقاً بفتحتین بمعنی خشم و شدت خشم ۔ منتہی الارب

سر چہل و ششم

قولہ تعالیٰ۔ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ سرانجام بعضے مردم جاہل بہ ارادت باری و با فعال و مشیت او گویند چہ موجب و چہ سبب برائے چہ و بکدام غرض توجہ بقبلہ کہ داشتند ازان بگردند آن جاہلان نادان را اے محمدؐ تو این جواب بگو قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ مر خدا یراست مشرق و مغرب بنا بر خدا است مشرق و مغرب ہر کرا خواہد بدین فہم رہے راستے نماید۔

مقصود توجہ اوست کلاً و جملاً تعین جہت امرے تعبدیست ہر جہتیکہ کردند دران مضائقے نباشد زیرا چہ توجہ الی اللہ متقیم است اگر در شب غیم و مظلم در زمین صحرا جہت کعبہ معلوم نشود بہر جہتیکہ تحری شود ہمان قبلہ باشد زیرا چہ اصل مقصود بر بنیاد است عارض را بحقیقت عبرتے نیست اگر بضرورت ساقط شود لا یبالی بہ لحصول اصل الغرض و اگر پس آن بچیزے محقق شود کہ تحری بر غیر جہت بود نماز باز بگردانند۔

ہمیدان موجبیکہ گفتم معرفت و توحید اطلاق اجمال تقاضا کرد و تعین تقیید و انحصار روے نمود ہم ازینجا است چہ در صحرا نماز گذارند سترہ درپیش دارند زیرا چہ صحرا دلیل بر اطلاق کرد مثلا و تعین جہت دلیل بر تقیید براے نشان آن را سترہ کردند شیخ بُرہ کہ پیر قاضی عین القضات نماز دیگر را نیت میکرد و در نیت گفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر مگر دران حالت در فضاے توحید گم بود و در غرقاب

دریاے وحدت غوطہ خوردہ براے اقامت شرع باز آمد وازان جہان نشانے داد کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر۔ عارف درمحراب علیطیدہ و پا بر سمت قبلہ کردہ ازان حالت پرسید ند گفت از جہتے بجہتے تعرقہ ندیدم آیت وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فرو خواندم ندانستم بکدام سمت پا دراز شد اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ از حالت اخیار اخبار کردہ است بیت

اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم وگر در میکدہ آئی غلام میفروشانم
اگر صوفی شوی یارا لباس پشم در پوشم اگر زنار بربندی من آن قسیس رہبانم

ذکر شیخ رکنی گوییم و آن جز اشارت بہ شش جہت نباشد پیش خواجہ خویش از واقعہ آن عالم بیانے میکردم و دران حالت خود را متوجہ شیخ دیدم و شیخ را بہ سمت غیاث پور ہمدران وقت پرسیدمش فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ محیط ہمہ جہات شد چہ معنی باشد توجہ من بسوے خواجہ و توجہ خواجہ بسوے غیاث پور گفت سوال زیادتے است اندیشہ کن ہمہ جہت را یکرو باشد فعلے ہذا ہرچہ رو آرم بدو آوردہ باشم كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ حکایت ہم از استمرار فناے کل اشیا کرد و جز اثبات وجہ آن شئے نشد وجہ آن شئے ہمان است کہ او بدان قائم و موجود است آن باقی ثابت ازلی و این وہمی و خیالی وہمی بوہم رفت حق بحقیقت ثابت ماند و صورتے اشکالے را شعبدہ گری کرد چو آن شعودہ[1] ہم بہ بازی رفت شخص مشغول برجا و قرار خویش ماند مردم با تجربہ را معلوم شد کہ این ہمہ نمایش بش نبودہ است کہ آن شخص فرد تنہاے است این ہمہ نمود ا میکرد لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ بیان ما را باشباع باتمام رسانیدہ است وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى

---

[1] "شعودہ" باو او بروزن و معنی شعبدہ است کہ مورب بود باشد۔ برہان قاطع۔ ۱۲۔

ولکن بر ہمین تقوی است و متقی آنست کہ از خیلات و وہویات وارستہ
وبہ اعتقاد درست بر حقیقت قرار گرفت قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مشرق
را بر مغرب مقدم داشت زیرا چہ شرق وجلا بحقیقت است و استتار
واغبرار وہمی وخیالی مشرق مغرب اول برآید بعد از ان فرد درود
من قبل آنکہ تولیت قبلہ شود مقدم با محمد گفتند سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ
قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ می بینیم ما تردد و انتظار تو کہ امر من اللہ
آید رو بقبلۂ ابراہیم واسمعیل آورم مقدم تعلیم شد ہمان بیان افتاد
برای رضای ترا قبلہ کہ مرضی تست خواہم کرد مردمان تحقیق چنین خواہند
گفت جواب ایشان توچنین گوئی لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ گفتار رذالت
ایشان اظہار کرد و جواب تعلیم شد۔

سمر چهل و هفتم

داؤد صلوات الله علیهم از حضرت تعالیٰ پرسید یا رب لما ذا خلقت الخلق اے پروردگار من چہ حکمت بود و چہ سر بود و چہ مصلحت بود کہ خلق را آفریدی جواب شنید کنت کنزاً مخفیا فاجبت اَن اعرف گنجے نہانی بودہ ام دوست داشتم کہ مرا بشناسند خود را گنج خواند یعنی ذات ام با تنوع صفات باختلاف اعتبارات — جمال من دارم جلال من دارم قہر از من بر آید لطف از طرف من روے نماید قدرت مرا علم مرا سمع مرا بصر مرا ہم ہمچنین نافع ام دافع ام خیر و شر و راحزان و سرور الی باقی صفات لا یتناہی حصرہا بدین اعتبار گنج نام نہاد این ہمہ در من بالقوت بود خواستم از حجرہ قوت بصحراے فعل آید ہمچو خواستن محبے محبوب خود را بنا برین مصلحت و بنا برین حکمت خلق را آفریدم انواع ذوات را مخلوق کردم ہر ذاتے مظہر صفتے باشد شمس را آفریدم قمر را آفریدم زہرہ و مشتری و عطارد و زحل و مریخ و کذلک الباقیات ہر یکے را مظہر صفتے کردم کذلک الجبال و الاشجار و الدوابات کالفرس والبقر و کالاسد و النملہ والحیہ والعقرب وعلی ہذا القیاس لکل الوجودات چندین وجودات پیدا کردہ ام و ہر یکے را مظہر صفتے ساختم این ہمہ شد آنکس می بایست کہ مظاہر مرا بعین العیان بحق الظہور و البیان شناسا باشد مجلست را فعار حکبتی و اضعا الراس بغمض عینی متفکرا و متفحصا ایۃ صورۃ و ایۃ ببینت تعرفنی بھذا المظاہم وتدرکنی بتلک المنافذ فبقیت علی ھذا کذا الوف سنۃ فلم تخلص لی صورۃ و لم تبرز لی بنیۃ الا صورۃ الانسان بنیتہ فلھذہ المصلحت

وَلہٰذہ الحکمت خمرت طینت آدم بیدیؔ اربعین صباحاً فیکون خلیفۃ فی ارضی وخلاصۃ فی سمائی وبحیب ان تکون تلک الصورۃ مجموعۃ للمظاہر کلہا ومجمعۃ اصناف الوجودات وانواع الکائنات بجملتہا لیعرفنی فی نفسہٖ ویدرکنی فی شخصہٖ تا شخص شئی را در نفس خود احساس نکند ذائق نشود چنانچہ آن چیز است اورا ہمچنان نشاشد لیس العیان کالبیان ولیس الفہم کالذوق بالاطمینان ہر آئینہ حکم این تقاضا کرد کہ ہمہ موجودات در بنیۂ انسان مرکب باشد او با ہمہ صفات خود بانسان باید باشد و این ہمہ مظاہر بالفعل درو موجود باید و ہر یکے بوقتہ بفعلہ و صفتہ ظاہر شوند دل را تتبیعے کنند این ہمہ موجوات درو موجود باید وا و تعالیٰ با آن دل و ہر یکے از عکس پرتو او فیضے و نصیبے شدہ چنانچہ حکما گویند الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان کبیر و آنکہ سفر کنند تا قِطَعْ مُتَجَادِرَاتْ نظارہ شود و بدان ازدیاد ایمان بآیات او بود محققان این سخن را جمع آرند و گویند سفر در حضر کن و خلوت در انجمن جو کائنات در عین وجود او باشند و رخود سفر کند ہمہ مشاہدہ شود و این کہ گویند ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح بہا سایر الجسد واذا فسدت فسد بہا سایر الجسد الا وھی القلب عبارت ہم ازین است المبار گویند القلب رئیس الاعضاء و ملک البدن ہم ازین عنایت است اجماع یونانیان است معراج لقالب نیست معراج لقلب یعنے دل تفکر و بہ نظر صائب دانست حقیقت سمٰوات وما ورائہا وحقیقت تخوم الارض و ما فیہا وتحتہا معراج عبارت جز این نیست باایشان کارے نداریم ایشان دانند ومعتقدان ایشان اما

سخن در خلاصگی و لطافت فہم دل میرود آن ابالسہ و شیاطین نیز بلطافت
این مضغہ قابل اند و نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ورید
رگ گردن است و این متصل بدل است اقرب از ورید یعنی بدل۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم از بیان سابق واز کلام
واثق واز تحقیق فائق این محقق شد کہ اگر فلذا خلقت الخلق انسان مراد
دارند شاید سے فلذا خلقت الانسان واز این انسان انسان کامل
مراد باشد زیراچہ الانسان مطلق است والمطلق ینصرف الی
الکامل والخلق ہم مطلق است از وہم ہمیں انسان کامل مراد باشد
واز ینجا تحقیق شود اکمل الکمل وافضل الرسل محمد سید الکل
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالمہتد وارسل[1] والاسل
ازین عبارت محقق شود فلذا خلقت محمد اخاتم الرسل برائے ختم
را بر تو مثالے گویم کہ نیشکر ہست کہ او تنکے و اندکے عرصہ بہنے[2] دارد و قدرے ن[2] بستے
حلاوتے در وے کو دکان آنرا بکنند و سر ببید او را بنہایند فرو د برند
سبب اندک شیرینی کہ در وے ہست او را ترتیب کردند تا مرتبہ نیشکر سید
اصل تمثیل درین است معلوم است کہ نیشکر تخمے ندارد شیرہ نیشکر کشیدند بجہ
جوشانیدند شکر کردند او را صاف تر کردند شکر تری کردند او را جوشانیدند نبات کردند
ونبات را مراتب است تو احساس کن از نباتے تا بہ نباتے چہارم
پنجم مرتبہ کار بجائے کشد کہ از ان مزید تر نباشد آن مثال محمد وان
جملہ مخلوقات را بجنتند آدم و جملہ انبیا ساختند و ایشان ہمہ را بجنتند خلاصہ
ایشان راستند محمدؐ را ساختند حدیث خُلقت انا و علیؑ من نورٍ واحدٍ
قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ آلاف سنۃ فلم نزل فی
شئ واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب دلیل برین
کرد کمالے کہ در آدم بود در محمدؐ است کذلک کمال نوحؑ و موسیٰؑ

[1] کہ یعنی کا وہ

کلیم اللہ و خلیل اللہ و روح اللہ در محمد بہ نقد موجود بود و خلقت عالم و آدم
جز برائے محمد نشد انا سید ولد آدم ہمین حکایت کرد لولاک
لما خلقت الافلاک ہمین اشارت بود واللہ لو کان موسیٰ
حیًا لما وسعہ الا اتباعی اتباع ناقص بکامل لابدی آمد الماحی
للملل والادیان ہمین بیان ارتباط یافت مظہر جملہ وجودات
علی ہذا محمد باشد گوید این محمد کیست و با محمد چیست و در محمد کدام کس است
من اطاعنی فقد اطاع اللہ بیانے ظاہرے کردہ است ومن
یطع الرسول فقد اطاع اللہ اشارتے صریحے کردہ است۔

این ہمہ کہ گفتیم بیان متکلم مجہول بود کنون میخواہم بیان متکلم معروف
کنیم ان اعرف خلق را آفریدم تا خود را شناسم علیم بود خواست چنین
شود۔ قبل وجود الاشیاء بہ اشیاء علیم بود خبیر گشت بہ اشیاء بعد وجود الاشیاء
خود را خود نتوانند۔ دید آئینہ باید ساخت تا عکس تو در آن آئینہ پدید
آید و تو شخص خود را مشاہدہ کن جمال تو در نظارہ شود۔ بیت

یارب بتان وادمن از جان سکندر کو آئینہ ساخت کہ در دیدے نگری تو

لیلیٰ جمال خود را در آئینہ نظارہ کرد گفت اے مجنون دیوانہ
اکنون نظارہ کن او در ہمہ باشد با چہ باشد ہمہ از و باشد دید و باشنید
او خود را خود می بیند و بخود بازد و بغیر نپردازد۔ فاحببت ان اعرف
حاصل کلام چہ آمد اصل خلقت راس حکمت ہمین محبت و معرفت آمد شنیدہ
گر عشق نبودے فلک نگردیدے و گر عشق نبودے دریا نشوریدے و گر
عشق نبودے باران نباریدے گر عشق نبودے سبزہ نروئیدے و گر
عشق نبودے حیوان نزائیدے گر عشق نبودے انسان بعہد بلاغت
نرسیدے گر عشق نبودے خدا را کسے نپرستیدے گر عشق نبودے جمال
اللہ کسے ندیدے من نمیدانم ازین گفتار من تو چہ فہم میکنی ولایت

است و نبوت است و لایت تمام گفتم و لایت نبوت. .. اهم همچنین باشد چنانچه صمصام مرنیام را و لایت را نبوت پوشیده است و .. ت را ولایت آشکارا کرده است از ولایت به نبوت رسید و از .. ت و لایت را احاطت کنند.

محمد حسینی بس کن چند خود نمای و چند شیرین .. سخنی و چرب زبانی کنی اقطع لسانک و قصر بیانک.

سر چہل و ہشتم

قوله تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ یا اشارت بجنس باشد یا اشاره بشجر معین چنین
گویند سطرے باژگونه خوانند عکس مستوی کردند اے اِقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ با ابلیس چنانچه این تلبیس رفت گفت اُسْجُدُوْا گفت
وَلَا تَسْجُدُوْا ظاهر و باطن جمع شود بیچاره ابلیس درین تلبیس شیطان
گشت با آدم و حوا عکس مستوی رفته بود با این مکین عکس نقیض شد
اگر سجده کند گویند دعوی دوستی میکردی چگونه بدیگرے سر فرود آمدی
و اگر نکند قضائے طعن بروے زنند که امر مرا بجا نیاوردی این را
گفتند اَبٰى و استکبر او را گفتند وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى اگر وَحَرَّمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ براستي رفتے موسیٰ دا رجع به اُم بودے کَیْ تَقَرَّ
عَيْنُهَا درست گشت فرعون از فرعون بدر بود ورنه امان در میان
نیفتادے او میگوید لَعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ عَلَی النَّارِ هُدًی و این میگوید۔ قرآن شریف کی ایت تو اجد علی النار ہدی ہے
لَعَلِّیْ اَطَّلِعُ اِلٰی اِلٰهِ مُوْسٰى ملکوت جبروت لاهوت را بیک
ریسمان بر بندی غایت مانی الباب گوئی۔ **مصراع**

زبن سو همه عجز آمد و زان سو همه ناز

ناز بے نیاز باشد چون هر دو سر حلقه را بیکجا کنی لا یُدْرٰی این
طرفا ها شود پس عابد وثن مستحق جهنم از چه شود و آن بت گر کن از بت
تراشی چرا با ومن آید فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ و اگر این نبودے تمام
همه بیکار بودے اختلاف آمد شد و در دن بیرون هجوم سکون و آرام
و قرار ثبات یافتے ما اختلف الملوان وتعاقب العصران و

تکرار الجلیدان ازین غوغا فارغ گشتی قهر بر که لطف بر که ...
فضل بر که عدل بر که. میرزے تهبلبه وفضل آن بر سر کرده سبدے پر گل
بدست گرفته و با کمر چسپانیده و بدست گرد آورده و به تحدیق عینین وتحریک
شفتین تنبول در دهن کرده درد و دو چشم کشیده خنده کنان انگشتے به بینی نهاد
کمر گردانیده سر پیچیده با من میگوید بنشین درین رهگذر من نفسے بطیب
عیش گذرانیم دانستم او ندا بود مطلوب نگر فضیحتی من و رواج کار خود و رواج
او را تاج و دواج و رهبر و افضاح من به افصاح و اشباع گفتم لا حول
ولا قوة الا بالله من بدر وقرار گرفته ام ونعم دل سپرده آمنا وصدقنا
عقبا منت نقد من است در رضوان و حور و چنان همه در خیبه وجود دارم
هم با آن ساخته ام با غیر نپرداخته ام آن همه بازی این بود که به آدم
وحوا باختند و ذراری صلب و بطن بدین مصلحت پیدا کردند مدمه چه باشد
آدم با ابلیس یکجا آمده گوئی توامان بزاده اند ۔ بیت ۔

دل در تنگ پوند نکوشد که نشد ... جز بر تو فرو نشد نکوشد که نشد
گفتی که بر نجم از نکوشد مکارست ... دیدی که نکو نشد نکوشد که نشد

سر چهل و نهم

یکروز چنین اتفاق افتاد آب طول و عرض او ما شاء الله تا چه قدر
باشد اما عمقش اگر زیاده نیست جمع میرزند یکی وران میان من نیز راهم
هستم یک دختری سالی پانزده هم او نیز میان آب میرد و تحفه این است
ما همه تا کمرگاه برهنه ایم دخترک را جایی است که اگر از عکس پرتو او خلقت
حورا باشد حورا جز دعوی خدائی نکند رنگ رخسار و قد و بالای او از
امرد شاب و از احسن صوت رمزی میفرماید میان من و او یک
فرسنگی باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچه شخصی را به روی عروسی با احترام
برند در آن آب بقیاس یک فرسنگ مرا با وی اتصال داد شخصی
از غیب الغیب شاهد شد جامه بر ما انداخت چنانچه کسی مرکبی را
بپوشد در آن حالت خود را همیدان جمال و همیدان حسن و همیدان
لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد من عاشق او هم در آن
میان از من و از ان دختر بهتر عیسی سر بر کرد فریاد بر آورد اذا ابن الله
میان ما هر دو دعوی افتاد من میگویم عیسی پسر من است او میگوید پسر
من عیسی فریاد میکنند و میجهد و از ما هر دو تبری مینماید او میگوید نه
از ان تو ام نه از ان او من از آن خودم و خود بخودم و آن
دخترک بعد از انکه میگوید عیسی از آن من است من خود را عین او می
یابم و آن آب سر بسر کما تو گفته بودم همه منم و الله علیم حکیم

سمر پنجاهم

صوفی کنارهٔ دریا نشسته از خدائے تعالی التماس طول عمر میکرد
جوانے از دریا برون آمد یک لقمه کرد غوطه خورد صد سال درمیان
آب دریا داشت بعد از صد سال در کناره آمد قے کرد از شکم بیرون
انداخت آن جوان صوفی را گفت مبارکت باد آنچه از خدا طلبیدی
یافتی گفت این خواسته بودم که در ظلمات و شورستان باشم و از معاش
دنیا نصیبه بگیرم گفت اے مرد نادان از تجربه میگویم صد سال در تاریکی
و تنگی و شوری بسر بردی یک ساعتے که بجنت دنیا روے آوردی بمقابله
این آن محنت نبود۔

سمر پنجاه و یکم

خداوند سبحانه و تعالی با داؤد علیه السلام گفت یا داؤد کذب من ادعی محبتی فاذا جنه اللیل نام عنی الیس کل حبیب یحب خلوة حبیبه اے داؤد دروغ گفت کسی که دعوی دوستی من میکند و چون شب شود بخسپد نه آنکه هر دوستے که هست خواهد با دوست خود نفسے بخلوت باشد از آنچه عاشق مهجور باشد مضطرب در خلق در حنق وارق بود خواب را از سکون و قرار و آرام گیرند و این خلاف حال عاشق مبتلا باشد مگر آنکه معشوق را در بر یابد او نیز چنان بلذت و ذوق مشغول باشد که گرد خواب نگردد حال او این بود که خواب گرد او نمیگردد و این رسیده را اشتغال بلذت و هوائے خویش است که پروائے خواب ندارد۔

اقسام خواب نبشته اند النوم لله النوم فی الله النوم بالله النوم مع الله النوم علی الله النوم عن الله۔

النوم لله طالبے را باشد که اوقات خود را تقسیم کند قدرے بخسپد تا بوقتے دیگر بغیر محنت بغیر مزاحمت بکار بار مشغول تواند شد۔

النوم فی الله او را گویند که باختیار خود نخسپد نوم را استقبال نکند و به نیت انتباه تغمیض نکند تا آنکه خواب او را رباید بهر وضعیکه بغلطاند بغلطد۔

دیگر النوم بالله او را گویند چشم می بندد و استقبال خواب میکند و خواب را آرزو میبرد و خیال محبوب را در سینه درست بیدار تا خوابش میربایم مگر در خواب خیال جمال محبوب مشاهده افتد شنیده است

۱۳ / ۱

رویت اللّٰہ فی المنام جائزۃ این تدبیرات در عین اضطراب وقلق است جنونی را خواب چہ گذر را یحتمل۔ (۱ جنون)

النوم علی اللّٰہ اگر علی اللہ را بمعنی مع میگوی خواب آید دلش آرامیدہ است وباوے سکون و قرار گرفتہ است علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین نقد درگرہ بستہ وآسودگی وخنکی جنبۂ وجود او را مالا مال ساختہ است مرد مسافر در منزل مقصد رسیدہ است نعلین طلب از پا بیرون کشیدہ است عصاے طلب درگوشہ تکیہ کردہ است خرقہ وجود را بافشاندہ است وگوشۂ آویختہ است ماندگی وکوفتگی سالہا از برش فرد افتادہ است وپے کسیکہ چندین دویدہ است وپوئیدہ است باخود در کنارہ آمدہ است (را کنار) وبدین صفت عمرے برآمدہ است این بیت مناسب حال او شدہ۔

بیت

من مست مے عشقم ہوشیار نخواہم شد | خفتہ بر معشوقم بیدار نخواہم شد

بدان ماندکہ مصطفٰے با مرتضٰے گفت وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔ نبی اللہ خواہد ہمہ احوال عبودیت در مجرای خویش رود ومرتضٰے سید العرفا از حق الحقیقت نشان میدہد خدا صورتیکہ مصطفٰے او مرتضٰے را درین کشید در بر وقلب وآرام دل در بنیۂ ایشان چکاند جز برعایت ظاہر واستعانت شرع باز گشت نباشد۔

اما النوم عن اللّٰہ من اسمج اقسامہ واقبح انواعہ این منام قومے است کہ ایشان را اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ خواند۔ اللہم کسے ہم باشد کہ وہم وجود را وخیال انیت را نطق خویش از دل بدر بردہ بود باے راحت وفراغت برلب تریافت مراد خود دراز کردہ باشد ودست از تصرفات وہمیات وخیلات وجہانی کوتاہ کردہ بصیرت دل او از تنام عینای ولاینام قلبی اشارتے فرماید این

چنین کسیرا گوئی نام عن الله شاید از و غافل نیست اما چنان بدو مستغرق است
از بود و نابود او چنانستی که فارغ است نمکی را در آب انداخته اند
تمام گداخته و آب گشته جز آنکه شوری با او مانده است اگر گوید نمک
که زین آب فارغم بر نهج صواب سخن نموده باشد

سائلی از شبلی پرسید ای الصبر اشدّ شبلی فرمود الصبر لله
سائل گفت لا باز شبلی گفت الصبر فی الله باز سائل نفی کرد باز گفت
الصبر علی الله سائل باز همان نفی را عادت کرد فغضب الشبلی وقال
ویحک فایش فقال السائل الصبر عن الله فزعق الشبلی وکاد ان
یتلف روحه۔ صبر عن الله بزرگی معنی فرموده است بر یکی
تجلی و کشف جمال شود و او خود را بشرط محبیکه عزت معشوق در دلش قرار
گرفته است خواهد چشم بصیرت را از وی بر دوزد خود را مستحق و لایق
نداند گوید مرا بین و بصیرت مرا بین و نظارهٔ مرا بین و جمال آنحضرت را
اندیشه کن چه لائق و استحقاق باشد خجلاً و ذوباناً عین بصیرت را تغمیض کند
خود را بستم از آن دیدار باز دارد چیستم و کیستم و کدام کسم این حدیث
با خود گوید این الماء و رب الارباب و این الماء و الطین من
حدیث رب العالمین نیکو سخنی است بر سند و سدادت اما چون انفتاح
بصیرت شود سدرا امکان نماند تجلیات[۲] را اختیارات نه او تجلی میکند
این را قابل سد بصیرت نه فعلی هذا آن کلام بزرگوار در فهم این طائفه
دشوار باشد اما قسمی قسمتی که در صبر عن الله گفتیم حرف آن کلام همبران
نمط درین مرام شود اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ بر شرط شهود خود
استقامت یابد ۔ دیگر صبر عن الله تجلی بر صورت مکروهی شود و
او بطرف خویش دعوت کند مثلاً در خمری یا در شاهد بازی و این مرد
متبع سنی رعایت اتباع و حفظ سنت شرع را بر پای دارد آن طرف

[۲] تجلیات به اختیار ما تجلی کند ۹۱

اقدامے نکند خود را از ان باز دارد و ایم اللہ این سخت ترین صبرہاست واللہ اعلم۔

سمر پنجاہ و دوم

طالب مسترشدے رشیدے طالبے سدیدے جوانے بیباکے جالاکے بخدمت ابوتراب نخشی بود ابوتراب از راہ اشفاق والطاف فرمودے بدین استعداد یکہ تو ئی باید کہ در نظر بایزید باشی فلما اکثر کلامہ یوماً من الایام قال الشاب چہ خواہم دید بایزید را این جانشستہ خدائے بایزید را می بینم ابوتراب گفت یکبار کہ بایزید را بینی بہ از انکہ ہفتاد بار خدائے را بینی جوان بر سطح شطح برآمد بہ استعجاب و استنکار گفت کیف یکون ابوتراب فرمود ہر چہ بینی اندازۂ خود بینی و ہر چہ در بایزید بینی اندازۂ بایزید باشد طالب را اشتیاق غالب شد ابوتراب بخدمت بایزید برد بایزید در وثاق نبود بر لب آبے شدہ بود استقبال کردند بہ رہ گذر ایستادند بایزید چرمے فرود و چیرمے بر دوش بستہ آب بر کتف نہادہ می آمد پیش شدند جوان را در نظر او داشت یک نظر یکہ بایزید طرف او کرد جوان مسکین خَرَّ میتاً بایزید بوقت خویش گذشت ابوتراب با اصحاب در غسل و نماز و در دفن و کفن او مشغول شد بخدمت بایزید آمد عرض پیوست ایھا الشیخ قتلتہ بنظرۃ دیدنی و کشتنی بایزید فرمود او مستعد بود من بوقت بودہ ام ہمہ بیک بار شراب نعظ سر جوشے و پر جوشے در کام او ریختم بیچارہ تاب نیاورد۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

درین حکایت چند اشکال باشد چه معنی دارد که گوید اینجا نشسته خدای بایزید را می بینم وچه معنی دارد که ابوتراب گوید که یکبار بینی بایزید را به از آنکه هفتاد بار خدای را بینی وچه صورت دارد این معنی هرچه در خودبینی براندازه خودبینی وهرچه در بایزید بینی براندازه او بینی وکدام فهم رود که او مستعد قابل بودمن بوقت خود بوده ام هم بیکبار شراب پر ریختم او طاقت آن نداشت ـ

فردا آمنا وصدقنا در مقام رضوان جمال رب رحمن بینند بینندگان در مکان باشد ومرئی بلامکان هرچه با خودبینی اندازهٔ خودبینی ودر بایزید اندازه او هر یکے را فردا آمنا وصدقنا رویت باندازهٔ او باشد کسے همچو مه بیند وکسے همچو ستاره ومثال زهره ومشتری ودیگر ستارگان خرد وخورد وکسے مثال برقے وکسے همچو شررے از نارے فعلی هذا کسے را دیدار او مثال شررے از نارے باشد فجاۃً وبغتۃً شمس انورے براں تابے وتابشے که اوست بتابد نه آنکه یکبار دیدن او همه از هفتاد بار دیگرے باشد هلاکت او را همبرین قضیه ربط بده بایزید دلے دارد که در آئینهٔ اش او تعالی با همه صفاتش تجلی کرده صفاتش دانسته جمال وجلال لطف وقهر این دیدار در تجلی که باشد مگر کسے که پختهٔ این راه بود واندک باران بباروزمین را مستعد کند آنکه نباتے از دور وید مستمر افتد اما اگر بارانے پر زورے چنانچه ایام نوح شد نه آنکه جهان را فرو بالا دند ـ بایزید سبحانی ما اعظم شانی گفت خود را بمثال ذرہ در شعاع آفتاب گم گشته یافت به نیابت او بزبان خود سخنے را ند گفت سبحانی ما اعظم شانی قوله سبحانی دلیل کرد با وجود بایزید اشارتے شانی بوجود خود کرد ور بود او نشانے داد واگر از طیفور رنگ نور حضور برآن صفت بر آمده باشد جز سبحان الله والحمد لله نگوید قدوسیان جمله را همبرین قیاس بر وکلمات دیگران را همبرین وزن

نه گفتار جز از کردار نیست کردار و پدار گفتار همه را بر تخته نفی فی نفی و طمس فی طمس
ورمس فی رمس و آیت لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
برخوان کلام او ازلے ابدی است سکوت بر وے روا نیست ازلی گفت
لمن الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ازل و ابد یکے رشته
تصور کن که هردو سر آن رشته بهم درپیچیده باشی یک حلقه بود دوم
را هم برین التیام نهه این دم شسته ام و الملامیکنم من و املاے من
درین حلقه گم اند و او به نعت ازل و ابد میخواند لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔

سمر پنجاه و سوم

قیل فی الخبر علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل پیغامبر صلی الله علیه وسلم فرمود علما را امت من همچو پیغامبران بنی اسرائیل اند یعنی چنانچه ایشان را نصیحت و وعظی بود علمای امت من همچون ایشان اند ایشان هم نصیحت و وعظی دارند هم از سبب این بود کفار و مشرکان ایشان را کشتند و پر دار کردند و پرکاله وپرکاله کردند رسول الله گفت انا نبی السیف والکتاب تیغ و کتاب جز چند پیغامبر را پیش نبود داؤد و سلیمان و موسیٰ و محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

بباید دانست تحقیق ازین علما ربالله مراد اند علما بالله کرا گویند علما بالله چند معنی باشد یکی آنکه معنی آیتی ارادهٔ کلمهٔ و حرفی و حکایتی و خبری از آینده و گذشته از خداوند سبحانهٔ تعالی بغیر واسطه بشنود خدای تعالی با ایشان گوید بغیر واسطه ازین کلام ازین آیت و حروف مراد من این است و از گذشته و آینده چنین بود و شود۔ و یا آنکه او تعالی تجلی کند بتمثل و تشکل بیننده از ان تمثل و تشکل فهم معنی کند فهمیکه هرگز دران خطا نباشد مثلاً تشکلی بصفت غضب و قهر کرد تجلی را ازان معلوم شود که او سبحانه بر من یا بر دیگری غضب کرد نسبت و صورت قهر نمود نسبت و دیگر فرشتهٔ که غیر جبرئیل است بیاید و از خداوند تعالی حکمی و خبری و معنی رساند وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا و علما ربالله بمعنی علم بذات و صفات او باشد این با صله باشد علمه به ای علمه و آنکه تمثل معنی فهم کند زعلم به علمه یا فرشتهٔ سخن برساند این فهم کلام ورای حجاب است و آنکه بغیر واسطه

سخن با بنده گوید آن سخن را بنده از دل خود بشنود و آن چنان بود که دل از خدا شنیده باشد بدان رہے که دل را با ولیست ویا آنکه گوش ظاهر سخنے بشنود از غیب و آن قایل خداوند سبحانهٗ بوده باشد واین علم که بذات وصفات او شود ذات او تجلی کند بصفاتے که با ولیست متجلی را بدان اطلاع شود علم باللہ این را نامند یا آنکه در دل الهام شود چنانکه مردم را در دلها وسوسہ ہست ہم ہمچنان دل وسوسه کند آن وسوسه بر اہل تحقیق الهام باشد

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی انچه انبیاے بنی اسرائیل را معجزه بود علماے امت مراد اولیاے پس روان مرا کرامت باشد کرامت خارق عادت مستمره است اگر بر دست نبی ظاهر شود معجزه نامند واگر بر دست ولی باشد کرامت خوانند لیکن نبی را وقت تحدی اظهار معجزه فرض باشد وولی را وقت ادعا ستر کرامت واجب بود انبیاے بنی اسرائیل احیا را اماتت کرده اند علما را امت محمد را صلی اللہ علیه وآله وسلم نیز یحیی ویمیت باشد بدین معنی گویند۔ یحی بالعلم ویمیت عن الجهل واحیاے اماتت صورے نیز باشد چنانچه عیسیٰ را بود حکایت ازین کردن حمیت دین وغیرت شریعت اجازت منید ہد خواجۂ من فرمود بدبختی بر نیک بختان خصم شد بر بادشاه آن وقت افترا ساوی ایشان کرد ضابطه آن زمانه حکم بجلا کرد ایشان گفتند مارا تفرقه میکنی یک التماس داریم بجا آر ما جداگانه ہر ولایتے رویم مارا سماعے شنوا کن پس آن ودایی باشد صوفیان اولیاے خدا در رقص بودند پسر بادشاه بنظاره اکثر اندام خود از غرفه کشیده میدید پا از عقب بر آمد قطره قطره شد صوفیان الی السجا مجانه بسنند ودر میان آوردند وگرد بر گرد او حضور کید گر رقصے زدند پسر بادشاه حیاً ونشیطاً برخاست این احیا بصورت ومعنی باشد بانه اگر ازین جنس حکایت بگویم مجلدات شود ہنوز بانتها رسیده باشد۔ یارے پیش خواجۂ من ایستاده بود خبر بد ورسانیدند که دختر آن یار برد

خواجہ فرمود درخانہ رو عجب نباشد کہ ویرا خدائے تعالیٰ جان نو دہد
درخانہ آمد دختر را با حیات وصحت یافت علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل وما من نبی الا ولہ نظیر فی امتی ہم برین بیانے
کہ گفتم موید باشد۔ درمیان اولیائے خدائے عزوجل ہمچو عیسیٰ باشد ہمچو موسیٰ
باشد یکے را جامہ بر روی انداختند ومردم نوحہ میکردند درویشے درآمد
گفت این را چرا جامہ انداختہ اند کہ این زندہ است دست گرفتہ
ایستادہ کرد وملک الموت را گفت تو بازگرد اجل او پیشتر است۔
وآنچہ حدیثے دیگر نقل کنند کہ علما را متی افضل من انبیاء
بنی اسرائیل بدو معنی باشد یکے بحکم تبعیت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و
وسلم محمد را مہمانی کردند بگر وہیکہ در تبع او بودند ہرچہ محمد را نصیب شد
متابعان نیز از ان برخوردند۔ محمد علیہ السلام بخصائص مخصوص است کہ جز ویرا
نباشد پس آن متابعان نیز افضل از ان انبیا باشند بدین معنی وآنچہ موسیٰ
گوید اَللّٰھُمَّ اجعلنی من امت محمد علیہ السلام ہم بدین معنی
باشد وآنچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود ما صب اللّٰہ فی صدری الا وصببتہ فی صدر
ابی بکرؓ ہم بدین اشارت است۔ وانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بامدادے گذار دہمہ را گفت روے من ببینید ہمہ دیدند مگر علی رضی اللہ عنہ
روز دیگر علیؓ ہمین گفت ہمہ روے او دیدند جز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بصیرتہ ہمین معنی دارد۔ واعتبار دیگر ازین انبیا مینیان بنی اسرائیل مراد
باشد کہ از جہت رسل انبیائے میکردند بر ایشان وحی ورسالت نبود
مومنان مخلص بودند از جہت انبیا چیزے انبیائے میکردند ہر کہ اولیائے
امت محمد را اقرار کرد وایمان آورد او بہمہ انبیا ایمان آورد والعکس
علی عکس ہذا والسلام

سمر پنجاه و چهارم

وقتی از کنبایت در شهر گجرات میرفتم آن سال اندکے امساک باران بود از سبب کم آبی و بے گیاہی مواشی بسیار سقط میشد دیدم بزیر درختے مردارے افتاده است زاغان و مردار خواران بدان افتاده میکنند ومیخورند زاغے برشاخے نشسته میگفت اللهم وا سع المغفرت وسّعت علینا رزقا بفضلك یا رحیم یا وهاب یا کریم یا یا توّاب عظیم شکرے شغفت[1] این کلمه در نفس من آمد بعجب وتعجب ماندم که اهل و بهه را مصیبت زده ایشان را جز استرجاع وتصبر به وردے نمانده وزاغان را از فراخی نعمت شکرت ومحمدت زیادت شد باخود گفتم یک غنی را میراند مهمانے چند فقیرے تازه شود حضار که حضرهٔ گورش میکنند گرسنگی کوزش کرده تا بر زمین خسیا بیده نیم دانگے مزدوریش داده پرکالم نانے خرید خورد چشمش کشود و حمد وثنائے خداے عزوجل بجا آورد ۔

قهر لطفه لطفه قهره جماله جلاله جلاله جماله مراد محققان ازین گفتار تجرید توحید و تفرید وحدت باشد ایشان گویند کونه وجوده وجود بر ماهیت زیاده نیست و اگر بدین اعتبار گویم همان قهر درباب یکے شد اهل و ولد او اقارب وعشائر او مصیبت زده شد وهمان قهر سبب تازگی دیگرے بدین اعتبار قهره لطفه لطفه قهره شود جلاله جماله جماله جلاله جمال اول وبله جلال وجلال باعتبار جمال وهمان تابش آفتاب میوهٔ را پخته کند و دیگر پراگنده سازد موسی گفت رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ نه چنین بود جواب موسی بلاموسی ولم یکن شیٔ بموسٰی من موسٰی اگر چنین بودے موسٰی ارنی

[1] یعنی بشنیدن یش

اَنْظُرْ اِلَیْكَ بگفتے و بہ تجلی او خَرَّ مُوْسیٰ صَعِقًا نشدے و دکّ جبل هم نشدے زیرا کہ ہمان یک تجلی بود کہ موسی را بیہوش کرد و کوہ را پرکالہ پرکالہ کرد خَرَّ مُوْسیٰ صَعِقًا ازبس لذت و ذوق یا ازبس ہیبت و خوف ۔ موسیٰ ندانست کہ کوہ وجود او سدّ شہود او شدہ است خود را نخست فانی بایستے بود آنکہ شہود و وجود موجود بودے ۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ ۔ چہ میگویم موسیٰؑ در جمع بود آنکہ گفت اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ اگر در جمع الجمع بودے گفتار را حاجت نبودے بعینہ در عین وجود محو آثار شہود شدے ابوبکر گفت یسمع من اناجی یکے در جمع بود دوم در تفرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از جمع الجمع اشارت کردیکے را گفت لذت از آہنگ خود دیگر دوم را گفت گران سنگ مشو ۔

وصفات اللہ حقیقی است اضافی نیست اگر سخن از جمع گویم اضافی بود و اگر از جمع الجمع گویم حقیقی باشد قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ اثبات شد یا نہ بدین اعتبار کہ بیان رفت اما حقیقت سخن ہمان است صفات اللہ حقیقی است نہ اضافی جز یک وجود را وجود اضافی گفتن شرک جلی باشد ھو ھو لا ھو الا ھو حکایت ازین میکند کہ وجود زایدہ بر ماہیت نیست سبحان من لا یعلم ما ھو الا ھو سخنے زیادتے است فکذالك این ھو و کیف ھو ۔ واللہ اعلم ۔ نقطہ بغیر صورتے و حرفے و اعتبار جہتے تصور کن و آنرا بعینہ عین حقیقت دان ۔ والسلام

سمر پنجاه و پنجم

منصور یکے از ابدال است و او از میان ایشان آزاد است یعنی تکلیفاتیکه بر ایشان است از وے بر گرفته اند عمرا و واللہ اعلم تا چه قدر باشد او گوید حسینؓ علیؓ رضی اللہ عنہما را اتابکی کرده ام حسین را زانوند و درکنار من داوند روزے چنین میگفت عارفے در خمارۂ می آید می نوشد و مستانه برون شود در خانه عورات آن کاره در آید بدان کار مباشر شود و هیچ از معرفت و تجلیات و کشوفات او نقصانے نه پذیرد او مردے آتش مزاج بر وے او گفتار چون و چرا میسر نه شنونده را جز سکوت با او چاره نه۔

این سخن را محملے است محملے سدیدے اعتدالے صحیحے یکے چنین بین است که از قبیل وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم باشد یکے میان ایشان در میخانه شیند که شاهد و ساقی و حریف و مطرب با وے باشد می میان چند نفر بود او آشامد و کارہاے که در ان مجلس باشد کند و در حقیقت امر نه او و نه مے نه حریف نه چیزے دیگر نمودارے میش نبود۔ یکے ازین طائفه بایستد هزار در هزار مرد اور ادر حلقه کرده باشند هر یکے اور ا بصورتے دیگر بیند و هر یکے اور ا به نشانے و هیاتے دیگر گوید این چنین کسے هرچه کند کند اعتنا در انشاید۔

محملے دیگر مے را عسل سازد و عورت آن کاره را از عالم غیب بصورت او متمثل آرد چنانچه ؎

مے عسل گردد بدستش میکده مسجد شود

این نیز واقع است از خواجه من مولانا فخر الملت والدین بجنوری

حکایتے میگفت سوگندان غلاظ و شداد و مولانا شهاب الدین کنتوری را سوگند ان میداد اگر من نوع دیگر میگویم گواهی بدهی شبے مولانا محمود یعنی خواجه من نقدے بدست داد و گفت برو از خمار خانه شرابے پر کن سبوچه بیار آورده م مرا فرمودند قدحے پر کن مرا بده سپس آن گفت یکے تو بخور سوگندان غلاظ شداد گفت شهد سے بود خالص و خوشبو که در هیچ مشک و عود و عنبر و گلاب نیافته.

و اگر فرض کنیم چنین بود که مے را بعینه خورده است و این کار را بر عورات بیگانه بفعله وجه کرده است و عرفان و تجلی اش کم نگشته است چنانچه گویند و گفته اند معصیت در مقام ولایت دلیل بر مراجعت کند و در مقام محبت دلیل بر منقصت کند و در مقام معرفت دلیل بر کمال کند. محمد حسینی بحق حقیقت بعلم یقین و فهم لازین میگوید که دوزخی اند آنانکه اتباع رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نرفته اند هرچند نفس ایشان تقاضا کرده است از گفتار و کردار کم نکرده اند ایشان را در دوزخ اندازند با ایشان گویند آرے هر چه کردم من کردم هرچه کنم من کنم اینک منم در کشف و ظهور تجلی ام چنانچه در دنیا بودم مرا باید به بیند بشناسید بسوزید.

اے عزیز این سخن بر تو مشکل شود امروز عارفان را سر در وے میباشد شکم در وے میباشد وجهے دیگر و عرفان و تجلی همه باقی با این همه درد است عارف بے درد میوزد و با وجاع گرفتار شده اینے و چنین میکند آهے و گرسنگی دارد البته میخواهد رنج بصحت مبدل گردد و کذالک فردا آنسا و صدقنا. روح ابو علی سینا بردند فرمان شد از ره محمد آمده است یا خود میخواهد بما پیوندد گفت خود بخود آمده است فرمان شد که بعد بعثت محمد بما راه نیست هزده محمد باز گردانید و در هاویه نکال و عذاب بدارید و عرفان او باقی است

اے درویش درین جہان و دران جہان بل من الازل الی الابد آرام و قرار و برخورداری و آسودگی جز باتباع محمدی نیست وگفته اند الطریق الی اللہ بعدد انفاس الخلایق والمقصود واحد آرے ہمچنین است سنائی گوید

بیت

کعبۂ دین ہر دو در رہت پویان وحدہ لاشریک لہ گویان

ہستند ولے نہ آسودہ اند ونا برخوردار ندازشہود مقصود خویش چنانچہ مقصود ایشان است برنخوردہ اند فرض کردیم یکے را شب گذشت تاریکی شب نماند صبح دمید آفتاب برآمد چاشت شد حجب واستتار از وے رفت اما چہ میگوئی روز منبر باشد ہر طرفیکہ چشم میکشاید خاک در چشمش می افتد سخن خواہد گوید دہانش پر غبار گردد و اگر غبار قوی باشد رہ سبیلے نہ بیند۔ جز دبیل در وبیل نباشد آنچنان کس راشب خوش است از روز شب را بدلیل ستارہ دہے رہ میرفت واو اینجا گم گشتہ است دلیلے سبیلے نمی بیند وتی تواند رود آرے۔ مصطفٰے اندرجہان وآنگہ کسے گوید زرہ

بیت

آفتاب اندر فلک وآنگہ کسے گوید سہا

یوسف تجلیات وکشوفات خود را مغشوش وممتزج بملک دید ہر آئینہ بہ عرضداشت پیوست بعجز والحاج وزاری دست برآوردہ گفت رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ اے شاغلت عن عین الحقیقت فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ این ہمہ گرد تست درین جہان ودران جہان جز تو دستگیرے نہ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ میترسد نباید زر خالص مغشوش گردد وروز روشن منبر ومکوف شود میگوید تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا مرا صاف کن وصاف برآور۔ یکے از آنہا کردان کہ لائق صحبت ومجلس تو اند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم را اختیار دادند میمانی یا بازمی گردی گفت الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی الحلس الاوفی مرا ہمین تو باشی بس۔ والسلام

لہ دبیل بمعنی ہلاکی از دبال پشش۔

سمر پنجاه وششم

اجماع اہل عقل واتفاق اہل فضل است کہ درجۂ نبوت بلند تر از تصور ولایت است اگر ولایت عبارت از قربت و معرفت و اطلاع بر اسرار وحدت است ونبوت از دعوت و رسالت باشد شد ولایت بدان ماند یکے در ہر باشد ونبوت بدان نسبت دارد کسے بر در بود اکنون بنگر کجا بر در و کجا در بر۔

اما محقق است و معلوم بحق حقیقت کہ نبی نخست درجہ ولایت را بہ تمام وکمال رسانیدہ باشد و بدان محظوظ و فایز سپس آن ہدایت نبوت باشد ابویزید بہمین اشارت کند اول درجت النبوت آخر درجت الولایت و انکہ صوفی متالہ برعکس این سخن گویند مگر ازین قضیۂ غافل اند کہ تبع محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاصل و المہتد ظفرے باشد دیگرے را در خطرہ نظیرے نبود و آفضل من انبیاء بنی اسرائیل سنتش گفتہ ام اینجا ہمان اثبات است ہذا باب اندیشہ را پیشہ سازو از بیشۂ شیر آشیان بردار کہ نبی گوید بالیت رب محمد لم یخلق محمد ازیراچہ ہم نشینی بدربانی فرستادہ اند و از بر بدر ایستادہ کردہ اند اینجا دو بلا است خلق را بہ محبوب دعوت کردن عاشق از چشم خود بر غیرت است او چگونہ تو اند دید کہ دیدۂ دیگرے نگرد۔ دیگر از یگانگی پرداختہ بہ بیگانگی اشارت نمودہ

ایہا الشیوخ انتم قلتم بالثبوت والرسوخ کہ مرد مرشد فارغ بوقت خود بعماد وصلت تکیہ مسند بہتر استغفر اللہ ۔

مرا نجانہ غار بہ بد دل بسیار دگر مرا بغم روزگار سپاری

نبید چند مرا ده برای مستی را　　که سیر گشتم از این زہر کی ہشیاری
نہ ہمری تو مرا راہ خویش گیر د بر　　ترا سعادت بار امرانگوں ساری

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا
يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَمَّنْ هُوَ
قَانِتٌ اشارت بخلوت خانہ ایست کہ جز محب و محبوب را گنجایش نیست
سَاجِدًا وَّ قَائِمًا در افتادگی است کہ میان عاشق و معشوق میرود و
کنایتے از حالتے است کہ عارفان کار شناشند و واصلان یار دانند۔
يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ چو ہریکے ترس است کہ نباید آخر کار از این خلوت
خانہ بروز و براز شویم و از بر بدر الیتم۔ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ و ہریکے
امید دارد کہ این حالت بر صفت استدام ہمبرین باشد و ہمیرین بود
ازینجا نالہ کند۔

بیت

نرد عشقت راست می بازم ولے زہم ازانکہ　　کعبتین چشم غلطا نے مرا بازی دہد

قل۔ بگو اے محمد کہ واقف اسرار ے و عارف حالت خلوتے و تو می کہ
پیشواے مقربان منی و رہنماے توحید و وحدتی ہرگز برابر نشوند انانکہ
براسرائے ورا ر الورا واقف اند نہ آن مردم کہ در اسفل السافلین　اسرار ان
گرفتار اند۔

این عبارات و این مناجات دا زین خرابات کسے بند نگیرد مگر
خداوندانیکہ از سکر بصحو آمدہ اند و در عین حالت صحو بالذات سکر اند شنیدہ کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دایم الحزن والبکاء آہ چگونہ در
بکا و نالہ نباشد ہرچند محبوبش۔ و در بر است اما در خلوت معاملتے است کہ
در جلوت نیست الیسر کل حبیب یرید ان یخلو بحبیبہ رمزے ازین است
و آنکہ گویند خلوت جلوت یکے باشد ولیکن فضلے است نامحمود چنانکہ اہل کرامت

را کرامت نقداست نامحمود اگر سهم الغیب افتد آن نفلے است محمود واگر
بعی افتد نامحمود چند در چنداست بیچارہ ابوسعید در شمار برگ درختان
مانده است

آرے آرے محمد حسینی ہر چہ گفتی برسد او وسند بود امامحبت اگر رضائے
محبوب در دوری بیند آن دور بودن بہ از حضور باشد۔ خداپرستی کار دیگر
است و رضا جوئی کار دیگر۔ ہان وہان نقد انبیا را بر پلہ اولیا سنجی ایشان
خویش را برضائے او در داده اند ایشان گویند۔ بیت

ارید وصاله و یرید ہجری فاترک ما ارید لما یرید

بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست مراد خویش دگر از تو من نخواہم خواست

اتفاق اہل عشق است درد خوشتر از درمان است و سوز بہتر از روح
وریحان است گفتار ایشان است

بیت

ہجران خواہم ضماوصل نخواہم من تجربہ کرده ام کہ ہجران خوشتر

ہان وہان محقق شد کہ درجہ انبیاء بدان بلندی است کہ باصرہ بصیرت
اولیا ہر چند تیز تر بیند احساس نتواند کرد وآنکہ گوید رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ
الصَّلٰوۃِ و دیگرے گوید تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
این ہم حکایت از جمع الجمع وجمع نسبت بجمع الجمع شرک جلی است وآنکہ مجت
آرند یغبط الانبیاء آرے ہمارہ اہل در درا این صورت کالحب
علی المقلی۔ وایشان ہمدین آسوده اند دانستہ سمندر در آتش کدہ
ابراہیم چہ میسازد دانستہ ماہی در قعر دریا کہ میسازد اللھم الھمنا

خوشدلہ رشدا

سمر پنجاه و هفتم

طرفے از شب قضا مرگرفته بود و مرا از گوشهٔ احزان عبور میسر نه بادے
همچو زلف مهرویان پریشان و جانے همچو عاشقان بے سیم ناخوشان درون
راگداز مسجد فرمود و مناره ایستاده در گذار بحقیقت نه مجاز امردے اجردے صورت
لاهوت را نمونهٔ و جمال ملکوت را گلگونه از سمت سما نصول نزول بر خواند
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا مثالے نمود و از امرد شاب قطط بالقطع بیانے
کرد در اعضا تمالیے فزود و از کرشمه و ناز خیالی زراندود بجز دو وجود آمد گردش
اعضاء او از قضیة العالم متغیر و کل متغیر حادث بشکل نتائے داد
که اکبر و اصغر بر جائے مستقیم و کبرے و صغرے تبانی چنانچه مطلوب است
من که بر مثال حد مکرر بوده ام از میان کلی ساقط باین که نتیجهٔ بدیهی ظاهر
گشت فالعالم حادث كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ - بیان او
تمامتر کرد مرا عجبے دیگر بگر با آن شدت طلب با آن کمال رغبت درمن نیاز
و بیزاری سرفرازی بنداری داز وے ترحم و تلطف و ترءوف و دلداری
خه خه خود را از لباس بیگانگی و از پرده یگانگی برهنه گشت مرا به ستم و ستمگارے
و از پیرهن هستی من تجرید کرد و خود به ستم و ستمگاری و خود بزور و زاری در
من نشست آه آه چه گویم با تو تحریر جفا می نماید تعزیه و فانی کند که چه
ذوق و خنکی و چه راحت و برآمدگی و چه مستی و چه ذوق درستی درونه
مرا محظوظ کرد وایم الله و بحرمت النبی المصطفیٰ و بحرمت العلی المرتضیٰ
که ازین واقعه هفتاد هفت بار برتر برآمده باشد الی ساعتنا هذه غرق
دریاے ذوقم و عجائب از دُرّ و جواهر که آنجا ظفر یافتم. حاصل حدیث این
حادثه و فذلک قصه این غصه جز برین بیت فرو نتوان خواند.

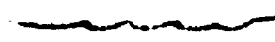
بیت

و قد جاء فی قمیص اللیل مستترا حفظا عن الاغیار و النظر
فکان ما کان مما لست اذکره فظن خیرا و لا تسأل عن الخبر

همبرین قریب ایام چند بیتے بدین معنی گفته بودم۔

بیت

المنة لله که شبم را سحرے بود کامروز مرا بر رخ آن مه نظرے بود
در وصف نیاید که چه شیرین و ملیح است این است کز دو جان دو عالم بخبرے بود
من بودم و او و دگران جمله در و محو حاشاک تو ان گفت که جز او دگرے بود



سمر پنجاہ و ہشتم

شبے با ماہ روے ہلال ابروے جبہ خورشیدے گلعذارے لالہ رخسارے مہ افروزے خفتہ بودم قدش بلند ہمچو سروے جعدش دراز ہمچو سیاہ مارے کمرش باریک ہمچو میانہ، موے سرینش ہمچو سنگ کوہے با شکوہے دستوہے یارے وفا دارے معشوقہ جفا جوئے با بوسہ و کنارے ہمہ شب بسر شد وقت آمدن صورت وصال و اتصال مقنعہ حجاب از صورت بیگانگی برگیرد۔ الحیاء من الایمان را سرنگین سازد ویکے در یکے گردد وحدجمال خود تمام پیوندد مفاجاۃ وبغتۃ آن خروس سحرے گردنش بریدہ بہ آوازے ہرچہ ہیچ تر و مل تر بر آورد و آن موذن صباحی بہ آوازے بے سازے بجذام و برص گرفتار شدہ ندائے حی علی الفلاح در داد دوی ظاہر گشت بیگانگی آشکارا شد تفرقہ درمیان افتاد اقامت شریعت کہ بعثت علی السحۃ السملۃ البیضاء بیدار کرد برقیام واشت چہ ہم ازین درد نالید شیخ برکہ پیر عین القضات وقت و نماز دیگرے بصدق نیت براے تحریمہ دستان بر داشت و بجی گفت کافر شدم زنار بستم اللہ اکبر ہمانچہ اورا وقت عصر ہمان روز مارا وقت فجر پیش آمد با دلے غمگین و نفسے حزین بزیارت شیخ مشی قدمے شد جمعے از کنیزانے سبوے آب برگرفتہ دو چار خوردند یکے از میان ایشان ہمان شبانہ نمود ہمان افسانہ برخواند طرفہ من گوشہ چشم بگرید خندنی زد کہ احیاے موتی و حشر اجساد بدان باشد و این سخن گفت بہندوی ترجمہ اش اینست آنکہ اورا بخیال واقعہ دربر کشیدی ہان وہان نظارہ شوکہ آشکارا بروز روشن ترا غمزہ زد و از ناز و کرشمہ اشارتے فرمود تا

این جان مبتلا و این دل پر درد بر بلا و این نفس پر اندوه دعنا خو تر احساس کند از خود بخود نمود بود تمامی مرا بر بود جمع کنیزان نیز با خود میگفتند که این نامش دلبری است میان ما ناگهان بر روز بر از سے کرد ما گفتمش تو از ان کیستی و از کجای این سخن بسیار با و گفتم او ساکت بود پس آن گفت قصه کوته کنید که من از آن سید محمد گیسو دراز ام اکنون نمیدانم او از میان ما چه شد او که بود و چه بود دیو بود پری بود حورا بود. الله اعلم تا چه بلا بود جان من فریاد برآورد نه که بلائے جان مسکین محمد حسینی مبتلا بود آه آه.

بیت

هزار رنجش و جور و جفا و نامش یار هزار محنت و درد و بلا و نامش عشق

می نالد می زارد. اللّٰهمّ ارزقنا شداد ارزق اتباع نبیك وحبیبك بفضلك یا کریم یا وهاب یا رحیم یا تواب. والسّلام

سمر پنجاه و نهم

قوله تعالیٰ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ
چه فرمایند عرفاے اسرار و مطلعان مطلع انوار از روے تحقیق چه توفیق باشد میان این چند اشتات اشارات و اختلاف عبارات کلمات که در ماثوره آمده است۔ اللهم انی اعوذ بك من الفقر و دیگر الفقر سواد الوجه فی الدارین۔ و نیز گویند مروی است کاد الفقر ان یکون کفرا رسول الله صلے الله علیه وسلم فرمود الفقر فخری و تمهید این کلمات چه معنی باشد گفتار مشائخ طبقات اذا تم الفقر فهو الله گوئیم و بالله التوفیق و نستعین منه فقر که ازان استعاذه حبت فقرے باشد بشکایت و انین و با اعتراض که شد الفقر سواد الوجه فی الدارین همبرین ارتباط یابد۔ درین جهان خوار و خجل و سیه روے از همه کس مانده و دران جهان بملامت و عذاب و دوزخ در مانده۔ کاد الفقر ان یکون کفرا همبدین مربوط است چون با عتراض پیش آید و رضا به تقدیر نباشد۔ و آنچه رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود الفقر فخری۔ در کتب سابقه در توریت و صحف ابراهیمؑ و موسیٰؑ مسطور بود که علامت آن نبی فقیری بود۔ چه فقر دلیل صدق نبوت او باشد هر آئینه الفقر فخری گوید و دیگر هم گفته است الفقراء الصبراء جلساء الله یوم القیمة فقیر صابر رضا بحکم قادر دارد و چو رضا بحکم قادر است ساعةً فساعةً در ذکر فکر او ست انا جلیس من ذکرنی همبرین ربط ثبت شد و او فرموده است فقراء امتی یدخلون الجنة قبل

الاغنیاء بنصف یوم وهو خمس مایة سنة الدنیا - بمقابله این درجات و فوز مثوبات مجلس حق تعالی هر آئینه گوید - الفقر فخری دیگر هم گویم از فقر استعاذه باللہ کرد طالبے در ره قدم نهاد و عمری درین بسر برد و هیچ ازان سود ریافتے نه همچنان باشد بایسته را نور آمد نابایسته را دود و ازین مقصود بدور افتاد فقیرے حکے آن درد این نه که بجائے درمان شنید آن سوزنکه محل روح و ریحان باشد این چنین بیچاره گرفتارے و این چنین وا مانده پر انکارے را رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تعلیم میکند ازین چنین افتقارے که بگویند اعوذ بك من الفقر الفقر سواد الوجه فی الدارین معنی سوادیکے همان است که بالا گفتیم و دیگر سواد عبارت از بقا و قوام کسے باشد و از روشنی و از جمال او بود - در ماثوره خوانده باشی سجد لك سوادی و خیالی این سواد بقی بنیه و قوام این شخص است - سواد العین از بصر روشنی عنایت کنند آنکه بفقر و صبر متصف شد او را جمالیست و کمالے درین جهان و دران جهان باشد - سواد الارض گویند عبارت از صفا و روح آن مقام باشد و بزرگی و بلند همتی بود شاعر گوید -

شعر

ولست بنظار الی جانب الغنی اذا کانت العلیا فی جانب الفقر

آز بگذار سرفرازی کن گردن بے طمع بلند بود

چون یکے از خانهٔ هستی خود بدر شد و جهے و جیهه جالے تنبیه او را روی بیهم نمود الفقر سواد الوجه فی الدارین مرد بحقیقت نیستی پیوست و بجمال وجود حقیقی یکے گشت همت بلند او بران آورد که از حقیقت خود و حقیقت حق او را ادراکے شود باز گشت همت نگذارد که باز گردد و بوجود خود آید و پیشتر بدوره نماند و سیاه روشر سار ایستاده وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وتر اوست تنها مانده پیشتر ره نه باز گشت را روے شهود نه این چنین را

هم سواد الوجہ گویند پس فقیر جمع مناقب و مناصب بود۔ کاد الفقران یکون کفرا کفر ستر را گویند زراع را کافر خوانند لانہ یستر الحب کار فقر بجائے کشد و فقیر بمحلے رسد کہ ستر او را ضروری است ولا یقطع تقطیعًا و یقتل تقتیلا۔ ابوہریرہ میگوید حفظت من رسول اللہ صلی اللہ وسلم وعائین من العلم وعاء فقد بثثتہ و وعاء لو بثثتہ لقطع منی ھذا البلعوم و بلعوم حلقوم را گویند کاد الفقر ان یکون کفرا الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن الاسلام المجازی وان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخوص الثلاثۃ۔ این کفرے است کہ مومنان محققان دانند و ایشان را درین محل مدخلے بوده باشد کاد الفقران یکون کفرا از ان کفر این دو بیت حکایت کنند۔ بیت

تا مدرسہ و منارہ ویران نشود — احوال قلندری بسامان نشود

تا ایمان کفر کفر ایمان نشود — یک بندۂ حق بحق مسلمان نشود

کاد الفقران یکون کفرا۔ ای یار عزیز وائے رفیق شفیق وائے دوست محرم میان عاشق و معشوق و محب و محبوب حالتے باشد کہ معشوق محبوب جویان وصال بود و محب و عاشق ناز و کرشمہ کند و غنج و دلال نماید و اعراض و اغماض فرماید۔ اکنون اے برادر من وائے صدیق ہمقدم من چہ گوئی این اعراض و اغماض کفر باشد یا نہ۔ ہجران خواہیم اے احمق نہ آنچہ ارادت ہجران کفرے غلیظے است و خواستے ناہموارے اما عاشقان دانند ازین حالت ایشان خبر دہند و ایشان شناسند این رباعی سنائی از رہ خودرائی میگوید

بیت

بر کنگرۂ عرش چہ خورشید چہ ماہ — رخسارۂ عاشقان چہ روشن چہ سیاہ

در روین قلندری چہ ایمان چہ کفر — در راہ یگانگی چہ طاعت چہ گناہ

و ائمہ اللہ کفرے محضے است اما محققان از ذوقے کامل و راحتے وافر

با خطے است و فرید عطار ہم بوے ازین تنسمے کرده و در مشام او قرار گرفته آنچه میگوید

بلیت

کفر کافر را و دین دیندار را ذرهٔ درد دل عطار را

اذا تم الفقر فهو الله این ترکیب بدان نسبت دارد که تو گوئی اذا تم البحر فهو مكة یعنی چون دریا عبره کردی بساحل رسیدی در مکه آمدی چو داد فقر بکمال دادی و به انتهار او رسیدی پس بدال بخدا رسیدی

و دیگر فقر عبارت از لاشئ و لاسبب بود و خداوند سبحانه به شئ متعلق و به سببے متوجه نه حاصل کلام این باشد الفقر هذا موصوف باوصاف الله

و دیگر مارا دو سخن است فنا و بقا اذا تم الفقر ای کمال الفقر بحقیقته فهو البقاء بنفسه و اذا تم الفناء والبقاء حاتان قبل کما فنی بقی و کما بقی فنی پس چون فنا بکمال شد بقا به صحت آمد مجلسی بود خواجهٔ من در بیان این سخن اذا تم الفقر فهو الله بوده است دران مجلس سالار معین و نصیر علوی و زین صوفی و محمود بقایا و رجب الماس حاضر بودند و بندهٔ خواجه محمد حسینی ہم در ربع ایشان نشسته خواجهٔ من بر آمده سخن میگفت فهو الله اینجا گفت استغنی عن الله کار بجائے کشید اگر خواهد آسمان را بر زمین زند و زمین را بصفت تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ سازد قیامت در وقت اقامت کند استغنی عن الله فقیه این سخن را کفر نویسد آرے گفتار محققان و عارفان دیگر است و دانش حال فقیهان دیگر ایشان را ازین چه خبر که فقیر عینه بعینه شده است فقیه در مقام بر مثال کلب نبتجه[۱] باشد اذا تم الفقر فهو الله این سخن را ازین بیت شرحے میدهد

بلیت

[۱] یعنی سگ بانگ کننده یش۔

تو او نشوی مگر شود معلومت ان روز که او نبوده با او بودی

رباعی

چشمی دارم همه پر از صورت دوست با دیده مرا خوش است چون دوست درو ست
از دیده و دوست فرق کردن نه نکواست یا اوست بجای دیده یا دیده هموست

الفقیر الذی لا یحتاج الی نفسه ولا الی ربه از بیان خواجه من نشانے داده است ۔ ایها چون دانستی اکنون معنی این ایت بدان یا ایها الناس یا اهل الانس والاستیناس واے اهل النسیان من الرجال والنسوان انتم الفقراء الی الله شما نیستید و نیستی شما منتهی بدوست فسبحن الذی بیده ملکوت کل شیء و الیه ترجعون همین بیان دارد کل شیء هالك الا وجهه ۔ هر شئے که هست از اعراض و اعیان جملتها بصفت هلاکت استمرار دارند مگر ذات او تعالی که او استمرار بقا دارد هر جا که شئی هست هلاکت دارد مگر وجه آن شئی که هر شے بدو صفت می نماید وجه منه الیه و آنرا استمرار هلاکت آب بربسته بود ژاله نموده بود ژاله از صورت خود گداخت این صورت وهم دوئی آب مینمود عین آب گشت گشت چه باشد او خود همان بوده است لیس فی الدار غیر الله در دنیا و آخرت عرش کرسی جز خداوند تعالی دیگر نه فوق و تحت خلف و قدام یمین و یسار نسبت بر روز تو دارد خدائے تعالی ازین نسبت و اضافات بیزار و هو الغنی الحمید چون فقر نیستی نامش یعنی حقیقی اثبات یافت غنا بحقیقت و به صدق ثبات است از ازل وابد و دوام همو را باشد ۔ سوار کان آبی صورتی نمودند هم در ساعت واحدیت و نابود گشتند ان یشاء یذهبکم و یات بخلق جدید اگر او خواهد صورتے نماید و آنرا در ساعت برباید اگر او خواهد بصورتے دیگر پیدا ارد و یات بخلق جدید لا یتجلی الله فی صورة مرتین ولا یتجلی فی صورة الاثنین من الازل الی الابد یک تجلی بدو صورتے نبوده است سر ساعت

کارے بارے ہر نفسے ہیاتے نمودارے عجب تخمے است تخم انسان بدان مانند بر زمینے بکارے سیب و انار بار دہد و زمینے دیگر وہاتوره وزقونیا برآید یُسْقیٰ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ یکے تخم ہزار نوع بر آمد بار دیگر مزه دیگر ہمین انسان مومن باشد کافر بود گدا باشد سلطان باشد کناس باشد میدانی چہ میگویم لَیْسَ فِی الدَّارِ غیر الله آفتاب را اگر ذره ذره کنی ہر ذره دعوی خورشیدی کند شنیدی فرعون لعین بدبخت چہ گفت اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی اے بدبخت دو بین بگو اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی بگو ھو الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی موذنے بر مناره بر آمد گفت الله اکبر الله اَکْبَر حسین منصور گفت کَذَبْتَ یا ملعون۔

درین مقال بسیار سخن تجاوز از مقال و مقرخود کرده است اما ترا میگویم زنہار ہزار زنہار این سخنان را بدیشان بسپار اگر نیک بختی در لیل و نہار از خدائے تعالی میخواه ترا خداوند تعالی گمراز ین حدیث فہمے بخشد۔ ازمقار خود را کرده است

بیت

ہر گدائے مرد سلطان کے شود | پشۂ آخر سلیمان کے شود
بوالعجب کاریست بس طرفہ ہے | این چو عین آن بود آن کے شود

سمر ششم

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للملک لمة وللشیطان لمة صوفیان چهار خطره گویند خطرهٔ رحمان خطرهٔ ملک خطرهٔ شیطان خطرهٔ نفس چو خطرهٔ رحمان نزدیک ایشان جز بخیر نباشد و کذلک خطرة الملک پس هر دو را به یک نام گفت و للملک لمة شیطان اضلال کند و نفس پس روا این هم همان کار است بدین سبب نفس را با شیطان الحاق کرد پس به حقیقت خطره همان دو باشد چنانکه پیغامبر فرمود و دیگر میان لمه و خطره عمومے و خصوصے هست لمه اتصالے و مساسے تقاضا کند و خطره عام تر از این - خطره همین وسوسه است کلما یتخاطر فی النفس فهو خطرة و ما خطرهٔ چهارم گوییم خطرة الرحمن ابتلاء منه تکون خیراً او شراً و خطرة الملک عبادت و طاعت و خطرة الشیطان اضلال و ابعاد و خطرة النفس طلب حظ و لذة خطرة الرحمن ابتلاء من الله سبحانه و تعالی. بنده را طالب و مبتلا و عاشق خویش گرداند و خطرة الملک عبادت و طاعت باشد که موصل بحق شود و موجب طلب باشد و خطرهٔ شیطان گفتیم اضلال است هرگز نخواهد که کسے به خدا تعالی ره برد بسیار تدبیرها است او را که بنده را از طلب خدا باز دارد تزویج لذتے کند طلب هواے شریک کند بسیار هوا است عدد آن در انحصار نیاید لطیف ترین خطرات و آخرها این است که گوید این ره رہے مخوف است بسیاران این جا قدم نهاده اند و از پا در افتاده اند و بسر برده به الحاد و زندقه گرفتار گشته رو حدیث و فقه رہے هموارے کار رسے بر جادهٔ مردم را بدان نجاتے و تمشیت روزگار اسلم الطرق واحفظ الامور است و این طریق است که اوستاد و یار و مادر و پدر در این معین و بدین داعی و همه در این گفتار و دیگر تو کنه و چه و کیستی و چیستی ترا با این خطره چه کار

وچہ نسبت ۔ این العَبدُ المهین المخلوق من الماء والطین و این حدیث رب العالمین ۔

بیت

زہے طعن جاوید خورشید را	کہ گویند معشوق نیلوفر است

باز گرد کہ بسیاران درین باد یہ سفر کردہ اند و ہلاک گشتہ اند تا آنکہ پیر و استاد و معلم فرمانید با با برائے خدائے راسخنے میگویم رہے بگیر کہ از سر و وا زدین بر نیفتی طالب بیچارہ البتہ از تر دد سے و تاملے خالی نباشد ہمہ را در رہے و کارے می بیند و خود را از ایشان ممتاز

بیت

راہزنان ندو دل	زنند	راہ بہ نزدیکی منزل زنند

اول از ین گفتار و سخنان بے ہنجار خود را باز آورد ثانی حال بشنای بعبارتے و تلاوتے یا بکسے دکارے مشغول شد دلرا ہمبدان گرفتار می بیند و ہم بزنجیر آن خطرۂ اسیری یا بد بر و ز بد خویش مے گرید و آہے سردے بر سینۂ گرمے میزند بہ نالہ و انین آہ و از حنین این بیت را با خود میگرداند و دیدگانش چو ابر بہاری باران دُرر بار راند و میگوید	بیت

دل را زعشق چند ملامت کنم کہ ہیچ	این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود

اے عزیز این بیت خانۂ ذوق است ہر دو مصرع او کشادہ سرے نمودہ اند کہ گہے این رباعی ہم دستگیر او میباشد	رباعی

از درد منال چون دوائے تو منم	بیگانہ مشو کہ آشنائے تو منم

گر بر سر کوے عشق ہاکشتہ شوی	شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

اینجا دلے و دلربائے میباید اگر مرشدے دستگیرے کند پائے مردے درحق او نماید او را قدمے ثابت و طلبے راسخ شود آنچنان گردد کہ البتہ بگفت آشنایان و نمامان و رہ زنان بپائے پس نیاید ۔

و یک مزاحمتے دیگر است و مردم معقول با او گویند محدث را با قدیم چہ نسبت برائے محبت راجنسیت می باید و با او چہ جنسیت پس ہم

گفتار این طایفہ ظنون وخیالات باشد مرد عاقل کار ش بنعبت غافل نباشد و آنرا کہ جہتے نبود تو از کدام جہت آنرا دریابی خیالے رامجال نہ وعیون در ظنون نہ ۔ مرشد تعلیمش کند مرغ طالب پرندہ است ورائے شش جہت پرد در فضائے عشق تعین جہتے وجود ندارد وگفتہ اند **بیت**

عقل گوید شش جہت حدیست بیرون راہ نیست عشق گوید ہست راہے رفتہ ام من بارہا

شعر

العقل یقول لا یخاطر والعشق یقول لا یبالی

العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال

یخاطر ن تبالی

بے شبہ گفتہ اند فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ طالب ظالم نفس خویش است العارف عالم و عادل والطالب ظالم و جاہل ۔ خاطر نفسانی جز این نمی خواہد حظوظ فانی ولذائذ شہوانی ہمارہ محظوظ و تسلذ دباشد او کے خواہد کہ او را روزگارے پیش آید کہ او ازین ہمہ وا ماند محرومے ز مغلوکے گردد و از دائرہ دع و ذر گریزان است در حلقہ طس فی طس در مس فی رمس ہیچگونہ سر در آرد کہ بند بخانہ روزگار او ست از وجستن وازبند او رستن دشوار باشد این شکلے است تا آنکہ اہل ارشاد چنین فرمودہ خلاص ازنفس جز بہ التجا الی اللہ ساعةً فساعةً نباشد ۔

والتمیز بین الخطرات عسیر ۔ تمیز دو کس را باشد تمیز مر حاکم ربانی را ولاتمیز یا جاہل جولانے را یا غریق معارف حقانی را چنانچہ قاضی عین القضاۃ ازپیرخویش شیخ برکہ حکایت کرد کہ اوگفتہ است سالہا میان لمات وخطرات تفرقہ کردہ ام امروز بچند گاہ است کہ کارم بجمع آمدہ است ملکہ جمع الجمع تفرقہ رخت خود را بربستہ وطبل رحیل زدہ ۔

محمد حسینی عمرے بقال وقیل بود اکنون نظارہ میان آن جہل آمدہ کہ تفرقہ وجمع را تجلی گم کردہ اند لیس عند اللہ صباح ولا مساء تاریکی بروشنی

پیدا شده است دقیق سخنے است حقیق کلامے است این را عارفان دانند وگمشده گان شناسند۔ شبلی گوید التصوف شرك وكذالك المراقبه والمحاضرة والمسامرة این ہم از ومنقول است التوحيد شرك فليتصو وجود غیرا لواحد فليتوحد عين اشراك بالله باشد و این گمان مرد ترا تفرقہ کردن حاجت نیست آرے آرے حاجت نیست مرد فانی ومطموس را۔

دیگر طالب بحق طلب قرار گرفتہ است شیطان را با و مدخلے نماندہ است نفس ہوائے نمی بیند جز طاعت وعبادت از وچیزے دیگر نمی آید ابتلا من الله برد غالب شدہ است اونیز ازین تمیز فارغ وبے غم باشد ازین جا گوید۔

بیت

زمین وآسمان ہردو شریف اند | قلندر را درین ہردو مکان نیست
نظر در دیدہا ناقص فتاد است | وگرنہ یار من از کس نہان نیست

اطفاء المصباح فقد طلع الصباح۔

سمر شست و یکم

مقنعه از روے عروسے برمیگیرم و سترنهانی آشکارا می نمایم بلجت که فحول روزگار را چونا به دست نداده است هر کبر بن ظفر یافته است البته پرده عبارت را درمیان فروهشته واز منتهاے کار او خبر نداده کارے به نهانی گذشته است من ذاق عرف ومن لم یذق لم یعرف هان وهان بگوش دل وجان بسر فهم وبد رقه علم نیکوتر بشنو و بهتر بدان عالم تمثل بعید الغور است وقعیر القعر است بیشتر روندگان و اکثر سالکان که خود را از اضلال شمرده اند مزلة الاقدام ست و لتعلم فلتعلم ثم اعلم تمثل بهر صورتے وهیئتے که شود هرچه از متمثل به متوقع باشد از د آید واو آن کند ازین سخن زیادت گفتن اجازت نمی یابم اگر ترا فهمے کشوده است در غور این دریا غواصی کن به اندازهٔ قدر خود جواهر و زواهر را بیرون کش که من اشارتے بعبارتے کرده ام که قریب الفهم وسهل الانقیاد است هان وهان فافهم واغتنم۔

سمر شست و دوّم

قوله عزمن قائل لَا تَدۡخُلُوۡا مِنۡ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادۡخُلُوۡا مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط ترجمہ کلام دو احتمال دارد مِنۡ بَابٍ وَّاحِدٍ یعنی شما ہر دو نفر بیک ورود رنیائید ہریکے در درے دیگر در آید یعقوب علیہ السلام پسران را فرموده ہرده در یک در در نیائید ہریکے در درے دیگر در آید خوفا لاصابت العین زیرا چہ پسران یعقوب علیہ السلام ہریکے جمالے وحسینے داشتند ہریکے را قدے وبالائے ممتاز بود نبیسگان سارۂ اند البتہ از سارہ حصہ حسن وجمالے گرفتند یوسف از سارہ جمالے بکلی یافتہ بود گفتہ اند کان یوسف اشبہ بسارۂ وسارہ کانت اشبہ بحوا۔ دیگر فرمود لا تدخلو من بَابٍ وَّاحِدٍ برائے رعایت مصلحت را زیرا چہ در شہر بیگانہ می آیند و مردمان با قد بالا وبا جمال اند شاید خداوند شہر را غیرتے ورشکے آید و دیگر ہریکے در درے آید محتمل با یوسف ملاقات شود فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ یُّوۡسُفَ وَاَخِيۡهِ دلیل برین کند۔

ظاہر تفسیر این بود کہ گفتیم اما در اشارت چند سخن گفتہ شود وباللہ التوفیق طالب را باید و بر وے تبعیت واجب آید تا آنجا کہ ابواب برات البتہ قدمے نہد ودر آید و درے بگوید نماز بگذارد و روزه وارد و تلاوت وادعیہ بخواند تا آنجا کہ حقوق است بجا آرد حقوق والدین واستاد وعیادت مریض کند وبا اخوان واقران بہ تواضع وتخاشع باشد وہریکے را از خود بہتر وبیشتر داند در نشست وبرخواست ودر رہ رفتن صدر نہ طلبد وپیش شده نزدد البتہ دلجوئی ہریکے کند واز ہریکے برائے وصول مقصود خود استمداد ے نماید واگر چہ گربہ وسگ باشد وتواند گرسنہ را طعام دہد وبرہنہ را جامہ وتشنہ

را آب وہد وہیچ وقتے را ضائع نگذارد درہر بابے سرمیزند تا از کدام در فتح البابی باشد وکذلک زیارت مشائخ احیا واموات اگر پیرش زندہ است از ظاہر و باطن او استمداد طلبد وہمچنین بقاع متبرکہ چنانچہ مکہ و مدینہ و بیت المقدس آنچہ این درہا کوفت و در ہر درے آمدہ امید کہ خداوند سبحانہ وتعالی نظر رحمت بروے کند کسیرا بروے گمارد و از مرشدان طریقت او را رہ نماید کہ بغرض اصلی و مقصد کلی رسد و این طریق جز بذکر و مراقبہ نیست اذکار ومراقبات بسیارند اما میان ایشان ذکرے ومراقبۂ است کہ اقرب الطرق الی اللہ باشد وتعلم وتعلیم نیز یکے از ابواب بترد طرق حسنات است ومن الاشارات شخص متجلی و عارف را واجب باشد از ہر رہے واز ہر درے او را تجلی بحسب آن باشد ومناسب آن نماید این جملہ ابواب سرکہ گفتیم مرد عارف متجلی در ہر درے وہر رہے وہر کارے در آید وہر رہے وہر کارے او را تجلی وکشفے باشد نماز می گذارد در نماز الصلوٰۃ معراج المومنین نقد وقت او باشد بحسب آن تجلی وکشفے حاصل روزگار او باشد روزہ میدارد الصوم لی وانا اجزی بہ جمع آوردہ در ضبط خویش می بیند للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار و فرحۃ عند لقا الجبار قرین وقت او باشد تلاوت میکند لقد تجلی اللہ فی کلامہ فی کل حرف وکلمۃ آشکارا مشاہدہ می کند وطے حروف ودر ذیل دستار خویش بعقد وتیقے بستہ می باید والباقیات الصالحت التجلیات والکشوفات اگر ہریکے را می نویسم سمر بطوال مفصل میکشد۔

مارا چہار مقام است ملک وملکوت وجبروت ولاہوت در ہریکے در آید وبر سرا و مطلع شود وبحسب آن صورتے را مشاہدہ کند لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ در مناجات شود لطائف الطاف واشفاق کند در خرابات آید مطالعہ صور و اشکال وپریشانی

حالت آن کار را و را ہمان دحیران میدارد ہان و ہان مثالے از دو بشنو تجلی جمال مرد صالح و منقطع و منزوی کہ ہمہ روز در مناجات است این را مناجاتے گویند بدین ماند کہ صورت صالحی مشاہدہ شود سجادہ بر دوش سبحہ بر دست طاقیہ چہار ترکی بر سر و نورے و صفائے در محیائے روے او کہ ہمان متجلی داند و ہمان عارف شناسد و نصحے و پندے گوید و بہ ثبات قدمی و استقامت کار اشارتے فرماید یا عورتے باشد پارسائے مخدومہ مستورہ در تتق عزت محتجب و تجب استار و صلاح مستتر کارش نیست جز سجودے و تسبیح گردآوردنی و مصلا نشستنی فجاۃً بغتۃً نقاب حیا از روے بردارد مرد متجلی را در نظارہ اش جز آہ آہ آہ نباشد در این چنین محلے شاید این مسکین گرفتار بدین گفتار گراید

بیت

ہیچت سر آن باشد کز منصب زیبائی یک لحظہ بدلداری با ما بمیان آئی
نے نے نشود حاصل پیوند تو ام زیرا تو شہرہ بمستوری من فاش برسوائی

د آن مرد خدا باقی چو قدمے بجز اباتے نہد تجلیش را چہ مثال گویند جوانے باشد سرو قدے بود شمع رخسارے باشد چشمکے زند کہ کائنات کونین را فرو د بالا نہد غمزہ زند جگرہا دوزد تیر آن غمزہ را جز دل و سینہ سپر نباشد جعدش کمند صید دلہا بود دنبالہ جعدش بر سر سرینش رسیدہ گوئی مارے از کوہے سر کشیدہ سینہ کشادہ از جنت الماوی نشان میدہد کمرش از ربط ابدال باریک تر و تنگ تر تمایلش جہانے را گرو خود آوردہ در قص او جہانے را فرود و بالا زدہ سیم ساقیست از زر خالص روشن تر و زیبا تر و نعلین در پا دار د جز مزلہ اقدام انبیا و اولیا نباشد چوگانے بدستش گرفتہ کہ سرہاے سران و سروران گوے میسازد یا خود عورتے بود شیوہ ناکے بیباکے لبانش جز از قاب توسین نشان ندہد خندہ اش جز موجب حشر اجساد نباشد و حشر اجساد در ذیل آن نہد و دندانش جز از عین

الله ضوء دیگر نباید جز از عین الیقین حکایت نکند به ابرو گوید چشم شود تماشه کند ملکوت و جبروت لاهوت و در عرصهٔ ناسوت ظهور دهد و هر یکے را دیگرے بهم زند دبنازے و بکرشمهٔ برآید که عارفان روزگار را رسیدگان کار را از انبیا و اولیا از هنجار رکار بے هنجارے وقت فرا دهد و دلبستانش یکے از قبة النور اشارت کند و یکے از فلک البروج خبر دهد اگر این خرابا تی درمے نظارہ کند گوید

بیت

درمیکدهٔ ساقی شو جویاے عراقی شو ... مے درکش و باقی شو کو را همه او دیدم

بیت

یک لحظه صفائے می نگه کن ... بین عکس جمال روے یارے

برلوح وجودنیست نقشے ... جز نسخهٔ صورتے نگارے

تا اینجا آیت مناسبست لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هر دو پخته که خام سوخته نباشد و از هر درسے و از هر رہے نشانے یافته نظارہ کرده آن بود که او قرین محمد علیه السلام بود و همنشین او باشد و ابلیس لعین را دربانی فرماید و گاه گاہے شغل قیادت بد و ارزانی کند و تاج لعنت بر سر او نهد و دوزخ زعارف این جهانی و آن جهانی در براو کشد

هان و هان اکنون این بیت را در وقت خود ساز و ... بیت

تو از هر درکه باز آئی بدین خوبی و زیبائی ... درے باشد که از رحمت بروے خلق بگشائی

ـه ـ جو هرے است بیش بها ـ ش ـ

سمر شصت و سوم

اے اہل دل اے نظر باز محمد حسینی گیسو دراز بحق خدائے خالق ناز و بے نیاز یقول الحق الحق وصدق الصدق بحق الحق کہ نظر برامارد ملاح و بر خد و رخسار خالی از شہوت خفیہ نباشد بسیارے درین دریا غواصی کردم و بہ امعان نظر بحق دیدن دیدم کہ جز شہوت خفیہ نیست   این الدین عاشق ترسا بچہ شود چہ غرض کہ او را و نکاح   آرد از پے این زنار پوشد از دین بگردد و بدین مثال بسیار مقال است نہ بدین حجت و نہ بدین استدلال اثبات کردم قال علیہ السلام ایاکم والمردان فان فیہم لونا کلون اللہ در ایشان فریبے است کہ آن فریب نسبت بہ خدائی دارد یعنے صفتی است اگر خدا خواہد کسیرا بہ شرے مبتلا کند آن صفت در ایشان است و کلمہ تحذیر دلیل بر آنست

وحدیث دیگر ایاکم وابناء الملوک فان فیہم شہوۃ کشہوۃ النساء یعنی چنانکہ نسا را ابتلا بر خوب خوردن و خوب پوشیدن و خود را آراستن بہ پیرایہ و جمال نمودن ابنا ملوک را ہمین شہوت است اگر کسے در صحبت ایشان افتد ہم بدین بلا مبتلا گردد و دیگر ایشان ہمہ شہوت اند زیرا چہ فیہم گفتہ است شہوت را مظروف ایشان کردہ است۔ ہر دو حدیث را از زبان مصطفی شنیدہ ام کہ بر تو روایت میکنم صحت این را من ضامن ام۔ اے پیر بچہ باز اگر تو رہنمائے قوم شدۂ زینہا ہزار زینہار ازین گفتار ازین کردار رہنما شدۂ و لے براہے می بری کہ دران رہ بے آبی وجبال واعماق است رہبر شدی رہ بر شدی مردمان را بہ اباحت والحاد گرفتار کردی   در لطائف قشیری استاد ابو القاسم مینویسد کہ قوم لوط بر سہ قسم اند قسمے نظر باز ند و قومے دیگر بمصافحہ و معانقہ بسندہ کردہ اند و قومے دیگر را شرم می آید کہ حکایت

از ایشان کنند۔

و دیگر سخن گویم با تو لب یکے را می بینی در غایت تنگی و صفا و لطافت تو او را میگون خوانی شکرستان گوئی نبات دوباره خوانی آنکه شدت اشتیاق و ذوق نظاره اینها تا کجا باشد و ہمچنین کمر و سینه و سرین و پستان در غزلیات و اشعار نظاره شو حکایت از چه میکند اجابش کنی یا نه اگر نه کنی صادق نباشی و اگر بکنی پس بدان که که باشی و چه باشی و اگر تو دعوی نظر جمال مطلق کنی این قدر تو ندانسته که مطلق را وجود در ضمن مقید نیست و اگر گوئی نظاره صنع میکنم خه خه مه و ستاره بسنده نه اند و آن کوکب و قمر و شمس آنند که ابراهیم ایشان را رب دانسته هٰذَا رَبِّیْ گفت ستاره انسان است جمال فائق تر دا اورا هٰذَا رَبِّیْ نه گفت برائے ضع را موضع مشتها چه اختیار است ابتلائے داؤد جز ابتلائے مردود نبود ابتلائے زینب بنت جحش در وَنَرَ وَجْنٰکَهَا چه اشارت فرمود نه آنکه شهوت خالص محض بود من عشق وعف و کتم فَمَاتَ مَاتَ شَهِیْدًا هم از شهوت خفیه نشان می دهد میگوید به بلائے مبتلا شده است که در آن بلا خود را عفت کرد تا آنکه از شهوت و هوس مرد مات شهید۲۔ اگر کسے در جهاد اصغر مرد شهید باشد در جهاد اکبر بطریق اولی

و یکے سخن دیگر میگویم ابوالحسن نوری از زیارت بیت الله بازگشت چند گهے در کوفه بود پستر در مسجد ملازمت داشت کو دکے امرد قرآن بشرط او اخواندے بر شیخ ملازمت کردے چون شیخ باز اتفاق بغداد کرد آن جوان مبتلائے صحبت شیخ شده هر چند شیخ باز داشت او نماند البته بمصاحبت در بغداد آمد اول لقیه که با جنید سید الطایفه رئیس القوم بود فرمود که اے ابوالحسن تا تو ئی در راه ارادت جریمهٔ از تو ندیدیم جز آنکه این جوان را براہ آوردی۔ و ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ باقی عشرہ مبشرہ و صحابه کرام و تابعین و تبع تابعین و دیگر مشائخ طبقات رضوان الله تعالی علیهم ازین حکایت خیال

بیزار اند چنانکه خدا از شریک۔

واین قدر بہ تحقیق ازمن بدانی از شہود شاہد غیب محروم شد زیرا چہ عوض گرفت نمی دانی دنیا نمونہ آخرت است توہم بچیزے المو ذ بے اسیر ماندی پیشتر ترا رہ نیست مثال نمونہ دنیا این است کہ شخصے نقشے کند برائے بر آورد خانہ عمارتے یا رباطے را اکنون بدان این نقش با این عمارت و با رباط چہ نسبت دارد بیچارۂ تو زبے حرمان فافہموا واغتنموا ان الانسان لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ از این احسن تقویم صوری مراد نیست معنوی مراد است زیرا چہ معرفت او پیدا ہست و بدلالت عقل و بہ نظارہ عکس جز انسان را نیست او در خود بیند در آئینہ دل خود عکس جمال لاہوت وجبروت را نظارہ شود اما از صورت او حکایت کنم اگر انسان خود را در تصفیہ و تزکیہ ندارد و ہر ساعتے در تزئین و آرایش خود نباشد دہن را مضمضہ نکند وخلال نکند و بلغم از بینی بیرون نیندازد و بخار چشم نشوید و غبارے و اغبارے بروا فتد و درنہ کند و بغل و دو موضع دیگر ہر ساعتی درشستن ایشان نباشد چہ میگوئی از جملہ حیوانات بدتر باشد یا نہ روے اسپ را کسے می شوید و دہن او را مضمضہ می کند و لیدہ می خورد ہیچ بدبوے آید و دہن آدمی گندہ شود ستور و خر میرد بوئے آید و بوئے گندہ کہ از آدمی مردہ آید از ہیچ چیزے نیاید و آنکہ خود را مائل تر و راغب تر یابی جانب انسان این جنسیت است حاصل سخن ما بدین آمد شرف انسان بمعنی اوست نہ بصورت

شعر

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توہم

اشارت بمعنی است نہ بصورت و آنکہ گویند خلق اللہ آدم علیٰ صورتہ آن قدرتے دارد و آن علمے و دانشے و حکمتے کہ خداوند تعالیٰ دارد و فیضے از ان نصیبۂ انسان است و آنکہ قائل تمثیل اند بایشان گوییم ہمہ

جهان تمثل اوست مار و کژدم و اسپ و ستور و انسان و جوان دیگر همه تمثل اوست
بعض تمثل قهرے و بعض تمثل لطفی و تمثل از صفات اوست حکایت از ذات ندارد
گفتم که نمونۂ است هر که بدین نمونه ماند از عین محروم بود بهشت پر از حورا
و غلمان است و این همه برائے انسان راست جزائے اعمال اوست۔

باز نظارہ شو رویت و تجلی جز در روضۂ رضوان نباشد اما عارفان اند
که روضۂ رضوان حور و غلمان در رویت نقد وقت اوست۔ اے عزیز
اے فرزند شفیق ما را کار با و راء الورا است ما غرق آن دریائیم آنجا که
نه صورت است نه اشکال است اگر گفتار ما را فهم کرده باشی زہے مرد
که تو ئی و الله اعلم۔

سر شصت و چهارم

مه جبینے زہرہ سرائے خورشید رخے روشن تابے از برج فلک تعزز و
تعالی عزّ و تنزل فرمود   ہرچند کہ من عمرے بشکستگی و زاری و عجز و خواری
بوده ام آرزوہا داشتم بود ہم طرف من لحظ شود   آن شخص عزیز الوجود
راو آن ذات علیم الشہود را با خود در بساط و بستر خود مفرش و مضطجع دیدم
رخ طرف من کرد مرا در صحن وطاق و دران سطح پر شطح در بر کشید و اشارت
بہ بوسہ فرمود خود را چنان سبک و تنگ داد کہ مرا اجازت نمود لبانش
گوئے جلاب نبات دو بارہ بر بستہ است یا خود لبستہ دہان کشادہ است
دو سہ بوسہ سبکے میسر شد کا زچہ مجال کہ او گداز آید اشتیاق قدم پیشتر کرد
چابک دستی نمود دست بہ پردہ سر الاسرار زد او خود بلطف و راحت و رحمت
تکرم و رافت بدست غیب کہ او را نہ انامل است نہ انبوبہ نہ کف و نہ
پے و نہ قبض است و نہ بسط کشود   چو از ان طرف بسط و انبساط دیدم
دست شوخ دیدہ شد درون سر الاسرار رفت وایم اللہ ہرچند کہ جست
ہرچہ جست خالی یافت   تحفہ دیگر او عاش آن کل موجود من
وجودی آدم و ابلیس تحویسی جو شوخ دیدہ کہ در چشم دیدار من بر آمدہ بود
من نیز ہمچو او تعری از لباس حیا کردم   البتہ البتہ دست تصرف را قدرتے
نبود و قوت بشری را اثرے نہ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا نہ از و
مار ستوہم نہ از مریم متحقق مولودے زادیکے ازین خبر داد و ولدت
امی ابا ھا دومی زبان کشادہ رایتہ ربی فی صورۃ امی دیگرے
نظارہ شو آن قلندر ریاز دائرۂ احمد وحید ربیرون نہاد و آنگہ زبان کشاد
این سخن در میان آورد.   مصراع

پیکرے ز ادم از مادر از انم گبر مسجو انند

گفتار عطار چه نویسم که خانه کنده خور است هر چند روح مطهر مقدس

او با من این سخن را می گوید بیت

هر چه امروز بریزم شکنم تاوان نیست هر چه امروز نگویم بکنم معذورم

اما این اعتذار در حضرت علی کرا اعتبار ندارد محمد حسینی از

امثال این هزیانے نیز از حالت زار نزار خویش چند بیتے گفته

در دیدهٔ انسان ما صورت نه بیند دیگرے جز عکس این شخص ما در نور ما نورے ببین

این نیز از مقالات اوست بیت

خورشید هر روز ینه را هر روز دیگر مطلعے آن ماهتاب هر شبه در هر چهے بدرے ببین

معشوقهٔ پارینه را امسال دیدم تازه تر در شکل کبرای من است مقصود هر صغری ببین

اے دوست این مغز را از پوست بیرون بکش زندقه و اباحت و

الحاد را بحرف راست در سطرے درست بے کشر نشستن نشاید روحی از حالت

دوحی این خیری دهد و درست می میگوید ۔ بیت

بنازید بنازید که خوبان جهانید بدانید بدانید که در عین عیانید

سمر شست و پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نبوت است ولایت است حکمت است کارست باراست نظر اینجا عام است نبوت عبارت ازان است کہ انسان از خداوند سبحانہ و تعالی علمی و عملی تعلیم یابد و حقیقتے و معرفتے را تعریف شود با این ہمہ تبلیغ آن بر بندگان بحسب استعدادیکہ ایشانرا است و آن تعلیمیکہ او را شود یا بشافہہ باشد خداوند تعالی بغیر واسطہ و ترجمانے خود او را گوید یا سفیرے درمیان باشد از خدا بیاید سخن برساند در تواریخ است دکان ۲ دم کلمہ ۲ اللہ شفاھا اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ آنرا مشافہ نام کردہ ایم آن در صد ہزاران ستار و حجب است وَ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا اما سخن در امور نسبی است رسالت نبوت ہم برائے دعوت راست مقصود از دعوت این است بدان چہ او رسیدہ است مردم را ازان اخبار کند و اسباب وصول را تعلیم کند فمن منکر و من مقر باشد و آنچہ مقر بود و مباشرت اسباب ضروری او باشد پس آن فضل اللہ و عنایت باشد کہ او بہ مقصود رسد۔

و مراد از ولایت اطلاع بر حقایق و معارف خداوند سبحانہ متعالی باشد و این نیز موہب من اللہ بود و اطلاع منہ بغیر واسطہ باشد مرشد مرحق از رسول اللہ اطلاع یافتہ است و بر خواص اسباب ہمان تعلیم مرید کند او ہم بعنایت پیرو بہ برکت اتباع نبی ۲ در رعایت اسباب امید بہ آن مقصود رسید۔

و حکمت اشارت بدان کند حاصلے کہ نبی و ولی را است سر آنرا او بیرون آرد۔ و موجب آن را بیان کند و آنرا الحکم تعدیہ بجائے دیگر رسانم

مثلاً نبیؐ برائے وصول بہ مقصود بہ صلوٰۃ و بہ صوم دعوت کرد و گفت کہ این اعمال بخدا رساند و حکیم بیان آن سر کند گوید کہ چہ سبب است کہ صلوٰۃ بخدا رساند کذلک الولی المرشد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا حکمت عبارت از صواب کلمہ باشد حکمت عبارت از جمع علم و عمل باشد حکمت بیان ارتباط سفلی بعلوی باشد حکمت عبارت از مبدار و معاد بود حکمت اثبات حشر ارواح با اجساد کند حکمت اشارت بہ ترکیب انسان باشد کہ ملکوت و جبروت ولاہوت با او جمع است و با این ہمہ از بہیمی و سبعی و شیطانی و حیوانات دیگر و ہر یکے را چنان بیان کند کہ یکے با دیگرے مزج و خلط نباشد و حکمت نگاہداشتن آن مرکب بود از ہلاکت ظاہر حکمت رعایت و حفظ اوقات کند و حکمت ولی را تعلیم کند کہ وضع الشئی موضعہ باید کرد و انبیا را بدین اشارت دہد کہ فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا و بمحلے بہ غلظت ہم جا نچہ گفت وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ

وہم باید دانست ولی و نبی ازین عاری نہ اند اما بعثت ایشان برائے بیان این را نیست گفتہ اند نبیؐ عالم بخواص اشیاء است وولی عارف بحقائق اشیاء است و حکیم مطلع بہ طبائع اشیاء است و انبیاے اولوالعزم را ہر سہ جمع است صرف ہر یکے بہ محلہ میشود نبوت تخلی است اما تجلی با تخلی است و ولایت تجلی است بعد تخلی یا پس او تجلی و حکمت مراد از تحلی است نبوت عبارت از جمع الجمع است و ولایت از جمع و حکمت از تفرقہ حکایت کند اگر کسی بجمع الجمع قسمتے از نبوت یافتہ باشد تفرقہ کہ حکیم دارد آن تفرقہ غواصی است درحقیقت ولایت و نبوت ۔ و آنچہ گفتہ اند ولایت بہتر از نبوت است آنرا ہم بیان کردہ ام من قبل ۔ نبوت بہ ضیاسے شمس ماند و ولایت بہ نور قمر حکمت بہ حکمتے کہ میان فیضان فیض ہر یکے بدیگرے حکیم چنین گوید ۔ بیت

زیں سو ہمہ عجز آمد و زان سو ہمہ ناز   دارد دو سر این رشتہ یکے عجز دگر ناز

رشتہ ہمہ یکے است ہر دو سر رشتہ را گرد آری ہمہ بہ یک صفت گردد درآیند
و دریک مرکز باشد۔ لاہوت مخ مخ وجوات است کہ از آن بیشتر صفائی
تصور نتوان کرد۔ و ملکوت روشنی ہم از لاہوت گرفت و جبروت عبارت
از آنکہ ہر سہ جمع شود۔ ناسوت و ملک بر مثال عصارۂ کہ از سمسم باشد
بدانی کہ عصارہ از دہنیت سمسم خالی نیست۔ این ہمہ کہ گفتیم قولہ
عزمن قال قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِیْ ہمین بیان میکند و مرتضیٰؓ سرور اولیا و رہنمائے حکما و علما چنین میفرماید

دواءك فيك وما تشعر   وداءك منك وتستنكر

و کتاب اللہ اشارت میکند قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط
اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اے عزیز بہ ہر چہ رو آری بدو
آوردہ باشی و ہر کرا خوانی او را خواندہ باشی این دعا را از ما یادگیر و این
ندا را ابدل یاد دار یا خالق الکل یا رب الکل یا کل یا کل الکل

رباعی

گر سر از لطمہ ابدال شود   این جملہ قیل و قال پامال شود
ہم مفتی شرع را جگر خون گردد   ہم خواجہ عقل از بان لال شود

آرے من عرف اللہ کل لسانہ۔

سمر شست و ششم

حلقهٔ ابدال در اثنای طواف بودند یکی از ایشان گم گشته احجانی
در ذکر احساس کردند تفحص پیوست معلوم شد که یکی غایب شد و رداے
او را میان خود قسمت کردند تا از طواف فارغ شدند و رحبت جوی آن
یکی اقدام کردند می بیند جدا در خانه دو چشم بر دریچه غرفه نهاده نشسته است
پرسید ندا اے فلان ترا چه زد شیطان ره تو زد یا رحمن ترا ازین کار برست
گفت سرے است نهانی کارے است این جهانی مرا بدان اسیر کرده اند گفتند البته
باید گفت درد را درمانی باید حسبت رنج را شفائے باید طلبید از اخوان
وخلان پنهان داشتن شرط کار نباشد و جز پیش طبیب حاذق و حکیم واثق
قصه باز خواندن تا در صورت درمان نماید چاره کار دانست از زبان
گفتار کشود گفت بکار یک فریضه دارم بد ان تن داده دل داده بشغل خویش
میرفتم درین غرفه نظاره شد ازین دریچه سر بیرون کشیده یکی ماه دو هفته
با عذارے چون گل نو شگفته دو ابرو چون هلال نهفته بے چون مے سرجوش
گل دل برآمد و آشفته دیدم مرغ روحم گوئی فتوح خویش در بر یافته گرد
هواے خویش پرواز کرد جبنهٔ هواے خود بهر ران پرواز می جیند مسکین دل
من پر و بال گسسته تن بیچاره از پا درآمده بر جا نشست گفتند هله هرچه
شد شد اکنون برخیز بدین بازیچه میامیز گفت سبحان الله یاراروش کجا دل
را قدرت کو روح را زور طیران کجا تا ازین مقام خیزم و به مرام خود
پردازم یاران باز گشتند هر یکی چون ابر گریان و چون سحاب نعره زنان
و چون برق درخشان آسیب زنان ـ نورالدین پاے زاد که او قطب
ابدال است و شیخ او تاد است و سعد الدین قفل شکن و منصور آزاد که بلبل

آن چمن است در حضرت شدند التماس پیوستند یکے را از میان ما این کار و این چنین روزگار پیش آمده در باب او چہ فرمان است او بہ لغزید از دائرہ این کار خارج شد از مرکز بیرون افتاد ندائے رحمت و دعوت رافت از عالم غیب بر آمد کہ اسفندیار سوختہ طلب حضرت ماست خواستہ ایم تا از جمال کل جمیل من جمال اللہ ان اللہ جمیل یحب الجمال حظیہ و قسم قسمتے نصیب حال او کنیم استکشاف از حال او کنید کہ منتہا و متمنائے تو چیست پیغام دلداری و فرید آشنای دو لسیاری بد و رسانیدند آن گرفتار گفت یک کنار دلالہ شوق در میانہ شد گفت دستان بکشائے و سینہ را کشادہ کن و انتظار کنار در دل و سینہ بدار عاشق چنانکہ رسم کار اوست بہر چہ اشارت کردند امتثال نمود دستان بر داشت بایستاد سینہ را بکشاد اَللّٰہُ یَجْمَعُ بیننا و بینکم فتح الباب بکشاد یکے ملائے ہر جا کہ بیدلے است مبتلا و ہر جا کہ جائے است در نوازش و از انباز کرشمہ بہ آہنگی دستان دادہ سینہ فراز یدہ آمد عاشق را در بر گرفت با خود در بر کشید و بہ لغت تعزز و تعالی فرمود اِنِّیْ اَنَا اللّٰہ و گم گشت و عاشق را نیز گم کرد و ہر دو یکے شدند نہ او ماند نہ این اما دردے در عاشق سر بر کرد کہ درمانش را صورتے نیست رنجے پدید شد کہ صحت او را راہ کارے

بیت

جامے خوردم صفا ندارد — یارے کردم وفا ندارد
ریشے رستہ است بہ نگردد — دردے دارم دوا ندارد

شخص پریشان گشت بسیارے از و نشان جست چنین گفتند بر فلان شیخ مرشد برد این درد را دوا بر ولیست و این زہر را تریاک او دارد این قصہ بیشتر فاش شد دوئی دیگر ہم از میان ایشان برو رغبت کردند کہ او را طبیبے حاذق می گویند و حکیمے واثق میخوانند ما نیز خود را اندیل خرقہ او بر بندیم و بطرف زندیاد او پیوندے کنیم فخر الدین آہنگر و چجو خیاط با اسفندیار بپارہ دوز

اتفاقے بہ وفاق کردند بر شیخ نورالدین پائے زاد آمدند شیخ چہ میفرماید می خواہیم
متشبث[1] بخرقہ فلان شیخ گردیم وخود را بدو دردوزیم نورالدین پائے زاد گفت
ما شانرا بہ بینیم کہ او لائق آن ہست کہ بزرگان وابدال یکے از مریدان او گردند
میان ما شانیست اگر آن پیدا آید شما را گویم یکے از متعلقان او گردید ذکرے
ومراقبۂ کہ مخصوص بدان طائفہ است مستغرق ومشغول آن شدند ہودجے از
ورائے سموات کہ نور آن ہودج آفتاب ذرہ از ان نصیبہ یافتہ وماہتاب
پیش او چون کعک پنیر نماید بلک تا بہ سیاہ نزول کرد وصورتے از فضائے قدس
وسبوح رب الملائکہ والروح فیض گرفتہ دران ہودج نشستے فرمودہ و
از ہر جزء آن ہودج این ندا میخاست اِنِّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا
ہمبرین وضع شیخ مرشد را دیدند ندا آمد پروانہ لاہوت باخود آوردہ
چراغے از ان صنبع افروختہ وشمع از ان طرف سوختہ دران ہودج فرود
آمد مربع نشست ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ را نمونہ نمودہ آن چار فرشتہ
کہ ہودج برگرفتہ اند ہریک سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ فرود میخواند حامل ارواح
کہ او را سلطان دائم نام گویند چادرے آورد کبود تا رآن چار ہمین ندا
میداد لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ برین ہردو انداخت
اللہ اعلم درمیان دوچہ گذشت مرد کار بود وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ
اِلَّا اللّٰہُ ۔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا نمیدانیم آن
صورت قدسی کہ تمثال ژالہ از آب بستہ شدہ بود وآن شیخ مرشد ہمچو احمد[2]
مرسل وجدانت بردھا فی قلبی چہ اسرار نمود وچہ پرداخت قطب
ابدال گفت آرے یک نشان ہمین است نشان دوم بہ بینیم آن درویش
بے خویش بر مرکب میش سوار وجمع ارواح اولیا وانبیا باہمہ ہجوم کہ دارند
گرد برگرد او یکے در پیش ندا میکند وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا
قطب اشارت کرد یافتیم آن نیشان[3] بہ وید سر بر آستانش نہید ویکے

[1] متشبث از تشبث یعنی در آویختن بہ چیزے ودچنگ در زدن ۱۰۲۰
[3] دو نشان

از گدایان در آن شاه گردید عرضه داشتند چنین دردے در سینه است جویان درمان او اسم مسکین این شیخ نعره زد آهے بر آورد که از سردی آه آه جهانیان سوخته گردند و از گرمی او کونین فرود بالا شوند گفت این نه دردے است که درمانش را امیدے باشد و این سوزے است که در وسکوتے توان دید من از شما گرفتار ترم و اسیر تر عجب حالتے تجلی دو باره نه وهر بار که شد تا این ساعت با آن شخص ماند که او را گرفتار و مبتلا و اسیر خود گرداند و چنان رفت که باز نه نمود و نه نماید بدانی آن درختے است هر برگ او و هر شاخ او گل و میوه جز درد و بر درد و غم بر غم نیست به تمامه بهن پیوستند هر آئینه هر چه من دارم نصیبهٔ حال شما کنم اکنون هان و هان در چشم من در آئید و در نگرید بیت

محمد راز حال او چه پرسی گرفتار است و گرفتار است و گرفتار

سمر شست و هفتم

مارا یارے بود بر ابہجو خود ے عاشق شد عمرے در عشقش بر آمد ہر روز آن شور و آن رعب بر مزید تا آنکہ روز شب یکجا در یک بستر و ہمہ مرادہا کشادہ اما عشق ہر روز بر مزید پرسیدمش چہ باشد این ترا بر شخص واحد رغبتے افتاد آنہم بدام مراد تو آمد چندین گرفتارے چیست تقاضائے قیاس این بود بہ یک دولیعہ تیزی سودت عشق را تسکین بودے سوگند ان غلاط اشداد گفت ہربار کہ ویدمش ومی بینم حسن ونمکے دیگر است وجمالے وکمالے دیگر یک سال است کہ چشم بر و داشتہ نظر دارم ہرچند بیش می بینم درو نازے وجالے دیگر میبابم ترا ازین قصہ عجب نمی آید و ازین حدیث شگرفے نمیشود شخص واحد زمان زمان حسینی وجمالے دیگر وشیوہ وشکلے دیگر الیس فیہ سر غامص و علم غموض فتعلم والسلام

سمر شصت وهشتم

عشق شعوذه گری میکند بازیچه میکند گاه بصورت آدم بر آید گاه جمال حوا نماید معلوم نه شد در بدو فطرت تا چه مزاج بود تا کدام وجود شهود کرد ۔ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۔ اما ساکنا و اما جهوراً اما عَالما و اما جهولاً اما حاملاً و امّا محمولا ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ازین جمله نشانی نمود ۔ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ بر یک اصل وجود کسے را جحود نه و بر ظهور شهود در وو نه البقاء فی الفناء و الفناء فی البقا گوی هیچ طرف دیگر ے است حضور به غیبت رفت غیبت به حضور آمد مجنون دامن لیلےٰ چنان مستحکم گرفته است البته گسستن را صورت نمی نماید مگر آن که ذیل لیلےٰ پاره شود یا دست مجنون بریده گردد ۔ عشق در رهگذر پیاده ستاده بود میخواست در میدان شارستان حقیقت جولان گری کند جان آدم را دید دران بادیه یاوه گردی می کند لگامش می بایست نهاد و پالانش می بایست کرد عنان گرفته به ره انقیاد و اطاعت می بایست آورد تا شایسته سواری آن شاه گردد تا روزگار چابک دست چند تازیانه بر پشتش فرود آورد تا آفت روزگار هر جنس هر نوع بخشد گامے درست به گامے مراد جو لاگری کند مے خورده است مشتاق شده است هذیان گوی پیشه گرفته است و رو از خماران مستی می بایست کشید و دو سه پیاله دیگر بهم باید چشانید چنانچه شنیده ۔

شعر

داء الخمار بالخمر یدفع ولذ الحدید بالحدید یقلع

او رہم بدو می بایست گذاشت تا خود را خود بیند و خود را خود ستاید[۱] شناسد
و بیرونی را چون کیکے کہ درجامہ افتادہ باشد بافشاند۔ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ
اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ عجب رابطہ
کہ میان آید با خودت اتحاد نمودہ است با این ہمہ خودنمائی باقی است۔
الاثنیۃ بلاء لا یندفع[۲] والاثنینیۃ مرض لا یشفی میدانی چہ
گفتم[۳] یا انشاء اللہ خواہی دانست واللہ اعلم

۱۔ خود را خود شناسد۔ ۲۔ خردی۔ ۳۔ لا تندفع۔ ۴۔ سگفتم۔

سر شست وهم

عشق بر مثال شخص سیما شده کیمیاگری بجرد مس وجودات کائنات را عین زر ساخته هر چند که زر را اندو دبود ولیکن از هر یکے ادعائے انیت سر بر زد تا آنکه یکے گوید یا کلی و جزی ویا لحمی ویا عظمی شحمی ودمی و علمی و فهمی خواست تعززے و تعظمے نماید و به عزت و جلالت بروزے و براز ے بر آید سرو قدے قباے بالا ورد اور بر کشید کلاه باریکے بر سرداشت تختے از زر ساخت مرلع بر ان تخت نشستے کرد ثُمَّ اسْتَوىٰ عَلَى الْعَرْشِ را صورتے نمود آن وجودات کائنات را هر یکے را به ارادات خویش اسمے و لقبے نهاد چشمے را مجال نه که طرف او تیز تواند دید تیز فهمان کند گشته اند پا وران از دست شده اند و هیبت و جلالت او آنچنان بر دلها افتاده است هر یکے خود را مستحق قتال و قطع می بیند او خود دستہ این کار میکند و بدین روزگار میگذراند یکے را چنین بد مهند و دیگر را چنین بکنند و سیوم را چنین فرمایند و این همه بیا مضامی پیوند د۔ یکے میان ایشان برین شعوذه گری او اطلاع یافته است ناگهان بر دیگرے اشارتے به عبارتے کرد قصه فاش شد هر یکے بغضب و تعصب بر آمده به قتل و به ضرب او به اهانت او به طرد او شروع کردند او را چاره نماند جز آنکه یا جان به حقیقت باز دیا به توبه و استغفار پردازد و خود یکے از ین علماے متدین و از ین مشائخ دیندار توبه و استغفار او قبول نه باشد از آنکه اجزائی به هوای کرده است و شوخی و بدخوئی نموده این کار را به این عزت و عظمت بسر برد خواست استتار اختفائے نماید فے لیلة مظلمة دهواء مدلهمة ژنده در بر کرد پر کاله جامه کهنه بر سر پیچیده نعلین شکسته بسته دریائے خود کرده و چوبے بدست

کوچها بر در خانها تجدی میکنند شیئاً لله ندا ساخته درے را فرو گذاشته نمیکنند
بهر درے حبیبے و خلیلے شریفے و ذلیلے میگر دد جائے باشد لطفے کنند پر کاله در
کاسه او نهند جائے بود از عذر گذرانند و اگر او از برون در قدمے در دهلیز
نهد شاید قفائے خورد دشنامے شنود و صدمه زنند اینجا فکرے گمار باشد کسیکه
بداند این آن مالک الرقاب و ضابط ممالک است اینجا الکبریاء ردائی
والعظمت ازاری را در طرفین اعتباری درستی کن حجابه النور
لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره
در فهم فکر خویش آر شنیده باشی هکذا الوف حجاب من النور و هکذا الوف
حجاب من الظلمت وَ لَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا
عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ۝ یکے زبان کشود و این منظوم فرمود بیت
آنکه بر آمد به بزم مجلسیان دست و دست گرچه غلط میدهد نیست غلط اوست اوست
عارفا چه المرد از بان درکش من عرف الله کل لسانه یک جوب
همین است طیفور از غلبه نور حضور چنین گفت الٰهًا آنچه تو ئی اگر بگویم تر اکسے بیر بستد
ندا شنید آنچه منم اگر تو بگوئی سنگسار کنند حقیقت به تمامه در بیان آمده
است به فهم خویش فکرے کن. والسلام —

سمر هفتادم

دخترے باخطرے مه پارۂ شوخے عیارۂ شیوه ناکے مکارۂ دو لعلش
همچو برگ تنبول همیشه بلند همچو تیغ هندی مسلول سینه کشاده همچون صحن گلبنان پستانش
چون سیب نورسته مهر صاحب وے که دیدش سر فرود آورده است جعد مشکش دراز
همچو مار بحر کمرش باریک همچو میان مور ریز. اتا بچے بادے که از ماکیے با بچے یافت
سیاه جریدۂ چون تابشش همچو غدود گاو میش باریک. دندانش همچو سردن سیاهی یاچرمہ
گاو تاریک چشمانش مناک گرفته برنگ چشم گربۂ دشتی. و در رخسارش کرده
همدستی. سینه اش از حصی البطحا ریخته دندانش همچو زر نیخ گشته پستانش همچو
مشک آب ریخته. این قبیح کریه سلطانی بران حسن صبیح میراند. گفتمش ازین
مرد پیشتر کجا میروی بایست مش این غزل سرائے کن نوازش و نوای نمائان
دختر باخطر ایستادنی ایستاد هر که دید از دست رفت از پا درافتاد غزلے
فرو خواند سبحان الله زهره فلک بود میرائید یا نغنغۂ اوراق سدره بود که
مینالید اگر جهانیان شنوند آن نغنغۂ وطرب و آهنگ عجب وا د الله
لسا تواطر بالعجبے وتحیرے در من افتاد گفتم سبحان خالق آن قبیح کریه را برین
نطیق صبیح حسن طمع آن دسترس و این فرمایش و این سلطانی و این تصرف
و این فرمان محو من العجائب هاتف غیب آواز داد یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ
وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ هر دو از یک آب است و هر
دو از یک چشمه است در هر یکے کمالیست در هر یکے مرادے و جمالیست
اندیشه را پیشه ساز شیر عقل را در بیشه فکر آر و به تحقیق بدان و بدرستی کن
اعتبار و من تمت محاسنه و کملت ها ی الاشیاء کاملته للمعانی
مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ از یک چشمه آب بیرون آمد

به گرد ها مختلف در یکے گندم است و در دیگرے جو در یکے شکر و سیب و انار
در دیگرے حنظل و زهر و زقونیا است و درخت پر خار عجباً للمعتبر آنجا
که جو بکارند گندم را اعتبار نبود یکے راز قونیا خورانند و از سیب و از شکر
پرهیز فرمایند اکنون اینجا اندیشه است آنرا که تو بیگانه نام نهادهٔ او
با او آشنائی ها دارد و آنرا که تو آشنا میدانی با او بیگانگیها است که
آنرا حصرے و عدے نیست وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ
الْمَاکِرِیْنَ ۝ ازین جمله حکایتے در رستے کرده است بیت
چون ذوق تو کافر بتے میباید مسکین چه کند که بت پرستی نکند
ابراهیم صلوٰة اللہ علیه وسلامه از صلب آزر او بت شکن و آزر
بت تراش اکنون اے قلندر قلاش اے مولّه اوباش اے زاهد مزور
متعبد فاش اے دانشمند هزیان گوی ۹ تزویر قلتاش کُلُّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ نه نعم است نه بلی نه جیدا است نه لاش اما شرعاً و
مروتاً و عقلاً و عادتاً تفرقه کنم و این را از جمع به جمع الجمع آریم زهر زهر است
قاتل و مهلک شهد شهد است با حلاوت و لطافت و باز دارندهٔ از بسیارے
مهالک اکنون انما العلاج با لاضداد سخن محقق است تو به اعتبار
دوزخ و بهشت را یکے گوئی در دوزخ حر است نتن است حرق است
خرق است و در بهشت حور قصور باغ و بستان کشت و سرور و تجلی رب
غفور اگر اینجا هم تجلی قهر است اما هر یکے به اثرے مخصوص و معروف
آنجا آه است اینجا اخ اخ آنجا شکایت است و این جا شکر است آنجا
قهر است اینجا لطف است آنجا کبر است این جا فخر است بدانی با آرام
و قرار بر خوردار جز تبع نبی مختار نیست این سخن محمد حسینی گیسودراز است با

دوار یا دوار

سمر هفتاد و یکم

گوینده گفت که محمد حسینی گیسو دراز ره روش تو کوته تو چرا به ستم بر خود سبیلے طویلے اختیار می کنی نظرے به فکرے درستے کن بر صورت ناسوت چهرهٔ لاهوت به شهود وجود بر د بعشق مجاز به مجاز کرد به حقیقت دیدم چیزے الله و اشهی است دلفریبے جا نزا بدان قرارے سر را بدان آرامے بطبیعت عین ارادت مرا خود را در لباس به هیئتے در صورتے سینیے آشکارا یافت شاه باز ان نیز همیدان اسرار حکایت میکرد و مرد شطار نیز بدان اشارت فرمود گفتم خه خه بیت

شب با تو غنودم و ندانستم که توئی
روزم بکنار بودهٔ ندانستم که توئی

با خود این بیت باز میگردانیدم بیت

نابدیدم لب توسگون است
من ازان تو بهانه پشیمانم

جهان دیدم درین تمتع و تفکر مشغول و مستغرق افرءیت من اتخذ الٰهه هویٰه مرا جانب خود کشیدے کرد خواستم جامے ازان دنش درکار برم و آسوده و فارغ نشینم بیت

تا مستی رندان خرابات بدیدم
دیدم به حقیقت که چراین کار مجاز است

خواهی که درون حرم عشق خرامی
در میکده بنشین که ره کعبه دراز است

جام پرست لب کشاده خواست تا به وهم این سرنهانی را نوشے بکار برو دل و تن را به آسودگی دهد هاتف غیب از عالم لاریب که هرچه از عالم غیب است ندا به آهنگے هرچه دلنوا و با صدق و صفا باشد استماع کرد و مزاجه من تسنیم را با خود اندیشه بر منج صفصفان صاف چه نسبت بر دو بینها چه مقابله توان کرد خطاب مستطاب از خداوند رب

نابدیدم لب ترسگون است

دنش: دَن یعنی خم بزرگ ص ۲۰۰

الارباب اشارتے اِلیَ اِلیَ سوے خود خواند فرمود بہوش باشی صاف خود را کدر نہ کنی خود را بہ بچہ بازی درندہی کہ اینجا مکرہا است عالمہا را فرود کردم پردۂ لطیفے پیش ایشان داشتم طالب آن بہ دہم آن کہ بہ مقصود رسیدم از من محروم ماندند ولیکن حرمانے کہ ہرگز بہ وجدان بازنگرد و آرامے گرفتہ اند کہ ہرگز از آن در اضطراب و اضطرار آمدنی نہ اند۔ و دوم خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ دانستہ کہ این الذ و اشہی است و آن احلیٰ و اصفیٰ ہر کہ خود را بہ ہوا داد در عین صفا محروم ماند چند در چند است یکے را ملامت و دیگرے را کرامت یکے را سلامت دیگرے را ندامت ترا ہمین قدر نصیبہ باشد راست است مَا تَرَی فِی خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط ازین روے وجہ منہ الیہ ہست بعثت انبیا بر عوام و خواص و اخص خواص است عوام را از بت پرستی و ہوا پرستی باز آرند و خواص را از خود پرستی باز آرند و اخص خواص را از اوئی او و توئی تو با موسی علیہ السلام گفتند فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ یعنی از اوئی او و توئی تو بدر شو ہر دو را از خود خلع کن زیرا چہ تو عینہ بعینہ ہستی فَاِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی۔

السلام علیک ایہا الاخوان تفکروا فی کلامنا ھٰذا فیہ من تحقیق و حقیقت البیان حجت نہ گوئی فلان بزرگے بدین مبتلا و گرفتار بودہ است محمد حسینی با تو نیست با آن کبارست کہ ردای کبریائی بر دوش گرفتہ اند و ایمرا اللہ ندانستہ اند اگر این کارۂ دیدہ رای عرش سیر بکن نظارہ شو ورا را لورا چیست انہ وراء کل وراء ہیہات فہیہات ہنا طمس فی طمس رمس فی رمس۔

سمر هفتاد دوم

شیخ نورالدین پائے زاد که او سید الاوتاد است درکنارهٔ رود نیل نشسته تماشاے حیواناتیکه دران میانه اند میکرد ماهیئے را دید که دو سر دارد با ماهی گفت این دوم سر از کجا است گفت ذوالنون را درینجا آوردند غسل دادند ریمیکه از اندام او جدا شد من چیدم مرا دوم سر ازان زاد گفت حکایت کن ازین دوم سر مزید چه افتاد گفت این دوم سر سریست گفت ترا درین سر از ماهیان دیگر چه زیادت است گفت درین سر آن مقدار ماهیانیکه درین رود نیل اند من عدد آن را شناسم که بدانم و آن قدر که حیوان اند بود و جود آنرا شناسم آهے زد گفت مسکین این را سر دانسته است در آن غرقاب آتشے از دل ماهی سر بزد با شیخ گفت بحق آن خدائے که ترا سر ابدال و اوتاد گردانید بگو سر چه چیز است که من درین گرداب حیرت متحیر و متحسر گشته ام لابد منه ولا سبیل الیه حاجت من شد تست نمیدانم این سر حیست وجهل قناعت نمیشود گفت این سر تو ندانی و در چشم تو در نیاید این خاصهٔ انسان است گفت بلا بر بلا افزود درد بر درد اندود وهل من طریق کمراره روے بدان سر بود گفت مگر غذاے انسان گردی گفت چون غذاے انسان گردم انسان باشم ماهی نباشم مرا چه سود آید باید که ماهی باشم و درین دریا باشم مرا با این آشنائی شود رحمے در دل شیخ روی نمود و گرمی دل او را به لطف سرد کرد دهن خود را دهان آبے ساخت بسیاری غرقاب دریا درون سینه برد با آن ماهی بهم ماهی میگشت و نظاره درونش میکرد تا که گذرش بر جهان دل شد پرتو از عکس انوار سبوحی و قدوسی لایح تر دید ماهی را با آن انوار میسر نه هر دو چشم جهان بین را کور دید

او آب را با ماہی باز گردانید ماہی بقعر دریا دالیا دگفت و او بلا در ظلمات آن نورے مشاہدہ شد کہ دل مبتلائے او گشت در بن غرقاب دریا آتش عشق بہ افروخت شوق او دود از سر من بر آورد دگفت ایها الشیخ اغثنی اغثنی در میان غرقاب چشم بر باد دادم آتش عشق از دل شعلہ زد دود اشتیاق در اضطراب وتعلق انداخت میتوانی دستگیری کردن بلے مردی نمودن گفت اے ماہی بدین درد بساز و برین کوری بمان کہ درد این راہ از صد درمان است وکوری حبك شئ اعمی در عین عیان است ماہی دم سرد بر زد موج دم سرد او بر آسمان رسید شیخ فرمود مبارکت باد بہ سرے رسیدی و بدولتے رسیدی کہ پاے زاد سر گردانست۔ والسلام



سر هفتاد و سوم

عشق مرغ ازل است اینجا مسافرانه آمده است و بهاره حب الوطن من الایمان است روی براجعت دارد فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ را تذکار و تکرار کند تا کلُّ شیءٍ یرجِعُ الیٰ اصلِهٖ در مقر خود قرار یابد عشق مرغیست در هوائے خود پرد و بقید دامے صید نگردد و به دانہ و آبے سر فرود نیارد او مرغیست که بے پر و بال پرد ہوائے آشیانے ندارد او صعوہ است که نشیمن معین ندارد ہر آشیانے از و نشانے باشد او طائریست در فضائے لاہوت پرد و جز بد انجا پر و بال نگستراند دخفض الجناح ہمانجا کند در جبروت او را گشت گاہے گشت تماشائے او صحرائے قدس بود ملکوت خود گذرگہ اوست دختلاف تردد ہمانجا کند با این ہمه بابنیۂ انسان کارے دارد ہمین عشق گفت الانسان بنیانٌ الرب اگر عشق را صورت بودے جز صورت انسان نبودے لا بنیان

عشق مشاطه برحسان و مداح است عشق قرین ہر ساح و صباح است عشق شراب صاف را جام است عشق در دتہه مانده را مستی تمام است عشق بت پرستان را پیشوا و رہنما است عشق زاہدان و عابدان را قبله گہ ایشان است عشق مالک دو جہان است مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ برائے تفصیل و بیان است

عشق سر تسلیم و رضا است عشق طلاب را قدم و روش است عشق شیر بیشۂ عرفان است عشق خواجۂ جہان است عشق سلطان مالک الرقاب ضابطۂ زمان است عشق پیرایۂ رہ ے خوبان است بسیار چه گویم عشق ہم این است ہم آن است قایل هو عین الاشیاء ہم از بن بیان مادر گمان است عشق علما راحجت و سلطان است عشق جان است عشق

جان جہان است عشق جان جان است عشق نہ آن است کہ من تو گویم فلان و بہ ہمان است
عشق تیغ است عشق نیام است عشق صیاد است عشق صید است عشق دام
است عشق ابلیس راشیطان است عشق آدم وا رحیم و رحمن است عشق
بے نشان است عشق را ہر جا کہ جوی چہ میکدہ چہ مصطبہ چہ کعبہ عریان است
عشق شیدا را تیغ بران است عشق گردش سنان است عشق بر رخش آزاد سوار
چالاک جوان است عشق صورتے ہزار دو در ہر صورتے و ہیئتے پیدا و نہان است
اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللہ ط۔ عشق را عظیم شان است چہ گویم ہر چہ گویم
عشق ہمان است و برون ازان است عشق ہمان افسانہ قیل و قمیان است
مجد الدین بغدادی از راہ دیوانگی و سرفرازی از عشقبازی خوش اشارتے
فرمودہ و اشارہ او مارا بر دیدہ و جان است۔ بیت

گر سراز پی لمعہ ابدال شود — این حلبہ قیل و قال پامال شود
ہم مفتی شرع را جگر خون گردد — ہم خواجہ عقل را زبان لال شود

عشق را مبداے و معادے نیست قرار گاہ او کان اللہ و لم یکن
معہ شئ ہم از آنجا آید و ہم بدانجا باز گردد۔ مبدا و معاد چہ معنی دارد
راست گفتہ اند الممکنات لا یتناھی زیرا چہ ممکنات این جہانی و آنجہانی
را انحصار و تعداد نیست اگر پرسندت ھل یعلم اللہ سبحانہ
عدد انفاس اھل الجنت و النار ترا جواب چہ باشد ان اللہ
لا یوصف بالمحال الا نسان سری و صل بی عاشق معشوق عشق را
یک خانہ شطرنج بازی کردہ است باشد کہ عشق ابلیس و فرعون گردد
شاید ابلیس و آدم نماید و شاید یزید و حسین بود شاید محمد و ابوجہل گردد
آزر و ابراہیم را از یک نسل بیرون آرد عشق بت شدہ است عشق بت پرست
شدہ است عشق بت شکن شدہ است محمد حسینی با عشق بسیار کشتی گرفتہ
است عشق او را بسیار بار بر زمین زدہ است اما شوخی اش ہر بار بر خاستہ

است و دستے کشیده است عشق قلاش است او باش است عشق بت شکن است
و بت تراش است عشق از خدا جدا نیست اے عزیزان اے عارفان فہم
کنید که محمد حسینی چه بیان کرده اند این نیز تحقیق دانید هرچه گفت عشق بدانید
در بیان نیامده والسلام

سمر هفتاد و چهارم

كٓهٰيٰعٓصٓ خطاب با محمد شد دع نفسك فتعال خطاب موسیٰ شد فشتان بين الخطابين فليتفكر كم بينهما الٓمٓ محمد را تنبیه میکند الازل هو و الابد هو و الوسط هو تعریف میدهد از غُلِبَتِ الرُّومُ و غُلِبَتِ الرُّومُ سَيَغْلِبُونَ چه تفاوت کند اهل طریقت اینجا اشارتے گفته اند اگر ترا توجه شد که قدم بر خلاف نفس نهادی به قهر و غلبه بر وی تسلطے یافتی فلا يامن مكره مکر او نیست و نابود نشود از مکر او امان نباشد تا شررے از آتش باقی است این مثل گفته اند ان بقی شرارة تحرق عالما تا حق به حقیقت تجلی نکند در رسوم و عادات و مولمات و مستلزات محو نشوند از نفس امان نباشد اگر این چنین اتفاق افتاد که او بر تو قوتے و تسلطے و غلبه گرفته است اسیر او مانده نشاید که نا امید شوی و خود را تمام بدست او وهی تا متصرف وجود تو هو گرد و تو در مجاهده و ریاضت باش و ساعة فساعة التجا بحق کن لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا این هر دو معنی بر اختلاف قرنین رفته است نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ تحریر را تقریر میکند حبیب خود را که بهاره در بساط قربت بصفت وحدت اتحاد است باهمه موجب سکر تو در صحوی هرگز نباشد ماهی که از دریا تو گیری و از دست توحید قعر دریا گیر و تو غواص آن قعری تو غرقابی آشنائی که جز در ثمین در مخلب خود گرد نیاری چون تو درین دریا بمثال نهرے مجرے شده نعمت ترا نهایت کجا دولت ترا غایت کجا که تو همویی ممنون دو معنی دارد یکے مقطوع گفتم دوم معنی منت باشد چون من و تو همار ه یکے ایم این دوئی وهمی بیش نبود منت بر که وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ سبحان الله با

او یکے و ہمہ اوصاف او متصف بذات او متحدد بہ وحدت ملتزم شرائط
ارکان بندگی بجامی آرد بحق و حقیقت تا آنکہ متوہمان و سرسامان گمان بردند
کہ مگر او برائے رسمے و نظامے وضع شرع کردہ است ہیہات فہیہات تحقیقت
کردہ است ہمہ او باشد شریعت ہم ہمو باشد گفتار دوست من است

شعر

القایل والسامع والباصر ہو — والعالم بالباطن والظاہر ہو
الغائب ما سواہ والحاضر ہو — الاول والآخر والدایم ہو

سمر هفتاد و پنجم

از کهیعص ترا چه شعور داد این حضور تراکه خبر داد که بوراے وجود تو بہ صفت تعزز و تعالیٰ برآمده و بر سطح عرش نشسته بر تو فرمانده‌ی کرد وبدان ھ تراکه اشارت کرده ھ که او چه غمزه می زند ان اللہ خلق جهنم سوطا یسوط بہ عبارت الی الجنۃ ترا براه مقصود میبرد داین ی که ترا به طرف خود خوانده وبا تو ره دوستی نموده و این ع که دیده کشاده بر تو چشمکے زده وخود را بتو بخود بعینہ عیانی کرده و این ص که ترا صفاے صفات پوشانید واز لباس دوئی برهنه شده ترا به صوت اشارتے داده واین پانزده حرف راکه یکے از ده شمرده وآنرا به حساب ابجد درشمار آورده وباآن ابجد عددے درستے باز آورده حم عسق عین الحیوۃ را تو چه دانی تا به منتهاے مرسی مبدأ ومعاد راکه بجمع آورده ترا به یک سررشته نسبت نموده واز ع عشق عیانی که نمود عین الاشیا رکہ گفته این س ترا ره سلامتے که رسانید بدرجه سمو که برکرد ـ سموات که علیین اند وسفلی ارضی که به سجین است که امتزاج داد که باهم در بست و از کجا بپیچیده شدند واین ق قیام قیامت قامت او راکه برقرار داشت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا این مجموع اشاستے آسانے که گفتم ذِكْرُ رَحْمَتُ رَبَّكَ بجمع الجمع در یک نقطه نهاد عجب کارے دگر سررشته دراز کرد اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَاءً خَفِيًّا ظهور کشف را آشکارا نمود فهقه است اینجا عارفانرا چه‌ها بازی میکند چه شیوه بازی می نماید وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ سر حقیقت بہ چه بازی میکند کَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ رسمے ستمر و کارے شعراً

مهره بازی تنها با تو نه کرده ایم با همه خواص و اخص همین رفته است بینی بنیه
که تو اند بود تا ازین جهان نشانے تو اند نمود ورنه بعثت انبیا عبث باشد
الـــم الله قضیه لشدت ظهوره خفی را چون بر آورده است و چگونه
آشکارا تر نموده است مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ خوش پرده
دری کرده آلـــم سفل و علو را برهم نه فرش و عرش را بریک قدم
دار بهشت و دوزخ کرده آلـــم رایک شخص انکار بیچاره محمد حسینی افتاده
مانده درین پندار هیهات نصیبهات ۔

وهمے است زمن باقی و باقی همه اوست



سمر هفتاد و ششم

اتفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است که رهروان دین
به چهار صفت است اند سالک مجذوب یعنی سالک متدارک بجذبه دیگر
مجذوب سالک یعنی مجذوب متدارک بسلوک دیگر مجذوب مجرد چهارم
سالک واقف سلوک بی جذبه نیست اما بعد جذبه سلوک جذبه دیگر باشد
برای چیزی که سلوک بود بدان رساند وآنکه او را نخست جذبه شد پس
متدارک بسلوک گشت سری کشف شد اطلاع بر حقیقت شد او را گفتند هرچه
خواهی بکن خواست او این افتاد که البته تعبد وصلاح پیشه کرد او هم شائد
شیٔ من الاشیاء. بر و کشف کردند آنرا جذبه گفتند خواست این کار به
کمال وانتها رساند پی آن سلوک کرد تا آنکه جذبه به پیر مرشد خواست تبع
شود سلوک فرمود این هر دو سالک متدارک به جذبه و مجذوب متدارک
بسلوک ارشاد و هدایت را شایند و هر دو نصیب باشند برای امامت
وخلافت را که بجزم پایه ایشان مرتبهٔ رفع رسیده است والبته از خفض و
کسر این گشته اند و تا شیخ قدم در دار امان نهاده باشد و از دائرهٔ
مراجعت برون نه شده حرام بود وش که خود را به پیشوائی و رهنمائی شهره کند
واین را بچه دانند حقیقت کشف شد کار رجائی است اگر پرسند که خدا قادر
است برین که او را از آنچه اوست باز گرداند جواب گویند محال تحت قدرت
نیست ان الله لا یوصف بالمحال وما من نبی الا وله نظیر فی
امتی. دیگر چه معنی دارد مرتبه انبیا را دیگر چیست عصمت از مراجعت اولیا را
حفظ از بازگشت چنانچه ذوالنون میفرماید من وصل لا یرجع و
من رجع رجع عن الطریق و سر عدم مراجعت گفتم عیانی شد جب د

(حاشیه: گیرد را — انبیا را دیگر)

استار در میان نماند حجب و استتار در حجب عیان غایب شد وقت صبح محال آمد ضحی
که از شام نشانے یابی و آنکه گفته اند هر چه خوش آید کند همین شخص است چنانچه
مولانا گوید۔

بیت

باز آمدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم
این چرخ مردم خوار ره را پهلو و دندان بشکنم
گر پاسبان گوید که هے بروے بریزم جام مے
دستم اگر دربان کشد من دست دربان بشکنم
هر گه که من بدمست را در خانهٔ خود ره رهی
پس می ندانی این قدر این بشکنم آن بشکنم

مرتضیٰ هم ازین جهان نشانے داده است۔ ع

لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ زمین زمین نه ماند زمین به غیر زمین شد
یقین غیر گشت وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ چون پیچیده به یمین او شد
دران یمین به عین یکے گشتند مرتضیٰ چگونه نفرماید ما ازددت یقیناً
همه را یکے دیده یکے دانسته یکے شناخته صور و اشکالی از میان برود
از دیا دچه بود همانچه حق است ظهور پذیرد سخن ما فهم می کنی اگر می کنی
زہے مرد که توئی۔

و آنکه گویند میان این دو متدارک به جذبه یا متدارک به سلوک
تفرقه نهند گویند آنرا چه جذبه مقدم است و اعلیٰ و اولی است لاحول
ولا قوة الا باللہ هر دو را اخوان تو امان دان که از شکم یکبار بیرون
آمده اند۔

سالک واقف دو معنی دارد یکے آنکه واقف است که جذبے
او را اکشف شد قدمش بیشتر نبرود یا سالکے است مرشد به سرندارد یا سالکے

است بهواے گرفتار شده است به تقبیل اقدام و دست بوس انام و به واقعه
خوابیکه می بیند تخیل درست میباشد بهر ان غرور است و اندک حضور که
دست مید هدان سرور دارد   یا در اثناے سلوک لذت طاعت یافت استحلاء
الطاعة پابند وقت او شد یا همتے بلند ندارد و هم به تمثیلے و تشکلے که او را پیش
آمده به نظاره ماند شاهد را بجاے غائب نهاد و از شاهد غیب محروم ماند
واقف این چنین کسے هم باشد که عشاق و شدایدنمی تواند برخود نهادن از بسیارے   عشاق
به اندک قرار گرفت   و دیگر هرجا که متعبدے و متزهدے است بدانکه واقفست
او میگوید مرا چیزے نمی باید توفیق عبادت مرا کافی است ۔

(۱) مجذوب مجرد چنین کسے هم باشد که در باب او این بیت خوانی ۔ بیت
زباده چون کف ساقی تهی نمی گردد   کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز
بر پر می پیمایند و فرجهٔ شعورے نمی دهند و هر نفسے مست مست میدارند
نیکو دولتیست این عظیم دولتیست وسعادتیست این   آن دوئی که گفتیم احیاناً
بل ساعاتاً واز ماناً تمناے این دولت کنند   همه پیران طالب مقام مریدان اند
وهمه مریدان   مشتاق احوال پیران   مریدان میگویند زمانے
ما را از ما برند و پیران میگویند ساعتے ما را با ما دهند۔

هرچند که مجذوب مجرد لائق شیخوخت و دعوت نیست آتش میکده در خانه دعوت
زن و هدایت در سیلاب ضلالت روان دارد۔   بیت
مرا به خانهٔ خمار برید و بسپار   دگر مرا به غم روزگار مسپارید

اشارت بحالت مردے است که ایشان را لو کشف سر الربوبیت
لبطلت النبوة مرد در قلزم وحدت غرق است فرصت آن ندارد که
سر بر آورد   در غرقاب افتاده است البته ساحلش را پایان پیدا نیست
پیغامبر دعوت کرا کند نبوت بر که ارسال شود و از قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ
اَدْنیٰ در گذشته است ثانی را مجال نمانده است۔

بیت

چوں رسد عشق را چنین حالت　　　سرو شد گفت گوی و لاله

ولاله از حالت شه و عروس پریشان باشد هیهات او خود محرم کار نیست و اشتوقاء الی لقاء اخوانی همین شهباز فرماید مرا برادران واقارباں اند که هم کاسه هم پیاله هم نواله او پند چه میگویم کجا افتاده ام مردمان مے خورند و مشتاق شدند دیوانه شدی یا وه میگوی۔
مجذوب مجرد این چنین کسے هم باشد پرتوے از عکس لاهوت بروے زد دماغش سبک شد لقمان سرخسی پرسید گفت در بندگیت پیر شدم رسم بندگان است که درین حالت آزاد کنند آزادی میطلبم شعاعے از پرتو لاهوت بروے زد مجنون صفت گشت مجرد مجذوب چنین هم باشد بر سرے اطلاع یابد قید شرع را از پا گسسته بیند مهار بندگی شکسته یابد۔ عنان عبودیت از دست رفته بیند هر چه خوش آید کند و از مزید باز ماند کجا آن حالت که محمد و خداے محمد سر بسر و کجا آنکه بوجهل جفا کند و دندان و رخساره شکند و به سنگ بزند حالت واعیان و هادیان این است روز بدیست این مرشد انرا هم ایشان دانند بس بیچاره طبیبے که علاج دیوانگان کند مینوسید اگر یکے به رتبه دعوت رسد شاید بغیر اجازت پیر دعوت کند لاحول ولاقوة الا بالله چه گویم آن مردنا دان را با خدا میتواند گفت شنیدی درمیان نهادن اما بے پیر و پیغامبر نمی یابد گردید آمد هر چه آمد اینجا چنین می فرماید۔

بیت

اگر مراد تو آید دست نامرادی ماست　　　مراد خویش ازین پس دگر نخواهم خواست

اریدوصاله ویرید هجری　　　فاترك ما ارید لما یرید

آه پیرا سوختی سوختی ۔

بیت

حاصل عشقت سه سخن بیش نیست — سوختم و سوختم و سوختم

سله اورا پرنده از ان گویند که چون در سماع شدے قوت طیران دست دادیے از یک طاق خانه بر دوم طاق می پرید" از تبصرة الاصطلاحات۔

ں۵ - در شرح اسمار بعد از لفظ "نهادن" و قبل از لفظ "آمد هرچه آمد"، عبارت این چنین است:- اما با پیر و پیغامبر میسر نیست ضرورت است اورا بلای باید کشید و جفای باید شنید و از پیر و پیغامبر نمی باید گردید" و در کتاب مظفر حسین صاحب و در تبصرة الاصطلاحات نیز عبارت همچنین است۔

سر هفتاد و هفتم

دیگ سودائے ہوس بر دیگدان سویداے دیے بسیار جوشید تا خیالے را پختہ کرد با این ہمہ ہواے آن سوختہ خام بہ اتمام نرسید کالحبّ علی المقلیٰ[1] ماند چہ باشد کہ فرد حقیقی بہمہ اعتبارات۔ وجہات احد صمد باشد واز وگویند صور مختلف واشکال متضاد از حیز امکان در مکان ظہور بروز کند ہم درین درطات وہم درین خطرات مستغرق بود خود را در قدس دید نظارہ اش شد کہ از ان مکان لامکان قدسی خالق انس وجان صورتے بہیٔ روئے نمود کبیرے زالے ولیکن با جالے دندان را خضاب سواد کردہ پردۂ حیا از پیش دور کردہ خندنی میکند پرستشے پیوند و دیگرے پیدا آمد گندم گونے کہ موجب لغزش آدم باشد قناعۂ کبریائی بر سر گوشوارۂ ازل در گوش وطوق احاطت گردگردن سوار قدرت بر ساعدان خلخال ابدیم ساق را بر پا خواست از دو استکشافے واستفسارے کند دخترے دیگر پیدا آمد سالے چہارے پنجے راہبدان پیرایہ آراستہ حیرت اندر حیرت افزود درد بر درد اندوہ غم بر غم روے نمود از عالم غیب ندائے لبینی هیستی کہ موجب قرب دلہا باشد وسبب مستی جانہا بود عارفان را در رقص آرد عاشقان را در ہمس[2] انداز د کلامے فصیحے بلیغے نصیحے در گوش آمد و بدل القا شد اے نادان تو کیستی و کدامے و چہ کس باشی برین سر ہوا استطلاعے کنی ندانستی کہ خلیل ما ابراہیم گفت واز ما بہمہ عجز و زاری التماس پیوست وگفت رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَىٰ بدین التماس نقد سرزنش کردیم گفتیم أَوَلَمْ تُؤْمِنْ گفت ایمان دارم بحقیقت میدانم این کار کنی و توانی کرد اما ہوس مشاہدۂ کیفیت دارم کیفیت نمودہ ام

[1] المقلی بالکسر تابہ کہ قلیہ بریان کنند (۱۰م)

[2] ہمس یعنی فشردن وشکستن

بدان اطلاعتے نہ داد یم کہ آن در حیز محال قرار گرفتہ است واو در مکان
تمکین دار د گفتند لائق حال ترا نیست از حرص و ہوا دو از شہوت و آراستگی بنیہ
خود بدر شو آنچہ خارج مطلوب او بود و در اعتقاد او داخل کرد چہار پرندہ
کشت و ہریکے کوفت با دیگرے در آورد و ہریکے را جدا گانہ کرد
این بہ نمود کہ چگونہ یکے از دیگرے جدا شد و جز ہریکے چگونہ باز رشد ‌ لہ بازشے بجنبہ خود پیوست
بجز خود پیوست ازین جا اشارت کرد کہ محال باشد کسے مطلع برین شود
کہ در گرہ پا زکشادہ باشد مغزے ندارد ہمہ پوست در پوست است ہر کہ
خواہد برین اطلاع یابد چرا چنین است حز تضیع عمر عزیز خویش نکردہ باشد بلکہ
بیحدی نفقہ کار روزگار ما است بیشتر جبرئیل بہ صورت وحیہ کلبی از غیب بہ
رسول اللہ شاہد شد تا این چنین بود کہ از صورت خود گشتی بدین صورت
شدے ورنہ این بود کہ این صورت غیر آن بودے اختلاف اعتبار را
اتفاق افتادہ است ۔ علی لاطلاق این سخن را کہ مطلق در خارج وجود ندارد
میدان وچنین ہم میگویند کہ جبرئیل عقل محمد است کہ صورتے تمثیل کردے
ووضع اشیا مواضعہا تعلیم شد ہر چند کہ جہاد را خلاف عقل گفتہ اند اما نہ
نہ عقلے مخفی است فلک افلاک عقل کل را این جا باید شاید ترا ظفرے
بدان بود ونظرے بران داری بسیار اسرار در فہم تو آید ہمین کہ
خُلِقتُ انا وعلیؑ من نورٍ واحد ہم ازین جا کہ علیؑ اخ نبی
است آخر مین کل نوعین وتکلین ہمہ معنی داشت نفی اللنبوت و نفیہ
الخلافت ہمین اشارت کرد انت منی کہارون من موسی ہمین فقہ
را حدیث میکنند کلامنا اشارت وعند من فہم عبادت والسلام

سر هفتاد و هشتم

بزرگے طعامے بدست مرید داد گفت دران بر آب درویشے است بوده عرصه داشت که آب عمیق است کشتی نیست و مرا با آب آشنائی نه گفت کرانه آب بایست و بگو بحرمت آن فلان نام خود گرفته که وقتے بزن نزدیکے نکرده است مرا ره ده آب دوشق شد مرد گذشت طعام بدرویش رسانید او خورد وقت بازگشت مرد گفت وقت آمدن چنین آمده بودم وقت رفتن چه کنم چگونه روم گفت برو بر آب بگو بحرمت آن فلان نام خود گرفت که وقتے طعام نخورده است آب ره داد مرید را دو اشکالے مشکل پیش افتاد یکے آنکه این پیر چندین بچگان زاده و آن درویش بحضور طعام خورده دو دروغ بر آب گفتم هر دو اثرے اعجوبه داد از پیر پرسید محمل این کلام چه باشد دروغے را چنین اثرے شود گفت من بهواے خود نزدیک زن نرفته ام و او بهواے خود طعامے نخورده است اما صدق کلام برین رفته است آکل و ماکول ناکح و منکوح یکے بوده است چنانچه یکے گوید ما در خود را من زاده ام و چنانچه گفت صحابی ولدت امی اباها و یکے گفته رأیت ربی فی صورت امی از زبان مبارک رسول الله گویند صلی الله علیه وسلم

شعر انی و ان کنت ابن آدم صورة فلی فیه معنیً شاهد بابوتی

دیوانهٔ از سر دیوانگی و خودکامی این سخن گفته۔ بیت

قلندر را نو از شهها خدای را گداز شهها خداوند قلندر دان قلندر را خدا خود بین

بدبخت ملحد زندیق کافر درین مقام الحاد خود را حجتے سازد زندقه خود را برهانے گویند ندانند که این حکایت فیض اقدس است مدبر محرک فاعل قائل جز او نیست او را روح الروح نامند او را روح اعظم خوانند وصف

اوچنین گویند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت الی صورت ومن مادة إلی مادة ومن هیئت إلی هیئت بلی الحقیقت کالکرة هرجا که انگشت نهی حاق وسط او باشد اینجا فرعے واصلے نیست این را الحد اصل نهاده وحرکات خود را از آن متفرع کرده لاحول ولا قوة الا باالله

توضا وضوا الغیب ان کنت ذا سر
ولا تیمم بالصعید علی الصخر
وقدم اماما کنت انت امامه
وصل صلوٰة الفجر فی اول العصر

این نیز بیان آن جمله است که بیان کردیم۔

سر هفتاد و دوم

امشب دیدم شخصے برہنہ را روے کف ہردو پا باہم نہادہ از ہردو ران او شعاعے و لمعے پیدا بود کہ روشنی آن باصرہ خیرہ می شد وحقیقت آن او راک نمی شد معلوم نبود کہ شخص ذکر است یا انثی علامتے دیدہ نشد ومعلوم نشد کہ پیر است یا کہل جوان است یا امرد اللہ عالم کانہ شنخ از او آوازے می خواست از من سوالے می پیوست کہ مرید را بر پیر چہ اعتقاد باشد و اندازۂ آن کار تا کجا باشد گفتمش اقل من کل قلیل این بود کہ معتقد مرید آن باشد کہ ہرچہ پیر میکند باذن من اللہ و امر منہ باشد وبدین خبر خضر علیہ السلام نشان دا دگفت وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ من اللہ مامور بودہ ام و اگر نہ کردمے عاصی شدمے واگر ازین قضیہ خلافے ونقصے در خاطر گذرد مرید از دائرۂ ارادت خارجی شود واگر آن پیر کارے من عند نفسہ کند بحسب حال خود بقدر وقت خود مرتکب کبیرہ شدہ بود ملام و معاقب گردد قصہ ذو النون شنودہ باشیٔ کہ بر قوم نینوی مبعوث شد چند گہے دعوت کرد کسے بدو نگروید ناخوش شد بغیر امر باری تعالیٰ از ایشان اعراض کرد در دریا سوار شد ماہیش لقمہ ساخت چند گہے در شکم ماہی بود معرفت خدا دستگیرش شد عذر خواست کہ دعوت من و انکار ایشان از مرکز وحدت واز حلقہ توحید بیرون نبود پس بیرون آمدن من بصفت غضب از قدم وحدت وتوحید تجاوز باشد آن را عذرے خواست بحسب معرفت خود کہ ہم در عین وہم ظن بودہ اند من و او ودعوت من و انکار ایشان ہمہ یک نقطہ بود لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بدان چون غضب او از عالم جمع بود وعرفان او از جمع الجمع چو بجمع الجمع آمد ہر آئینہ رہنمونی خلاص روے نمود پرسیدندش کہ در ان

بندی خانہ ظلمات خوش بودی یا بدین خلاص و یا وہ گذاشتن گفت اگر راست پرسی وران بند خوش بودہ ام صورتے دلبند جان ربائے و لغزیب را در بطن الحوت داشتند من بہ نظارہ و عشق او خوش بودم آن دیدار و بند و بیگانہ و انکار ایشان را بسجہ کشیدم امروز کہ در فضاے کشادگی ام آن صورت با من نیست کاشکے ابد الآباد آنجا بودمے داد با من بودے۔

الغرض پیرے کہ بغیر اذن دامر باری قدم منحرف نہد مبتلا بہ بلائے گردد و از عتاب و عقاب خالی نباشد آن مرید کہ پیر را ماذون و مامور دانستہ است گرہ عقیدۂ او ہر چند سست تر مینماید زیرا چہ پیر مرمرید را آئینہ است کہ مرید خدائے را در آئینہ پیر می بیند و پیر خود را و مرید اگر مرید درین رابطہ برسد خود را با پیر در یک سلک منتظم یابد و تخیلات با پیر این خیال بازی کند۔

گفتم کہ پیمبری تو یا پیر

از پیر این شنود۔

گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر

مرید بہ نور حضور شعور درست یابد و بعد مقاسات اللتی و اللتیا بدین دولت رسد و این را در آئینۂ دل خود محقق و متصور بیند بضرورت گوید۔

بیت

چون نیک بدیدم این نکو بود من او پیر ہر سہ او بود

اگر پیر بحسب مغالیط معارف تجاوزے کند مرید بد اعتقاد نشود و اتباع ہم نکند کار او را بدو گذارد میان مردم این عذر خواہد فہم من آنجا نمی رسد کہ پیر است با خود این داند ہر کہ از راہ منحرف دگشت رد د بلائے آن انحراف و اعوجاجے کشد و از ملامتے و غرامتے خالی نباشد پیر داند کار پیر داند مرا ہر چہ بر آن رہ کردہ است مرا بدان استقامتے باید کرد افعال نبی مختص است بعضے و تبع نہ ما خرج النبی صلی اللہ

علیه و آله وسلم عن الدنیا الا و قد خلت له نساء جمیع
العالم پیر را همین مثال واند پیر را درجه ادنی این بود که گفتیم
اعلی آن است در جمله اختیارات با جمله اوامر و نواهی اختیار
او بدست او واده اند گفته اند افعل ما شئت و دیگر ازین برتر
وپیشتر وبیشتر آن نمی نویسم ازانچه بر غیرت عشق در کار است و دیگر موانع
است که تقریر آنجا وفا نمی کند وتحریر شاید آنجا یاری ندهد علیک فعلیک
ان تلازم الصراط المستقیم والسلام

سمر هشتادم

بادلے مغتم وجان مہتم بسینہ شکستہ ضابطہ گسستہ خطرات نزہات در مباہات الہیات تردد واختلافے میکرد پلاس یاس در بر خود می دید وازان یاس میخورد کہ عمر بہ نود رسیدہ موضوع نود محول رود باشد جام مراد بکام من نشد ومطلوب مودود بدامن مقصود نیامد از سینہ گرم دمے سرد سے برآمد وازستوہ اندوہ لب خشک وچشم تر شد وعبرات چون سیلاب روان تر شد تاناگہان ہیو سان از سماوات جوانے امردے اجردے در برمن نزول کرد جبنیش از ماہ شب چہار دہم روشن تر ابروے او بہر قبلہ حاجات برآمدہ ترچشمش دیدہ کہ چہ فتنہ سحرے است غمزہ اش غمازے است کہ طرفۃ العین از حرکت نہ ایستد چشمکے میزند کہ علو وسفل را برہم میزند وہر کہ می بیند از بالا فرو دمی افتد لبش تمامی است از تاب قوسین او ادنی ساعۃً فساعۃً حکایت میکند وچہ شیرین کلامے است گوی جلابی نبات تنک تر لبتہ است خود ساکت می ماند واسرار کشادہ می گوید دندانش گوئی سلک مروارید آبدار کہ در صدف وچون ظاہر تر مینماید دیا خود از ہار لعلے است ہمچون آفتاب روشن مید رخشید مربع نشستے فرمود گفتم کیستی چیستی کدامے از کجائے گفت تمثلے از قدس لاہوتم تشکلے از جبروت بصورت ناسوتم گفتمش لقب تو نام تو چیست گفت در علویات الہ البریات خوانند ومرا در سفلیات عشق الجنان نامند گفتمش استغفراللہ عشق را نزولے ووصولے ہبوطے سقوطے نہ تحتے فوقے ندارد یمینے یسارے بدونسبت نہ بر دخلفے قدامے از وحکایت نکنند تو ازین کلمات باز آے بگو لا الٰہ الا اللہ خندئی کرد کہ ارواح انبیا واولیا باجساد واشباح خویش

بحیات باز آمدند و همکنان عشق نامه را فرو دخواندند گفت تو ندانی شکل تمثل شخص متمثل بهر صفتی که روئے نماید بهر صورتی که پیدا آید هرچه از متمثل به متوقع و منتظر باشد از و همان باشد این قدر گفت و مرا بکنار کشید و سخت تر گرفت و بشپلید و خنکی و لذتی و راحتی بخشید همین که دل داند و من دانم من دانم و دل چون احساس کنم چه منم گہے چنیں بیباشد منم او نیست دیگرتے چنین می شود اوست من نه ام که گرات و مرا تے چنین هم دیدم نه منم نه اوست کسے دیگر است که رنگ آمیزی کرده است

بیت

بوالعجب کارے و بس طرفه رہے   گاه من او باشم او من گہے

و عجب دیگر

نے حال بماند و قت نے ذوق مقام   نے ماند ہم من نه او همه گشته عدم

همدرین حسرت و حیرتم صحنے که صفت سخنے دارد خس و خاشاک افتاده سنگ ریزه و خاک نارفته بر کرسی از چوب ساخته و به این محکم کرده از ان قدسی که او حکایت کرد و از ان لاهوت که او اشارت نمود آن صحن و صحرا همین قدس دیدم و آن کرسی از وسع كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ بیانے میکرد و از من همین بر من خطاب بر می آید اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا. بضرورت حکم شریعت و به اتباع روندگان طریقت گشتم ایمانے بسر تجدید کردم که این همه خیلات ظنونات است ترا بر جادهٔ شرع استقامت باید کرد و در راه طریقت استواری باید رفت باز گفتیم این داخل اقلیدس و میزان منطق نیست موسی عمران را یاد کن که از درختے آواز اِنِّیْ اِنَا اللّٰهُ بر آمد انکار نکنی و اگر از درخت وجود تو بر آمد چه جائے انکار است ترا باید الدخول فی الکفر الحقیقی مذهب تو باشد و الخروج عن الاسلام المجازی مستقر و مذهب تو باشد اکنون ہان و ہان یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ

آمَنُوْا آمِنُوْا ایمان مجازی را والسلام اعتباری را پس انداز وحق الحقیقت را پیش گیر و برخوان ۔ **مصرع**

انا من اهوی ومن اهوی انا

رباعی

یار آمد و گفت کرامی طلبی — پس هرچه نه آن منم چرا می طلبی
در خود نگزار برون زخود آمد — پس من توام و تو من کرا می طلبی

این دو بیت هم کسے نکو گفته است ۔ **بیت**

تا مدرسه و مناره ویران نشود — احوال قلندری به سامان نشود
ایمان کفر کفر ایمان نشود — یک بندهٔ حق بحق مسلمان نشود



سر هشتاد ویکم

شاهد عینی باشد که بر سر صدر دل او نقطه غین بتوان نهاد و از کاف تا قاف ط دارد و از ب تای اوراق است زیرا که اوص الف دوازد است او همنشینی با آن وراکرده است انه لیغان علی قلبی اشارت ترقی از ادنی به اعلی رود و فیما نحن فیه قضیه بر عکس مطلوب است حسنات الابرار سیئات المقربین قتل غلام حسنه خضر بود وسیه موسیٰ امتناع از قتل حسنه موسیٰ سیه خضر بین الخضر و موسی استوانیامد ـ ابو عثمان مکی بر صوفیان بغداد نبشت اے صوفیان عراق و اے مشایخ بغداد هزار در هزار خندقهائے آتشین و کوهہائے پر خار قطع باید کرد اگر کرد بد شیخ تا آن و اگر نه درچه کار اید درچه مصلحت آید اے فرو ماندگان بے مقدار ـ جنید صوفیان عصر را جمع کرد گفت از ین خندقهائے آتشین وکوه ہاے پر خار چه عنایت توان کرد اتفاق کردند مراد فنا دارد به احدیت هزار در هزار بار در راه او فانی شوند اگر یکبار ره لبوے مقصود برند جنید گفت من ازین کوه ها و خندق ها جز یکے پے سپر نکرده ام حریری گفت شیخ تو جنید بارے یکے کہے وخندقے قطع کردهٔ اما مسکین حریری جز سه گامے نرفته است. شبلی نعره بزد که خوش وقت جنید که یکے کوه و خندق قطع کرد و خوش وقت حریری که سه گامے درین ره رفت بیچاره شبلی که گرد این راه ندیده است این صوفیان اند که درسح[1] سا در ذیل خرقه ایشان لبسته اند و ع ص را پیوندے در

---

[1] خوش وقت اید رش ـ را که م حرا (تبصرۃ الاصطلاحات و کتاب ـ مظفر حسین ـ)

گریبان ایشان کرده توکه محمد حسینی ابن لادنعم خبرے نداری بچه بازیچه مشغولی اے وائے ہزار واے بر تو باد۔

سر هشتاد و دوّم

بحتمل که عشق در دلے پنہان باشد و صاحب دل را از ان آگاہی نه عشق قومے غالبے عظیمے اما درکمین دل خفته قرار گرفته است استتار عشق و ظہور عشق در صورت مجاز است از انجا مرد حقیقت ره برد بین اشخصین معاشق باشد تا آنکه ہر دو بہوا و مراد خود رسند عمرے به حسب ہواے خود صرف کردند تا کار بجاے کشیده که عاشق خود را فارغ و بیغم می بیند به مقتضیٰ این ظنون و حسبان غضبے کرد بارے خصمے درمیان نہاد افتراق و ہجران اختیار کرد به مجرد یکه ہجران لا نا امیدی شد و با امید وصال پیش آمد عشقے که در دل کمین کرده بود سر برآورده و بقوت و شوکت خویش پیدا گشت و چندان سوز و درد در سینه اش نہاده بود و عشق آن نبوده است جز آنچه نخستین بود و این باقی اخذ لذت چه و صرف ہوا ہا و کامہا بمراد راند بر سر آن منضم شد ابتلاے یکے بصد شد گرفتارے یکے به ہزار معشوقه از دست رفت جز واے و یلے نماند۔

دیگر گوییم جاریه مملوکه جاروب زنی میکرد و خوند کارش به نظر مملوکیش میدید و نمی دانست که مالک دل اوست ناگہان به مصلحتے که او را پیش افتاد فروخت و ر دے ابتلاے غمے سوزے صورت نمود خلاص ره روی پیدا نیست

دیگر عشق بر کسے که صورت وصال بینہا ہیچ وجہے میسر نیست و دیگر کسے باشد که ہمواره با او مصاحبت و ملازمت است و یکدیگر بر رضا بودن

است بہ سبب من الاسباب آفت فرقت افتد آنکہ او بہنہا عاشق است او داند کہ چہ بلا و چہ ابتلا بر سینۂ او افتاد و دیگر در جبلتے عشق مرکوز است شخص مجبول و مجبول بر آنست و آنکس خبر ندارد در عشق طالب محل حلول خود است بمجرد یکہ ظہور خود را مظہرے یابد از احتجاب استتار بیرون افتد پردہ عزت را از میان برگیرد و اندازہ نشناسد اگرچہ گدائے باشد کم اصلے باشد و محل لاقابل مثلاً دختر بادشاہے باشد امکان وصول صورتے ندارد در مجنون عشق بجمال خود و بعیرت[۲] مُبّرُو و مخلوق بود واو کودکے بود ہنوز بلوغے در مبلغ عاشقان نشدہ لیلیٰ ہمدران محضر بہ قرآن خواندن آمد صورتے آئینہ دید کہ نازل از لوح قدس باشد جمالے مشاہدہ کرد کہ آن جمال باول مجنون ارتباطے واتصالے دارد خود مجنون انچہ در خود داشت در لیلیٰ دید آشنا بہ آشنا پیوست جزبا کل یکے گشت مجنون دیوانۂ لیلیٰ شد۔ ۳ ن عزت

تحفۂ دیگر است مجنون عاشق جمال لیلیٰ لیلیٰ عاشق عشق مجنون اینجا گویندہ چنین گوید ما الکل مفتقر وما الکل مستغنی فحن الیہا حنین الکل الی الجزء عبارت ہمان قایل است این عشقے است در دلے کہ مذکور است در جانے کہ مجبول است در اصل خلقتش اصم و اعمیٰ است بل الحجر الملس شنیدہ باشی الجنسیۃ علۃ الضم مجنون جمال خود را در لیلیٰ دید آنکہ پس حبہ لیلیٰ گرفت بہ کوہ و کہسار کہ میگشت ہمان مستتر و محتجب را می جست بدانی ہرکہ عاشق است عاشق خود است

بیت

اگر من عاشق خود خود نبودم چرا بر آستانت جبہہ سودم

میدانی کہ مردمان ہمہ گویند ہر کہ ہست چنانکہ خود را دوست میدارد کسے را ندارد باشد ہم کسے خود را عین عشق یابد ازل را از خود سابق تر نہ بیند و ہرگز بہ انتہائے ابد نرسد عاشق از و رو ید معشوق از

چکد و لیکن بلا کیفیت و لا ملاقات عشق از همه پیش دستی دارد و قدم او از قدم حکایت می کند که گہے خود را وجہ اللہ نام می نہد و در حق خود این آیت فرو می خواند و یبقیٰ وَجهُ رَبِّکَ ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَامِ او جاے احاطت از کمینہ حکایت حرکات اوست ہمہ از و آیند و ہیچ کسے را با او قرابتے نہ اہل قربت دانند کہ چہ نشتہ ام درین نبشتہا یکے مخذولی است اہل و نا اہل دستگیرند و من عند نفسہ خیلات ظنونات را در کار دارند چیزے گویند شنوند و آنچہ رو کنند خدا ایشان را رحمت کند و آنچہ بہ قبول و استقبال پیش آید اگر مردم محرم است خود زہے کار و اگر اعتقاد میکند باوہام و خیلات خویش فساد در فساد است خواجہ اوحد الدین[1] احد یگانہ روزگار خود بود نیکو سخن گفتہ است بوے آشناے دارد۔

[1] لو خواجہ اوحد کرمانی۔

بیت

کناسان را منجش مشک و عنبر | بر خوک مبند ز ر و زیور
گاو سگ خر سخن چہ داند | گوسالہ ز کن مکن چہ داند
یک محرم راز را بچنگ آر | پس جملہ جہان بزیر سنگ آر
بر اہل ہنر چو میغ می بار | از خلق سخن دریغ مبدار

سر هشتاد و سوم

معشوقه به آفتاب ماند عاشق به ماهتاب عاشق صفت معشوقه را ابدال آرد میان آفتاب و ماهتاب مثال رقص است که دو نفر بحضور یکدیگر روند هنود و زنان ایشان بازی کنند آن را ڈنڈه بازی خوانند هر یکے با چوب دیگرے سبک میزند و میگردد و میرود هم چنین ماهتاب از آفتاب فیض میگردد جدا می شود عاشق صفات معشوق را بدل گیرد از دوام صحبت واز دوام حضور صفت او درو آید کالحدید المحماة نارٌ وصفًا حدیدٌ ذاتًا نارٌ صورتًا حدید معنًا نارٌ اثرًا حدید حقیقةً نارٌ ظاهرًا حدید باطنًا نارٌ فعلًا حدید فاعلًا وبه یکون نارٌ حقیقةً حدید صورتًا کذالك عکس کل ما لونها لك چندان این را به آتش دمند که آهن سیاه عین آتش روشن گردد آهن آهن نماند بل همچو خاکستر به پرّد ذرات او با ذرات آتش یکے گردد جنید رح گفته است (خاکستر نا برد) لون الماء لون الاناء این سخن دو معنی دارد رنگ آب اورنگ آوند اوست یعنی رنگے که آوند دارد آب را همان باشد

چنانچه در شیشهٔ صاف آبے اندازے اگر شیشه زرد آب زرد نماید و اگر سرخ سرخ نماید کذالك الوان الباقیة معنی دوم رنگے که آب دارد آوند را همان باشد در شیشه سپیدے شفافے آبے سرخ اندازی شیشه سرخ نماید کذلک رنگ هائے دیگر فیما نحن فیه مقصود این است که عاشق برنگ معشوق باشد این را چند معنی باشد یعنی هر دینے و مذهبے که او را باشد این را هم همان باشد چنانچه

گفته اند عاشق را مذهب معشوق بود و دیگر هر مزاجیکه او دارد او را همان مزاج طبیعت گردد و دیگر هر کرا معشوق دوست دارد عاشق هم دارد و دشمن او را دشمن و دیگر هر خلقے که او را باشد این را همان باشد رسول الله صلے الله علیه وسلم میفرماید تخلقوا باخلاق الله واتصفوا بصفاته او تعالی کریم است رحیم است حلیم است جمیل است جلیل است قدیم است علیم است این صفات در طالب آید دریغا همه صفات هنوز مرد ناقص باشد این سخن در رساله استقامت نبشته ام شخصے از رسول الله صلے الله علیه و آله وسلم پرسید یا رسول الله ترا دوست میدارم اما انچه توکنی نمیتوانم کرد رسول الله صلے الله علیه وسلم فرمود المرء مع من احب این سخن دو معنی احتمال میبرد یکے آنکه اگر چه تو نمی توانی کرد اما ترا با من گیرند عاب من شمرند معنی دیگر اگر مرا تو دوست باشی همانجا که منم همانجا باشی میان محب و محبوب تجانس شرط است گفته اند

بیت

زاغ با زاغان شیند بط نشیند با بطان ‌‌ ‌ روستی با روستی وقلتبان با قلتبان

روستی با روستیان قلتبان با قلتبان

مقصود ما این است که عاشق به صفت معشوق باشد از کمال او از جمال او از ناز او از کرشمهٔ او نصیبهٔ تمام گیرد همار ه در تزئین وتحسین باشد در قدسی میگوید انا عند منکسرة قلوبهم لاجلی سه معنی احتمال می برد بنا بر من بهر من برائے من میگوید من نزدیک کسے ام که دل او بهر من شکسته است یا برائے من شکسته است اثبات عندیت میکند او را شکسته است نیست نابود کرده است خود بجاے شده است قوله عزمن قایل قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اگر شما اینید خدا را دوست میدارید و نباشد دوستی که نخواهد که محبوب گردد فاتبعونی یعنی لزوم صحبت و دوام توجه و

او مان اصطحاب چنانچه من کرده ام همچنان بکنند یحببکم الله چنانچه
من محبوب گشته ام شما هم محبوب گردید الارواح جنود مجندة فما
تعارف منها ائتلف همین تعارف تجانس است میان عاشق ومعشوق
ازلاً وابداً اصطحاب التزام است بلکه اتحاد اعتناق جدای صوری
است لون الماء لون الاناء صورت اتحاد هم نماید وصورت
دوئی هم چو هر دو یکے باشد هر آئینه لون او لون او باشد و لون او
لون او چنانچه گوید بیت

تو روحی و پنداشتی که جسمی تو آبی و پنداشتی سبوئی

سر هشتاد و چهارم

عاشق[1] از شدت اشتیاق و از قوت التیاع[2] بیشتر در ذکر نام معشوق
و در حضور او بخیال او عشقبازی باخت رحمت حق و فضل من الرب او را
دریافت خواب بر بود معشوق را ضلیع و ضجیع خویش یافت کنار و بوسه
کم نکرد و البته جام مراد بجام او پیمان بود بلکه هر دو از لباس خویش تعری
و تخلی کرده بودند عاشق از لباس بشریت معشوق از التباس انانیت برون
آمده یکے در یکے گشته عین دیگرے شده به لذتے و بہجتے غرق مانده آن
خروس سحری گردن بریده بانگ بر آورد که صبح صادق دمید مرد عاشق
چشم کشود همه خیالات را کاذب و ظنون فاسد دید تمنا میبرد و اجتهاد
کرد که چه بودے اگر آن شب ابدی بودے و آن خیال سرمدی بدین
اندوه و غمان در زاویهٔ احزان سربدوزانو فرو برده شکسته و گسسته خون
جگر می آشامید و دل را بر مثال کبابے پر کاله پر کاله گشته میدید بهرین
نا امیدی ندائے غیب بر خاست هر چه از غیب است بے عیب است که
اے نادان ندانستی دنیا با آخرت پیوسته است آخر به اول انجا مبده است
ازل ابد با هم آشتی کرده اند هر دو سر رشته بیک گره بسته اند و آن دو فلک
و آن شمار روز و شب را در حساب نمی آری و احتساب آن نمی کنی وَمَا
اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ[3] لیس عند الله صباح و لا
مساءٌ را در گوش تو فرو نخوانده وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى نه آنکه
شب و روز را یکجا کرده است و در یک سلک در کشیده این سوگند به
خط و خال اوست همان رخسار اوست بر آن رخسار این خال سیاه کار راست
شب را چه در حساب می آری و روز را چه قرار میدهی که هر دو در

[1] عاشقے
[2] التیاع از لوع بمعنی شورش درون و رنج دلها از عشق۔ (م۔ا)

در ادوار اطوار اند والضحیٰ واللیل کفر و اسلام هم باشد **بیت**

کفرے که در و نشان معشوقهٔ ما است آن کفر به از هزار ایمان و عطاست

وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ط بموجب آن صور و اشکال و حجب آنکه لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط خود را بدور دانستی و از و جدا مانده دیدی وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى بدین وهم وطن خود در آمده که این صور و اشکال در عبرتے نه اند کار همان بود که امشب با تو در اعتناق و اغتنام بود ترا اطلاعے وهم هانچه بود همان است حوادث را عاقل در اعتداد نیارد چه بود آنکه یتیم بودی در کنف حمایت ما و چه باشد گمراه بودی ترا ره نمود چون چنین تحقیق شد مرشد طالب را از دو مران و از بر بدر مکن و در دطالب و خواهنده را در مأن نهه تو او هر دو از لباس بد شدند حقیقت هر دو محقق شد آنکه دوی نمود رخساره از ان نمائی میکند جبهه و ابرو مینماید که همه یکے گشته است ستر گفته اند بهتر ای لَا يُقَالُ وَلَا يُحْكٰى عَنْهُ وَلَا يُفْشٰى شبلی اول حال محاسب بود شخصے بر شبلی گفت چند هزارے حسابے هست مرا جمع کن بده او یکے دو بیت پنج و شش میگفت شبلی عقد میگرفت سبس آن شخص پرسید چند شد شبلی گفت یکے شخص گفت دیوانه شدی هزار ها را یکے میگوی شبلی گفت دیوانه توی یکے را هزار ها گمان می بری .

بیت

سبحان خالقے که صفاتش زکبریا در خاک عجز میفگند عقل و انبیا

سمر هشتاد و پنجم

شخصے افتاده براهیکه گذرگه بادشاهے بود پرکالهٔ سنگے سرخے یافت گمان برد که لعل بدخشانی است استد داخفاعن اعین الناس در لعل وسینه گرفت نهانی بر جوهرے که استاد طایفه است آورد او را در گوشهٔ برد حفظ سر را بقسم عهد وتاکید گفت این به فروشی ربعے ترا باشد در گوشه رفت کشید بر دستش داد مرد جوهری این کار شناخت که سنگ خاره است این بیچاره ازین خبر ندارد چنانچه پیش من فضیحت شده است جاے دیگر برود رسوا شود عبارت کرد گفت این را که شناسد و که باشد که بہاے این تواند داد تو بر من باش این را نگهداریم تا این را خریدارے پیدا شود هم بحضورش چند تو ئی جامهٔ پیچیده و در چند صندوق نهاد قفلے آورد و مهرے بدان نهاد و او را مدتے در صحبت خود داشت جواهر و نگینها بحضور او فروختے و او را تعلیم شناخت جواهر کردے تا آنکه آن مرد شناسنده شد عارف این کار شد استاد جوهری با او گفت تو شناسنده جواهر شدهٔ و خریدارے پیدا شده است صندوق پیش نهاد و ازان جاے بہا تو بر تو پیچیده کشید بدستش داد و گفت بگو بہا چیست او دست گرفت به استنکار برون انداخت گفت این سنگ به هیچ کار نیاید استاد را عرضه داشت مرا همان زمان بد انگفتی گفت میگفتم ترا استوار نیفتادے شفقت دامنگیر من شد پرده پوشی جهالت تو کردم نخواستم برای این سنگ ریزه که تو هم آبگینه برده آبروے تو بریزد گفتم این را در صحبت دارم علم این کار بیاموزم تا هم خود داند که چه بہا است و چه می ارزد این حکایت متضمن چند سر است علماء ظاهر مغرور بدانش نحوی و

وصرفی وچند نفتے از نظم و نثر امراءالقیس وذوالرمہ یاد گیرند و بدین سرمایہ ریش شانہ کردہ سینہ کشیدہ وسرفراز یدہ خرامان وگراز ان در رہ روند بہ تبختر و غنج دلال با خود گویند ما علما ئیم قدم در زمین نمی نہیم تا فرشتگان پرہائے خود زیر قدم ما نمی نہند واگر خود چند مسئلہ از حیض و نفاس وتطہیر انجاس حفظ دل او شد خود از علماء دین و از متابعین گشت نگر د ستارہ کالکوہ وھو کرانس وتفتقت کفنشاۃ فی رفتارہ و تشدقت لحیاہ فی گفتارہ ن کراکس ہمانکہ آن دیوانہ گفت کہ سخن راست از دیوانہ شنو گوید علمائے جاہل وپیران نابالغ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اکثر منافقی ھذہ الامت قراءھا ہر لاشئے قرار گرفتہ وآنرا کارے پنداشتہ ہمیدان سنگ سرخ اند کہ لعل بدخشانی دانند امرا و ملوک و وزرا و سلاطین بدستگیے وچند درمے کہ در گرہ ایشان بندد خود را تا کجا می نہند بادشاہ خود میگوید من خلیفۃ اللہ سبحان اللہ او خود نائب بادشاہ خود میگوید باہمہ ظلمے وفسقے وتجاوزے کہ در دین دارد امرا و وزرا خود بدامن او برستہ اند اعوان و انصار چیزے خود را تصور کنند کہ مادر پدر ایشان ہرگز نداشت حکمائے یونان بہ منطقے وریاضی والٰہی کہ با خود راست گرفتہ اند و اشکال اقلیدس کہ پابند واشکال جان ایشان شدہ است وآن تربیعے وتسدیسے کہ ایشان گویند آن خود دعوای خدای است مردم دیگر را چہ گوییم ہر کہ ہست دون ایشان است مردے متعبد مرد را ومتزہد بہ عجبے مبتلا است کہ در مقال درنیاید ہمان است کہ الحایک اذا صلے رکعتین ینتظر الوحی قوم صوفیہ بدان نورے ونارے کہ بینند خود را جز مقربان حق تصور نکنند ومحققان متجلی کہ بہ تمثل وتشکل مبتلا گشتہ اند منتہائے کار دانند مقید مطلق گویند وخدا را بہ صورت پرستی دانند و جز این صور و وجودات وجودے دیگر نگویند ولعمری ظن فاسدٌ ومتاعٌ کاسدٌ ہمان باشد کہ سنگ سرخ را لعل بدخشانی دانستہ اند ونداند

ن۳ کاف کہ انہٗ ورای کل وراء اگر خوف خم نبودے شں صورت لٹ بحقیقت
ن۴ کاف نمودے کں آخر دٹ رانیگوید او بگفتارت گرفتار است و انکہ او ازین
ن۵ دال قں خم ضل واضل و ہاویہ او باشد نعوذ باللہ من شرّ الشیطان و
ن۶ کفایت شر ھٰذہ العقاید اے خداوندان مال الاعتبار الاعتبار اے
ن۷ قاف خداوندان قال الاعتذار الاعتذار متوالی از ب بہ ح رسی و
الف را سروران سازی۔

محمد حسینی عمرے درین غم ماند و ارجو در آخر حال این دولت را در دامان گدائے اکنند و این آیت میخواند لاتایئسوا من روح اللہ انہٗ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکفرون ۵

سمر هشتاد و ششم

مسترشدے در سماع می رقصید فتوح آن وقت را بسمع ما القا لے
داد گفت رش آن بارش ا ف ی ع - کرده است گفت ۔ بیت
سمن برے و ظریفے وجا بجے شوخے ہمین قدر بتوان گفت نام نتوان گفت
ساعد خود را میان ہردو [۱]زکرده برآورده رقص میکند و ہرچند ایشان ن۱ ہردو زکرده
قصد ب ت دارند البتہ میسر نیست از انچہ او علو گرفتہ است وایشان را
سفل انداختہ لقد بلند سرافراشتہ میرفت و این ہردو میگفتند چہ عجب کارے
باشد کہ این حالت ابدی و سرمدی گردد ۔

و مسترشدے دیگر حکایت میکرد زیارت خواجہ رفتم یعنی خواجہ
ما نصیر الدین محمود بحضرت شیخ رفتہ تلاوت[۲] میکردم دو ع[۳] براو در آمد ن۲ تلاوتے
بلند بالا ن زددو دال برون آمده ہردو گوئی مروارید شب افروز است ن۳ دو ع
متصل تربت نشستند و این حکایت میگفتند محمودا تو خود را چہ ساختی مردان
می آیند و خاک ترا سرمہ چشم میکنند گرد سر تو میگردند و ترسان و لرزان
نزدیک تربت تو ی آیند سوگند ن و ج ل - خود از ین ق برون آرم
وچون مرد در صحن این خطیرہ بگردانم شیخ از درون تربت فریاد برآورد کہ
آه چیست ازین دولت بالاتر گفتہ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِينَ و این تاثیر چرا میشود ۔

اے یار عزیز و اے برادر شفیق ہیچ میدانی چہ گفتہ میشود اگر وقتے ترا
دولت و صلتے داده باشد و از حقیقتے نشان یافتہ باشی بدانی چہ میگویم این خیالاتے
و وہماتے و این ظنوناتے و این حسابا تے و این مثال ترہاتے است کہ دوستان
خویش را بدین [illegible] الحق و راء کل و راء عمر رضی اللہ عنہ روایت

میکند که حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم عربی آمد سر کشاده و موی سر افراشته
آوازی داشت حتی وضع رکبتیه الی رکبتیه با رسول الله صلی الله علیه وسلم
زانو بر زانو نشست تعلیم ایمان و احسان کرد و رفت رسول الله فرمود
دانستید که بود گفت جبرئیل بود که تعلیم دین شما آمده بود وجبرئیل این صورت
ندارد این تشکل و تمثل جبرئیل است رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود جبرئیل
پیشتر بر صورت وحیه بیامدی این هم صورت جبرئیل نیست به اشکال مختلف
متشکل میشود این او نیست و غیر او هم نه ولیکن هکذا یری دفیه
مکر و خداع والحق وراء کل وراء اما دوستان خود را بدین
تملقات و تعلقات امیدواری و آرامی میدهد مرا پرسند این حروف متهجیات
بر آری و آن را بیانی نکنی فایده چیست گویم دو فائده یکی آنکه یاد
کردی است مرا و دوم آنکه یعرفه اهله و دیگر اظهار اسرار
در صحرا نهادن بهر گفتار رضای جلیل جبار نیست. والسلام.

سمر هشتاد و هفتم

این نقش را نویس سرا عرابے و نقطہ کن و پیش مردم اختلاف و اضافت و انما مرد جہندی گوید سپر مسافر گوید سیر صوفی گوید سر متعلم گوید سیر پردہ دار و دربان گوید ستر عاشق گوید سر باغبان گوید سبز ترک گوید سپر جمال گوید شتر ملاح گوید شبر حجام گوید نشتر لبان گوید شیر صیاد گوید شیر فعلی ہذا ہر یکے انچہ در خزانۂ خیال او متمکن بود بر حسب او بدان مشغول بود ہمان گفت ہمبرین قیاس قس الناس فھمھم علیٰ لتمیتھم رب الناس قد علم کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَھُمْ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ٥ چون جزئی ہم ازین کل باشد او تعالیٰ صور مختلف متضاد را آفرید و فیض خود را بدان تعلق دہ ہر یکے بحسب علم و فہم خود او را نامے نہد و بدان قرار و اطمینان گیرد معتزلی گوید لا یری البتۃ و دیگرے گوید خالق شر نباشد و دیگرے گوید ذات لا صفت لہ و این صفات کہ گویند اضافات است و دیگرے گوید بندہ فاعل فعل خود است خداے را در افعال بندہ ایجادے و خلقے نیست فقیہ گوید لا یری فی دار الفانیۃ البتۃ و من قال بہ فقد کفر صوفی گوید یری بعین القلب لا بباصرۃ الظاہرۃ ہو رویت الایقان لا رویت العیان و دیگرے گوید چو باصرہ با بصیرت یکجا گردد و ہمین باصرہ است کہ در قلب می شود بصیرت میگردد فعلی ہذا یری بالبصیرت و الباصرۃ دیگرے گوید ہر صور و اشکال کہ منیم گو ہم ما رایت شیئا الا و رایت اللہ فیہ و در عقاید نویسد رویت اللہ تعالیٰ جایزۃ فی المنام و السکوت فی ھذا الباب احوط

و این سکوت بچند معنی باشد یعنی لا یقال و لا یفتی ومعنی دیگر لا یحکی عنهٗ ودیگرے گوید اینجا کل لِسانہ است و دیگرے گوید حکایت از ان نه کنند که چه دیدم وچگونه دیدم این بدین معنی نیست که از چون و چگونگی بیرون است این دیداریست که اگر از ان حکایت کند جز سنگسار و تضلیل وتفسیق نقد وقت او نباشد۔

اکنون ہان و ہان اندیشه سیکے پیش گیر چند مغلقات در الٰهیات وچند ترہات وطامات ہرچه دیدی و دانستی میدان وبدان بباش وقدم را از ره مزید و قوفے مده بازگشتی مکن این دریاے است که شخصے دران غوطه خورد تا قعر او یا بد ویا به قعرے رسید و انست انتہاے دریا رسیدم بدین گمان نظر فرود قدم خویش کند دریاے دیگر بیند چند مرتبه ازین عمیق تر باخود گمان برد که قعر این راگیر انتہا ہمان باشد ہمچنان کرد بازانچه در اول بار بود باز ہمان مثال پیش آمد ہمین نمط اگر صد ہزار سال عمرش دہند یک ساعتے از غواصی نماند انتہایش نیابد ضرورت حالت این باشد من عرف الله کلّ لِسانہٖ

سر ہشتاد و ہشتم

الحکایت التی نحن بصدد ہا سنائی در الہی نامہ نظم کردہ
است و در احیاء ہم ہست و عبد العزیز حکیم نسفی در تنزیل آوردہ است
شہرے بود مردم آن شہر ہمہ کور بودند و شنیدہ بودند کہ در جہان ہیکلے
است عظیم کہ او را پیل گویند ہمارہ در اشتیاق احساس دیدار او بودہ
اند اتفاقاً کاروانے پیش در شہر فرود آمد و با آن کاروان پیل
بود و از بس اشتیاق و شدت طلبے کہ بہر ادراک احساس پیل داشتند
شوریدہ تر تا بودند با خود گفتند کورانیم از دور نتوانیم دید جز بحس لمس یا ذوق یا شم نشاییم
چند معتمد کہ میان ما اعقل و اصدق باشد و حس تیز تر بود ایشان را فرستیم
آنچہ ایشان گویند ما عقیدہ بران بندیم از ہر محلتے یکے را گزیدند اعقل و اصدق
و احدّ حسّاً بود اختیار کردہ فرستادند یکے آمد دست بر خرطوم پیل نہاد
دومی بر گوش پیل سیومی بر پشت چہارمی بر پایہ پیل ہر چہار بعد احساس با خود
مثالے راست گرفتند بازگشتند آنکہ دست بر خرطوم پیل نہادہ اہل محلت او
را پرسیدند چہ دیدی گفت پیل ہمچو عمودے باشد مردے صادق و از ایشان عاقلتر
احساس کردہ آمد ہمہ بران اعتقاد کردند دومی بر اہل محلت خود گفت ترسی
باشد گوش پیل مانند سپر است و آنکہ دست بر پشت پیل نہادہ بود گفت ہمچو
تختے باشد و آنکہ بر پا نہادہ بود گفت ہمچو ستونے باشد ہر یکے عقیدۂ
مختلف در دل کرد روزے میان کوران اجتماعے شد حکایت پیل افتاد
یکے گفت ہمچو عمودے است سہ طائفہ دیگر گفتند غلط میگوئی پیل ہمچو عمادے
یا ترسے یا تختے زیراکہ بزرگ ما صادق گفتہ است ہر یکے بدلیلے مراجعت
بر بزرگ خویش کرد اثبات سخن چولا بدی است یکے اثبات سخن خود

دوم رد دلیل مخالف مرد مستدل گفت معلوم است بواسطہ پیل صف
می شکنند پس ہمچو عمود باشد بہ سپر و بہ ستون صف شکستہ نشود اثبات مذہب خود کرد
ور و مذہب خصم و آنکہ ترس گفتہ بود معلوم است پیل را پیش میکنند در
شبہ او می ایستند پس ہمچو سپر باشد تخت و عمود و عماد پیش نکنند و پس او نشوند
ثانی ہم بر مثال اول اثباتے و نفی کردہ و آنکہ دست بر پشت نہادہ گفت
عمود و عماد و ترس خطا است زیرا چہ بر پیل چند نفر می نشینند ہمچو تخت
نہ باشد چگونہ میسر آید ثالث ہمان کرد کہ اول و ثانی کردہ بودند و آنکہ دست بر پائے شود را
نہادہ بود گفت محقق است کہ پیل چندین بار بر میگیرد ترس و عمود و تخت
بار بر نمیگیرند این نیز ہمان کرد کہ سہ بزرگ گردہ بودند دران شہر چہار
مذہب شد ہر یکے در اثبات مذہب خود غلو میگیرد سبحانہ و تعالی از چشم
یکے پردہ کوری را بر گرفت او رفت پیل را چنانکہ بود بدید بدین کوران
گفت اے عزیزان پیل ہمین است کہ شما میگوئید و نہ این است کہ شما میدانید
ہر یکے بیان شما بہ اعتبارے صواب و بہ حقیقت خطا ہر یکے با وے
بہ زجر و قہر بر آمدند گفتند پردہ کوری چگونہ رفت پدر ترا نرفت و فلان
بزرگ را نرفت ترا از کجا باشد۔

معتزلی با سنی اختلاف کند ہر یکے خصم را کافر و زندیق خواند معتزلی
خود را اہل عدل و توحید نامد و سنی او را کافر گوید و ہر یکے بدلیلے اثبات
فرماید معتزلی منقولی و معقولی آرد احتجاج بہ کتاب اللہ و حدیث
رسول کند و بہ اشکال اربعہ و قضایائے منطق را دلیل و برہان خود
سازد یعنی معقول و منقول او اکہ صریح کتاب اللہ و حدیث رسول
مشہد بدان ناطق است تاویلے گوید و سنی نیز معقولے و منقولے اثبات
کند و آنچہ معتزلی منقولی آوردہ باشد تاویلے کند و معقول را بہ قضایا
و اشکال دیگر رد کند مثلاً گوئیم سنی برائے اثبات رویت گفت

الله سبحانه فرمود وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ نظر الیه گویند دیدن به باصره باشد معتزلی گوید الی صواب ربها ناظره حذف مضاف کرد سنی هم بسیار جا حذف مضاف کند او مرتکب کبیره که بغیر توبه میرد کافر خواند تمسک کند به آیت وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا خلود را تاویل کند به طول مدت کذلک از هر مذهبے اگر حکایت کنم این سمر مختصر قصه بو مسلم گردد۔

الغرض این همه کار بدلیل مستقیم آمد و هر یکے مذهب خویش علم الیقین نامند اکنون حق چگونه پیدا میگردد سنی بچه برحق شد و معتزلی بچه باطل وهمچنین مذهب دیگر وراے آن معلوم علمے دیگر باید که پرده کوردل عقل از میان برخواسته باشد و حق را چنانچه حق است بعد کشف وتجلی و دیدن هر چیزے چنانچه اوست آن را علم الیقین نامند باقی دیگر حسبانات وظنونات وخیلات

اما عجبے دیگر صوفی که پرده کوری دل به فضل من الله و عنایته و به ارشاد شیخ مرشد مذهب رفته او بدان دعوی کند بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ این مردمان نادان این عالمان جاهل این پیران طفلان صفت نابالغ در تکفیر و تضلیل زبان دراز کنند لا حول ولا قوۃ الا بالله و حق الحق سخن به صدق گفته شد دیده اش کنده باد نادیده گوید صوفی عین شمس را به فیض شمس دیده است هم ازو بدو حکایت کند حمقی الناس ورا نکار و اعراض اے مسلمانان گردش خود را قرارے طلبید و خدا اے را شناسید چنانچه لائق شناخت اوست اتباع براه صوفی کنید و انچه پیر مرشد فرماید بران روید لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا تا پرده کوری از چشم تان برخیزد حق بحق شناخت شناسید و اگر اشناے طلب اجل دریابد

ترا از شناسندگان گیرند و فردا بدرجهٔ ایشان سپارند واگرنه مساکین شما محروم مانید از خدا باز مانید تا با شما چه معاملت باشد **بیت**

نصیحت کرد یکتوسان اگر آزادهٔ بستان
وگر گوئی که نستانم غلام تست یکتوسان

شعر

سوف تری اذا انجلی الغبارُ أفرس تحتک ام حمارُ

بیت

بوقت صبح شود همچو روز معلومت که با که باختهٔ عشق در شب دیجور

سمر هشتاد و نهم

جمازے شترے را کہ بر مثال جبال باشد جمال اثقال بر پشت او نہادہ می برد شتر را ماندگی دستگیر باشد پایش از قدم سیر سلوک بلغزید ماندگی بدرماندگی پیوند شد چون زاہد با وقر وقار در وادیہ قرار گرفت و دوران وا دیہ نشستے فرمود جمال اگرچہ مدبر حیال بود ہر تدبیرے وحیلہ کہ کرد آن شتر کہ در روش ورفتار باد تند بہ تگ او نرسیدے البتہ در مقام کہ وقار و قرار گرفتہ بود نہ ایستادہ روش پیش نگرفت جمال را صبر جمیل لابدی شد حمولہ را بر پشت شترے دیگر نہاد با کاروان موافقت کرد شتر در اطراف گردن دراز کرد کہے و برگے کہ اطراف او افتادہ بود بخورد شکم بقوت مالامال شد۔ قوت یافت بہ ایستادہ غایبانہ در دشت گشت میکند و برگے و کہے کہ آنجا بیشتر و بیشتر است میخورد میگیرد تا آنکہ فربہ و آباد ان شد موشی با ہوشی باوے دوچار خورد پرسیدش اے شتر از ان کیستی گفت من از ان کہ باشم کہ من از انِ خودم موش گفت ای شتر گاوے وخری نگذار از انِ کسے شو حوادث متعاقبۃ الوقوع است ونوایب دہر متوالی ومتواتر شاید ترا روزگارے پیش آید کہ در کار تو دستگیری کند و یاری نماید گفت تو بگو کہ شایستہ آن کہ باشد کہ من از ان او گردم موش گفت از ان من باش آن جسم معطل خشم کرد و خواست لگدے موش را زند فارہ در سوراخے خزید و رفت شتر روزے بہ عادت قدیم خویش سر افراشتہ سینہ کشادہ گردن دراز کردہ برگ کنار میخورد ریسمان مہار با خار کنار چفسیدہ پیچیدہ ہر چند کہ رہ خلاص جست تدبیرے نیافت چند روزے شتر را بدین گذشت نہ علفے نہ آب خورے در شرف

تلف افتاده نزدیک شد پشت زمین را وداع کند در شکم خاک نزول سازد وچون زاهد بافقاسوت زاوئیه بقرار گیرد ناگهان موش را نظر افتاد شتر را چشمش کشاده بر روی آسمان نهاده همچون زاهد بیجان متحیر مانده موش گفت هان وهان شتر نه گفتم از ان کسے که شعور و دست ترا که دستگیری کند وازین بند که میرهاند گفت اکنون از آن تو مشوم و لهذی تعهد کهمرا اخلاص بدهانی خاره بر درخت سوار شد جهاز که بر خار چسپیده بود برید از ان طریقه کار شتر را اصلاح آورد شتر روزگار در جوار آن موش باامن و آمان بسر برد .

اے مرد عاقل با تجربه یکے درین سمر نگر و اندیشه را بکار بر البته از آن کسے بباید بود غائبانه بر مثال عمیانست که در یا دید افتد و هادی نه البته مسلک و میسر نداند کارش بروزگار هلاکت کشد اگر مرا پرسند نیکبخت کرا گویند گویم آنکه او دست در دامن رهبرے زند و در پے او رود رکن اصلی طالب دریافت مرشد است و ادراک مرشد صعب المرام اما صاحب دولتے باشد که در غیب الغیب دست بر دست کسے زند که مرشدے هادی حقیقی بود چه دریافت مرشد مشکل است امثال اقران او را در احتجاب داشته والبته بحقه پیدا نمیشود تا کدام صاحب سعادت باشد خود را رَجْمًا بِالْغَيْبِ در دامن مرشد انداخته باشد هر که مرشد یافت خدا را یافت هر که مرشد را دید خدا را دید که ادیکے از جنید امیر پیغامبر است میگوید من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن اطاعنی فقد اطاع الله وآنکه بظن ووهم بریکے پیوست و او نه لائق آنست او خود ره منزل ندیده ره نشناخته است دیگر را چگونه پیشوائی کند و آنکه او در غرقاب افتاد شناورے باید تا ازان غرقاب کشد وآن غریق را باید پهلو بار خود نه انداز د خود را با شناور سپا رد

اما این قدر نقد وقت باشد هرچند که او لائق نیست و از وکارے نمی سزد شخص به وهم گمان خود متوجه او باشد بحسب ظنه وو همه آثار و برکات بیند ومبشرات او را بصورت او نمایند انا فردا آمنا و صدقنا او را مقام شفاعت نه و شخص را بحسب استحقاق بجاے داشته فرشته را فرمان شود یا روح نبی را بصورت پیر او شود او را شفاعتے کند و بدان درجاتے وقرباتے که طلب داشت بدان رساند الغرض بهمه وجه ز و ســــے آوردن و دست بدامن اوزدن و قدم بر پے او نهادن کارها دارد در روزگارها سزد چنانچه گفته اند

بیت

دست در دامن مردان زن و اندیشه مکن ہرکه با نوح نشیند چه غم طوفانش



۹۰
سمر نودم

حکما گویند خدا هستی است نیست نما جهان نیستی است هست نما جهان صورت خدا است یعنی نمودار صورت و اشکال فیض اوست معنی جهان خدا است یعنی اوست که بدین اشکال وصور ظاهر شده است خدا ے ظاهر به جهان است جهان قائم به خدا است خدا شخص است جهان سایه آن شخص چنانکه هوا و سراب هوا هستی است نیست نما سراب نیستی است هست نما سراب صورت هوا است هوا معنی سراب است ظهور هوا به سراب است و قیام سراب به هوا است هوا شخص است سراب عکس اوست السلطان ظل الله فی الارض اے عزیزان قدر صور و اشکال را که درین جهان بینی آن همه ظل است شخوص ایشان در عالم علو است هر حرکتے و سکنتے غضبتے و شهوتے و کذلک الباقیات من الافعال و الجمادات و النباتات همه ظل آن شخص اند شخص لطیف است ظل کثیف و ظل لطیف کثیف باشد این دم که پیش تو نشسته ام دستے و پائے که می جنبانم و سخن می گویم بر سر دو زانو بر نها نشسته هم همچنین شخص من در عالم علو همان می کند که عکس آن من میکنم و لیکن معًا معًا لا تفرقة بینهما زهے حکیمے که کله برسته است و ریسمان آن کله با تارهاے کمناب تعلق داده و را از بالا می جنبانند هر حرکتے که او کرد صورت او در بافتن پیدا می آید هم همچنین میان ما و اشخاصے که در علو است میان این هنود لعبتے هست از پر کالها جامه کرده دست و پا و کمر او را بریسمانها بر بسته و آن ریسمانها را به انگشتان خود تعلق داده چنانچه انگشتان می گرداند آن صورتها همچنان رقص میکند

چنانکه طائفۂ رقاصان ہنود را دیدہ کہ میگردانند سر نیز میگردانند انگشت بر بینی می نہند وقتے بر جبہہ می نہند تعالی الرب عن ذلک علوا کبیرا ارادت و قدرت او را ہمین مثال نمونہ باشد قول فارس است الناس یعبدون بید قبضتہ و آن را ہمین نمونہ لا مجبورون است۔

بیت

گر از پے گلخنم بہ گلشن چہ کنم ور دور بر گلشنم بہ گلخن چہ کنم لا از پے
تدبیر بگو بدم کہ مسجد تو برو تقدیر بہ میخانہ بر دمن چہ کنم

عرفت ربی بفسخ العزایم ازین نشانے دادہ است اگر در دریاے مراقبہ افعال غرق غوی حالے جواہر معارف را در برکشی۔

بیت

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاہ بکشاید
کہ دار الملک ایمان را مجرد یابد از غوغا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط او جز صورتے نیست کہ از اثبات حقیقت رسالت حقیقت میرسانند بود او نابود دان وجود او عین شہود تصور کن قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کہ انبیاء از حقیقت و رسالت میرسانند انبیا من از خودی خود خلو داشتند و از وجود تصور نائی خود بری لا صوری بودہ اند و ہمدین نساری کردند و ہریکے را از و بد و خبرے مید اند و بدان دعوت میکردند و ازین گمان می بردند و انبیا را ہدف تیر طعن خود میساختند می گفتند اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ہیہات ہیہات فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ط بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝

بیت

دلا تا کے درین منزل فریب این و آن بینی یکے زین چاہ ظلمانی برون شو تا جہان بینی
جہانے کاندرو ہر دل کہ یابی بادشا یابی جہانے کاندر و ہر جان کہ بینی شاد مان بینی

سمر نود و یکم

جوانے قوی ترکیبے بلند بالا موے دراز سینہ کشادہ کمر باریک سرین
گران شکم بیک بہ کام فراخ سرفرازان کہ آشوب زنان و فتنۂ مردان
باشد بہ مثال طاؤس کہ جلوہ کند و کبک رفتار میرفت دختر بادشاہ
بر بام ہمچو ماہ بر آمدہ کہ از طلعت رخسار او آفتاب را تابشے باشد
نظارہ کرد فریفتہ و آشفتہ گشت نہ او را دست آویزے نہ پائے
گریزے ہمچون پنجۂ عارض خود گرفتار ماند سلام را امکان نہ پیغام را
کہ نام برد روزے چند بہواے آن دلبند صبرے نا محمود و سترے غیر
محمود کرد تا حال بدانجا کشید کہ بلغ السیل الربٰی و جاوز الحزام
الطبیین از ان کنایہ تواں کرد زمام تمالک از دست شد و عنان
عقل گسست نفس ضعف او فکر صعلا قوت روزگار خود ساخت ہمیدان
تسلی و تولی میکرد تا آنکہ فراش را ضلیع و ضجیع خویش ساخت خیال
محبوب و یاد مرغوب بجاے نان و آب او گشت قوتش گداخت ہمین
قوت ماوای و مقر خود ساخت مادر و پدر و دوست و برادر و آنکہ
صدقائے او بودند گرد او حلقہ کردند چہ شد و چہ زاد چہ افتاد
ہمانکہ جواب جاہل سکوت و کلام عاشق مبتلا کلام مبہوت بہ فیلسوفے
و حکیمے و طبیبے پر داختند ہریکے نبض و دلیلے دفراستے و ید رنجے احساس
کردند کہ از صفرا و سودا و دم و بلغم نباشد ہمہ دست از علاج کشیدند
بہ یاس باز گشتند و درد عشق را نشانے نیست جز دمے سردے و سینہ
گرمے بلبے خشکے چشمے ترے تنے نزارے سینہ فگارے سخن نحکم
بالظاہر از حالت او مشاہدہ میشد گفتند این را گرفتارے

دیگر احساس میشود دیگر دیو و پری پرتوے زده باشد طائفۂ ازین طبقه حاضر شدند
او را از خویش معلوم کردند به کنایت حکایت کردند که پسر پادشاهے عاشق
کنیزک حرم پدر شد چنانچه رسم عاشقان است خواب و خور و آرام و
قرار از صحبت آن شاهزاده بوداع پیوستند مادرش تدبیرے ساخت
نابوده او وہمے بر دیگر این پسر بجائے دل به باد داده باشد و آتش عشق ناسود
عیش خوشی او را چون که خاشاک سوخته و خاکستر کرده بود پردۂ تنکے باریکے
صافے شفافے میان خود و پسر آویخت که دلش مگر به کسے آویخته است
ورائے آن حجاب نشست فرمود همه جواریات حرم را فرمان رسانید
هر یکے پیش پرده من شود گذرد تا از گذشتن کسے حالت پسر را مشاهده
کنم و رنگ روے و هیئت او نظاره کنم اگر میان این بتان و بهرو
میان این خوبان سرافرسے که دل پسر مرا به بر گرفته است از هیئت
او و هیئت معلوم شود که پسر بکدام اهند گرفتار است و بکدام اشکال
کارش مشکل شده است و پسر را ببینم که تغیر بشرا و بدیدن که شد کدام
رفتار است که ضیار او چشم پسر مرا خیره کرده است کدام سروے بلند
است که پسر مرا پست کرده است کدام گلے است که دل او را پژمرده ساخته است
خار خیال او در دلش متمکن شده البته هر دو از تغیرے خالی نباشد
آه مشک و عشق نهان نه توان داشت البته حالت ایشان تمام دل ایشان کشد
ایشان را فضیحت همان خفیه ایشان کند لا یدخل الجنت نمام
هر یکے به ره خود رفت معشوقه پا بر زمین می نهد منت بر آسمان میدارد
تبسمے میکند آنچه نظاره اعجوبه باشد بگوشه چشم نظرے میکند
که جهانیان مشتاق گردند و هر جا که دلے است رنجور مبتلا گردد دستے
میگرداند که غنج و دلال استاد را رهنما شد به مجرد دیکه این آفتاب مطلع
غیب طلوع کرد و این نور که به نزدیک عاشق دہام کل الوف

استتار باشد شهود ے نمود عاشق چشم تحیر کشادہ ماند و بہ ہر دو دست کر حیرت گرفت و لبا نراز بان می چشید از بسکہ خشک می شدند و قطرات از چشم ہمچو ابر بہاری می چکید و مے سردے بر آوردہ کہ ملکوت و جبروت را بسوزد و چنانکہ فرشتگان بر و گریستند ما ورمحقق کردکہ این تبے است کہ دلبر پسر من است پردۂ حیا از میان برگرفت جلباب بے شرمے را در بر کرد پسر را دست گرفت بہ پائے آن جادوگر دلفریب انداخت گفت از آن تو شدہ است بحجاب دامن و رفتار و اشکال تو خود را بربستہ است یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ قصہ مقرر محقق است افتادۂ خویش را گردآر روا نبود کہ دل باددادہ را فروگذاری القصہ ازین حکایت مردمان خیالے بردہ مگر آن دختر را ہم عین خطرہ پیش آمدہ است اتابک و مامک او با او خلوتے کردند گفتن قصہ حال را اعلام باید کرد کہ تدبیر مفاوضہ پیوست گفت گفتار را فائدہ کارنمی بینم مرغے بہوائے خویش می پرد دلم را جبینہ حوصلۂ خویش ہا آشیان آن مرغ ندانم ماوائے او نشانم نماند چارہ این بیچارہ را جز بہ خیال سپردن جان و دل را بہ وہم و خیال او خویش داشتن تا آنچہ عاقبت بحسن عافیت بازگردد جان بہ جانان وہم دل بہ دلبر سپارم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرود خانم خلوتے اختیار کرد و بہ حضور او سر فرود گرفت ساعتے وزمانے بلکہ وقتے لطیفے و آنے نگذاشتے کہ صورتے از قدس تمثال آن جوان تشکلے و تمثل نمودے و گفتے انا من اھوی و من اھوی انا و این فرمودے کہ من او آراستہ آم و این منم کہ تو عاشق شدۂ مرا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خوانند مرا الکریم الحکیم گویند من راہہائے مختلف دارم الطریق الی اللّٰہ بعدد انفاس الخلایق ہر کسے را بر ہے بر خود آرم۔

اما این قدر بدانی کہ ہیچ طریقے با ذوق آمیختہ و با شوق بختہ این جہان و آن جہان را پیوند کردہ و باہم دوختہ از طریقہ عشق نیست اگر خواہم

[margin notes: دادگفت / تدبیر خویش / آن دلم را حوصلہ خویش]

خوانده باشی المجاز قنطرة الحقیقت معنیش جز این نباشد

غزل

دولت عشق را نهایت نیست — عاشقان را بجز ہدایت نیست
ہر کرا حل شده است مشکل عشق — او بداند که جز این عنایت نیست
عشق حسے است از برون بشر — آب و گل مرورا کفایت نیست تا بجز ہدایت نیست
عشق را بو حنیفہ درس نکرد — شافعی را درو روایت نیست
بو العجب صورتے است صورت عشق — چار مصحف از و یک آیت نیست

چنانچہ خواجہ سنائی ازین عالم نشان دہد — مثنوی

ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر — از گریبان تاج سازی وا زبن دامن سریر
تا از ان تاج و سریر آید زمہرویان غیب — ہر زمانے نوعروسے نقش بند و بر ضمیر

ل زبی بضم زاے معجمہ و فتح با یعنی رسید سیلاب بپایہ بجل بلند که آنجا آب نمیرسد۔ ش

ل۔ طبی بضم و کسر طا سر پستان ما دیاں سباع و خر و اسپ و ناقہ و جز آن ۔ و فی المثل جاوز الحزام الطبیین اے اشتد الامر و تفاقم ۔ م ۔ ا۔ حزام انچہ بوے بندند و تنگ ستورم!

سمر نود و دوم

اے خوان صفا و اے خلان وفا برادران کریم اے دوستان حمیم اے مونسان ہمدمان اے ہمرہان راست و اے رہبران راست گوا ے محرمان ہم کار اے مومنان روزگار اے ہمنشینان موافق اے غمخواران صادق بدانید بدانید بدانید خوبان با کرشمہ و ناز باشند خوبان خودنواز باشند خوبان از انباز بے نیاز باشند خوبان جفاکار باشند خوبان سرافراز باشند خوبان ستمگار باشند خوبان بے رحم دل آزار باشند خوبان ناساز دار باشند خوبان بے شفقت بے درد باشند خوبان ناجوانمرد باشند خوبان حسود باشند کبود باشند خوبان بے درد باشند خوبان قطاع طریق دل اند۔ خوبان غارتگر جانہا باشند خوبان بے شرم بے مروت باشند خوبان بخیل بے فتوت باشند خوبان خودستا خودنما باشند یکے با دمے نخواہند یکے را با دمے نیازند سخت قومے اند دومے ندارند کہ از و خوفے و شرمے در ایشان باشد شخصے مطلوب محبوب نماند معشوق نماند مشوق نماند مرغوب نماند با تو یکے شدہ ایم میان من و تو بیگانگی نیست ما رضا جوے تو ایم ما ہواخواہ تو ایم میان ما و تو دیگرے نگنجد ما ازان تو ایم ہمہ آن ما فدائے تست ناگہان تا ببوسان نظارہ شو و چیزے باوے ن نابیوسان
باز ند ہیچ دشمنے ہیچ خصمے ہیچ بلاے بدخواہی بدسگالے آن نخند شنیدہ کہ لیلیٰ با مجنون چہ باخت یکے اخس الناس ارذل الرجال اقبح الاشکال را شوہر ساخت ہمہ خود را بدو داد خود را مملوک ماجورا و انگاشت ہیچ آفرید خبر دارد کہ بر جان آن عاشق محزون مسکین مجنون چہ رفت و چہ گذشت چگونہ سوخت و چگونہ دوخت و چہ اندوخت و چہ بلا و محنت کشیدہ چہ خجل و شرمندہ

وشرمسار ماند۔ سبحان الله گوئی دعوای خدائی دارد هرچه خوش آید بکنند
باسلیمان داؤد رب العزت رحیم غفور ودود چه افضال واکرام وچه انعام
واحترام باشد سرجمله آن این باشد لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ
وحوش وطیور وشیاطین وجن وانس همه به فرمان آورند تا آنکه باد به
فرمان او وزد کارها همه برد او سزد با این همه به صد خواری وزاری
همه شکستگی انگشتریش از دست او ستانند وعفریتے را بجائے او شانند
در بدر بیگردد وپر کاله نان میخواهد ودر زنبیل او کسے لقمه نمی اندازد
تحفه دیگر آخر الامر بدین کشد فخر علے وجهه فکو بین الامرین
هیچ فکرت می افتد چه اعجوبه کارے است این همه شد۔ آدم را باد
بکنی مسجود ملایک سازند بر تخت عزت شانند وملایکه تخت او را بر سر
گرفته هرجا که خواهد برند واو را آدم صفی نامند یکبار که دانه گندم خورد
یا بین باکرم[1] علی اختلاف الاقوال رسوایش کنند برهنه سازند وزیر درختیکه
رود درخت فریاد کند تَنَحَّ عَنِّی تنح عنی دورباش از من واز بالاعلیین بر
بر توده خاک اندازند نفسے که از وبیرون آید فرشتگان فریاد برآرند
الهی از نفس آدم تنگ می آئیم واین فرشتگان حاملان تخت اویند
وخدمتگار حضرت او دعوت نوح بعز واکرام قبول کنند واگر پسر را
دعا کند طعنه زنند ورد کنند وحبیب را که بد ومتحد واز ودیگر بیشتر وپیشتر نه
متبع جمله انبیا درشان او گویند مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ۔ واین نیز فرمایند
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللهُ
در حرب بدر غرباً وشرقاً اکرامش دهند هریکے صحابه گرازان سرفرازان خرامان
در روند منافقان مشرکان ناکبتوا وسفهم مانده حرب بدر چندین چرب زبانی وشیرین
سخنی باوے رفت اما حرب احد دندانش بشکنند رخساره بشکنند میان مردگان اندازند
هیهات فهیهات این انتم ایتها الصوفیة وترهاتکم واین انتم ایها القلندریه

[1] کرم بفتح کاف وسکون را انگور ش۔

تلمّا تکمّد این اهل الزهد والعبادت وغیرہم ماقول شکرمن کاریکہ خوبان را با مبتلایان گرفتاران خویش افتادست گوئی نوعے از الوہیت قسمت ایشان رفتہ است واگرنہ چندین ترفع و تعزز چیست و چندین تعظم و تکبر برکہ کہ گرہان باشد کہ این بیان دعوئ خدائی میکنند خویش را خود ستائی میکند المجاز قنطرۃ الحقیقت پلے محکمے نہادہ اند کہ بدو از عقاب اوہام خیال رستگاری باشد

بیت

خراب اندر پئ آن بوئے رفتم ۔ غیر رفتم بلا شد بوئے زلفت

آرے فیضان ازان عالم بخش ایشان شدہ است چندین سرفرازی و بے نیازی از خدا لکہ آن است۔

بیت

درحسن رخ خوبان پیدا ہمہ او دیدم ۔ در وجہ نکورویان زیبا ہمہ او دیدم

توحید و وحدت ہر دو را بیک حرف نبشتہ است و کلام تمامتر کردہ تفکّر تعرّف تاملّ توصل واللہ اعلم۔

سر نود و سوم

هیچ نظاره است بچشم عبرت شده است جمال رونق گلزار به سبزی وتری است و سبزه به سیاهی نسبتی تمامی دارد بسایه رنگی که او را شکلی نیکی باشد که فریب دلها و گرفتاری جانها گرو و فاقع لونها صفت هر رنگ که به کمال براقت خود رسیده است در هر دید سیه رنگ براقت تمام دال بر سر بر دم الله الله مشاهده شد در تجلیات و کشوفات بوده ام این جمال و این کمال و این جمال بالله الکبیر المتعال به نعتی بود که وهم پی گم کرده است خاقانی شانی ازین حال به عبارت فصیح تر و بیانی بلیغ تر اشارت کرده است **بیت**

قصهای نوشت خاقانی   قلم اینجا رسیده و سر شکست

سمر نود وچهارم

جوانی قیاس هفده ساله یا هژده ساله برہنه تمام سر بسر لنگوته ته داشت و سر برهنه و چندیں موئے جعد بسته چنانچه بنام بتے و بیرے بکنند در قفا آویخته دال و سین او از کاف برون آمده طغرائے لاهوت و ملکوت بنام ناسوت سادگی و آزادگی او د اثبت فرموده واگذاشت انور را ثبت کرده لمعانے و براتے که وارد سبحان العزیز الحکیم قدس منزه و نزاهت و لطافت چیزے انوذ جے بیچاره گرفتار مسکین مبتلاے الوهیت را مثال تصور کن که درختی باشد سرو رخت ازین عرش در گذشته و بنهاضاربة فی تخوم الارض بود و برگ آن درخت در خوروی و تنگی مثال دانه سر شف و فیض رطوبت هوائے شب نم میوه او قدر دانه سرشف محمد حسینی مبتلا بدان برگ و بدان میوه هر نفسی جالے دیگر مینماید به صورتے دیگر برمی آید مسلمانان مسلمانان گرفتارم گرفتارم رحمے بر من لطفے طرف من لاحول ولاقوة الا بالله

مصراع بیخبرا نرا ازین قدح رنجے نیست



سمر نود و پنجم

قوله عز من قایل اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ اَلصَّابِرُوْنَ جمع صابر و هم علی انواع و هر یکے را اجر بغیر حساب است یعنی مزد اوست که کسے او را در حساب نتواند آورد از بس کثرت او

و دیگر بغیر حساب یعنی آنقدر دهند که در احتساب صابر نبود .

و دیگر اجرا یے باشد بمقابلهٔ صبر از پلهٔ صبر گران تر باشد ۔

گفتم صابران بر انواع اند الصبر باللّٰه الصبر فی اللّٰه الصبر عن اللّٰه الصبر علی اللّٰه الصبر مع اللّٰه صبر اللّٰه مشایخ ما تقدم بیان کرده اند اما الصبر باللّٰه را معنی خاصے است که آن بزرگان نفرموده اند یا مصاحبت باشد یعنی یصبر الصابر مصاحبًا ایاه تعالی در آن حال که او مصاحب خداوند است هر بلاے و محنتی و فیضے و شدتے که برو افتد صابر چو در محضر و مشهد محبوب بود هر آئینه صبر آئین حالت او باشد بلکه اَلَذ و اشهی فاعل اوست تعالی محنت و بلا او مینهد این محضر و مشهد چه میگوی قفائیکه که محبوب بدست خود زند یا سنانی در سینه است خلانند یا تیرے از دل و جگرت گذرانند الذ و اشهی باشد یا نه . دیگر این بار سبب باشد صابر در مشاهده حضور اوست از خیال و شهود وجود بدو است سختی و رنجی از شهود باشد تصورے و تفکرے بتو رسد صبرے محمود و ممدوح باشد و دیگر بار مقابله باشد یعنی گفته اند انه سبحانه خلق عن کل تلف اگر مصیبتے رسد و اگر زیانی بجانی افتد مقابله آن خداوند تعالی باشد زہے صبرے محمود زہے صبرے مقصود چنانچه یکے را سبوچه از دست افتد و او را گویند در تلف این سبوچه غم مخور ترا بمقابله آن ماہے فلکے و گنجے چلے رسد . و دیگر معنی با این باشد که

گفته اند بی نطق و بی بصر چنین دانم که این سخن گفتار بزرگان هست

الصبر عن الله من بلاے بعد تجاوز راست این چنین صبرے گویند غیر محمود است

چنانچه شاعر گوید شعر

الصبر محمود فی المواطن کلها الا الصبر عنک فانه غیر محمود

نا مرد سهروردی و آنکه گویند الصبر عن الله اشد بیان الصبر عن الله وکونه اشد مرد نیز دو در دو سهروردی رگان همین نیز باشد که گل چمن سهرورد باشد این دو معنی را اثبات کرد نکو بیانے که ایشان فرمودند نکو نشانے که ایشان دادند اگر این چنین بودے تجلیات اختیار بالیستے وانسداد بصیرت بعد انفتاح او اگر امکان شبرستے بعد آنکه بصیرت کشاد ممکن انسداد نیست مگر سبحانه وتعالی در بعض محل سد بصیرت کند چنانچه سد بصیرت محال یعقوب که در حق یوسف بود. اما الصبر عن الله اشد بمعنی اقبح اسمج اغلظ دارند هم وجهه توجیهے هست این سخن غورے دارد فکرے کن به بین اما الصبر عن الله را اگر این معنی گوییم وجهه وجیهه واعتبار صحیح بود حق سبحانه وتعالی تجلیات لطف دارد وتجلیات قهر دارد تجلیات جلال وجمال دارد. جلال آن را گویند که نسبت به عظمت وهیبت وشکستن متجلی وقطره قطره کردن او این کند وثانی حال کما بدایعود سالک متجلی بر وتجلی جلال شود این شکسته وگسسته قطره قطره گردد وعظمت وهیبت او در اتاب آوردن نتواند گریز گیرد وخواهد در پنبه جمال رود اکنون محتمل که ره نیاید خواهد از سختی ودرشتی این تجلی میخواهد اصل کار را بگذارد که این در تاب او نیست ذاکر میخواهد ذکر نگوید مراقبه نکند این صبر اشد بود ودیگر تجلی جمال تحمل به تعزز وتکبر میکشد وبه خودبینی خود کامی میبرد اکنون صبر از جمال حق کردن ومصلحت تواضع وتخاشع را پیش گرفتن اغلظ واشد واعظم واجل بود. تجلی قهر یعنی هر مظهرے نه موھے غیر مستحسن بلکه مستهجر جمال او در انتظاره شود وآن صورت به ره خویش وبکار خویش میکشد شخص متجلی. اتباع السنت

نبیه در عایة لاتباع قدم شیخه واختیار قول المحققین المتجلین ریاءً العارفین خیر من اخلاص المریدین از ان تجلی خود را باز آورده الصبر عن الله اشد مثلاً ان کاره باشد در مظهر او (آن کاره) تجلی کند او از ره خود بکار خود به بستد خود میکشد این صادق حاذق (یعنی بد کاره) و این مخلص متخصص از ان خود را باز می دارد و حرمان اختیار میکند (صادق) و الاهمان قول محی الدین ابن عربی آید ویفوتک خیر کثیر فلیکن دو دیگر تجلی قهر در بلیات و محن و در صورت قهری چنانچه مار و گژدم و گرگ در صورت ایشان تجلی کند و مرد ره گریز بخوفاً من تلف الروح گیرد الصبر عن الله اشد باشد تجلی لطف۔ او تعالیٰ تجلی کند در محل لذوذے مرغوبے معشوقے لاجرم عین حظ نفس است

مرد باز ماند که خط نفس به نفس نه دهم و او را آکل و شارب و زانی نام نه نهم و اگرچه تجلی است پس آن کدورتے و ظلمتے در و طاری گردد۔ آئی دانی۔ الصبر عن الله اشد باشد۔ و دیگر کسے باشد دلش خواهان است اصول و جانش خواهش فصول با این همه خود را ناشایسته (وصول) و نا لائق داند او قاتے که مرجوه است البته آن سالک میداند این حالت (خواهان) است هرچه بخواهم بدهند اعظاماً لشانه وتحقیراً لنفسه در کشاده است حاجبے و دربانے نه ایستاده منعے و دورباشے نیست مع ذا کله یکے درون در قدم نمیدهد و درون نمی ایستد با خود این میگوید من ناظر او منظور من طالب او مطلوب من عاشق او معشوق لاحول ولا قوة الا بالله

مصرع

دلا دامن فراهم کن کجا ما و کجا ایشان

هان و ان الصبر عن الله اشد باشد یا نه معشوقه خلوت کرده است و دلاله را از خانه بدر کرده است و حجب و استار را از

میان برگرفته است وصورت رضا را بدست جلوه داده است افعل
ما مئت الیٰ الیٰ تو نواز د عاشق مبتلا ومسکین مشتاق پر بلا عصمت او
واحترام او آن بیچاره را محروم میدارد زہے صبر ہر آئینه اشد
نامند۔

الصبر علے الله تنوعات تجلیات وتقلبات وہو رہر یکے در
سنین وشہور تجلیات لا یتناہی دارند وتجلی را در جملہ تقلبات و در کل
طورات در ہر رفعے حطے علے استرسالے کرده باشد اے عزیز این
راصبر علی الله گویند اگر منعے وردّے واگر قبولے ووردے واگر شدوقے
محنتے وشدتے واگر راحتے وفرحتے دامن گیر وقت او شود او ربه
خدائے خوش صابر باشد دران عط و دران حط تجلی که به حسب حط
وحط بود وا وبدان تجلی صابر ماند این راصبر علی الله گویند۔ و دیگر
الصبر علی الله یکے تجلی را مقر ومستقر خویش سازد اجمال است و تفصیل
است اطلاق است و تقیید است مردے بر مقیدے مفصلے ماند تا آنکه
ہمه او بد و صرف شد الصبر علی الله گردد۔ دیگر علی برائے علو واستعلا
راست مرد متمکن ومتثبت ومستعل بر تجلیات باشد ہر نوعے و ہر صنفے
که او خواہد نقد حال او شود یکون مسیطرا علے الحال لا الحال
مسیطرا علیه باوجود آن تنوعات خود را ہرچه خواہد بدہد و ہرچه
خوش آید نقد وقت باشد مرد بر شخصے آینده رونده است گاه بیگاه
او را منع نیست با این ہمه تقاعد میکند ہر درے شنید درد ل در
نمی آید بادشاه بار عام داده و آن شخص از خواص او و از ملازمان
درگاه او با این ہم در بار راه حاضر نمیشود۔

الصبر مع الله۔ عن علی کرم الله وجهه انه سبحانه
مع کل شئ لا بمزایلتٍ صبر با ہر یکے و با ہر چیزے بدین صفت

نه مفارق باشی نه مواصل نه مزایل باشی نه مفاصل این جا تو بصفت
او باشی او به صفت تو الصبر مع الله هر جزئے از اجزائے تو آنرا که
جز لایتجزی خوانند جس وجود تو با آن اجزا باشد خه زہے صبر
الصبر مع الله اے بعد الله مع بمعنی بعد باشد چنانچه فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا اے بعد العسر یسرا بعد کشف تجلی و بعد ظهور حقایق امور مرد
صبور را چه نیک گوارا و خوشتر باشد سخن بیشتر و پیشتر هم هست الاسرار در افشانها
چند تو ان همین قدر بسنده باشد الاشارت من العارف حسب
للعاقل

بیت

زمین و آسمان هر دو شریفند — قلندر را درین هر دو مکان نیست
سخن کوتاه کن محمود فخری — چو میدانی که محرم در جهان نیست

———

سمر نود و ششم

مردم در فریضهٔ جمعه ایستاده خر برهنه تکیه بمحراب کرد نشست دم میزد برد و میگفت این همه تسبیح و نماز شما و قرات و سجدهٔ شما آن همه را بر میکنید و میگوید بدین شخرم و خنده نی کرد عالمے را در گلزار درگاه بهار در فشیده تازگی و نورے بخشید

بیت

در فضائے قدرتش آدم چو ابلیس لعین
در فضائے هیبتش عالم سهائے مستطیر
چه عیسے و چه موسے و چه پیر مرسلان احمد
چه ترسا و چه مغ انجا همه گشته برابر هیں



سمر نود و هفتم

مجنون درخواب دید گوئی لیلی کاردے کندے تا دیرے در حلق مجنون راند تا آنکه تمام بسمل کرد پس آن پرکاله کرد باگوشت و پوست و مغز واستخوان در جوال انداخت بجو کوب بکوفت گوشتابه ساخت ذره ذره کرد سخت باریک تنگ آنرا بپخت با همه بو افزار ها خوشبو کرد و خود بخورد چنانکه کاسه لیس و دیگ لیس هم کرد مجنون بیدار شد فرحان و خوشان شادان و شادمان بیت خوانان به آهنگے دلنوازے دستکے میزند و رقصے میکند و این بیت میخواند

شعر

اذا ابصرته ابصرتنا　　واذا ابصرتنی ابصرته

گویم تعبیر میکند من و لیلی یکے شدم و بود من برد و جود لیلی اندرمن نماندم همه لیلی ماند مرا بخورد مرا از من بستید من در بطن و جسم او هضم گشتم سفلے که از من به من بینی من نسبت بود آن همه را بینداخت خالص خلاصه را که با او نسبتے تمامے داشت آنرا با خود گرد آورد و همه او گشت مرغ سنگریزه چینه کرد خلاصه خاصه اورا ایستد عصاره او را برون انداخت زنبور زرد سرسری را زد برکرد به سوراخ خود برد آن مرده به دم خود به فیض خود همچون خود گردانید تا آنکه او هم زنبورے زردے شد پریدا لام الی الام فیض با فیض پیوست صورت دوئی از میان برخاست نتوان گفت تجسد اللاهوت بالناسوت　　هذا قبیح والمعتقد غیره بهیم

بر مجنون آمدند مجنون سر درگریبان کشیده و بخیال وجود لیلی مستغرق مانده یکے گفت با وے حیاء لیلی مجنون گفت انا لیلیٰ مجنون همه در لیلی اذیت شده است همه لیلی مانده است پس در گفتار انا لیلی صادق

۱ جوال بمعنی هاون بیز
۲ ابزارها
۳ ربیع

باشد و عن علی کرم اللہ وجهہ شعر

انتم حقیقت کل موجود بدا وسواکم فی العالمین توهم

اگر اتحاد را مثال صورتے فرض نتوان کرد بچند نوع بیان کنند
یکے سوختن پروانه در شمع و با شمع یکے شدن و برون اند اختن شمع شغل
پروانه را و بردن اند اختن ضیاے نور سایه به ضیاے نور آفتاب بے
بستن آب بصورت ژاله و گداختن ژاله عین آب شدن و نیست نابود گشتن
سراب به ظهور ریحوا و این خوابے که مجنون در خیله لات دیوانگی خویش دید
یکے از مجنون پرس چه لذت داشت راندن کار دلیلی در حلقش چه
راحت بود و چه خنکی داشت در پرکاله پرکاله کردن تن او و بجوکوب
کوفتن و گوشتانه ساختن چند ترقی و چند مزید است و چه انواع تجلیات
وکشوفات در حق او میشد در یختن و آتش دادن و او را خوشبو کردن
وخوردن لیلے۔ و آن صوفی گفت آه کدام مذاق این ذوق گرفت
درین خائیدن و فرو بردن او هیچ میدانی که چه میشود از غایت وصل
وانتهاے درجات کمال چکونه وجود ده میگردد والسلام علیکم
ورحمت اللہ و برکاته۔



سمر نود وهشتم

محرمے از مجنون پرسید اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی بر مرا و تو نباشد چه کنی آن دیوانہ رضا طلب مجنون بو العجب گفت من بر مرا د لیلی باشم۔

شعر

اریدوصالہ ویرید ہجری	فاترک ما ارید لما یرید
اری فے الوصال عبید نفسی	وفی الہجران مولی للموالی

اگر مرا د تو اے دوست نامرا دی ماست مرا د خویش من از تو دگر نخواہم خواست

اگر آن پرسندہ از من دیوانہ بدست پرستشے پیوستے گفتمے دیوانگی درکار است ستمگری کنمے۔ باز گفت اگر این ست بستر پستر دارد چہ حیلہ سازی گفت در برش گیرم مربع نشستے سازم اگر او اضطراب کند و بدین رضا ندہد گفت شلپید نی بتسلیم وہم زانو باشم پس این افسانہ وحکایت و دست بازی بہر بہانہ چہ کم آید گفت اگر استحقاق و استخفاف شود ترا از نزدیکی بہ دوری برند چارہ آن چیست گفت استادہ نظر بر روے لیلی دارم۔

مصرع۔

او کند ناز و من از دور تماشا بینم

مفاوضہ دیگر کرد گفت اگر از آن خانہ برانند وازان سرا بدر کنند چکنی گفت بر در بنشینم اگر از خانہ برانند سر بر آستانہ دارم تن را بہ خاک راہش بسپارم گفت اگر آن رقیب زشت ترکیب و آن سرہنگ بدرنگ و آن دربان نادان اگر ترا چون قمامہ آن صحن و آن راہ و آن جناب و آن گذرگاہ برون انداز د چہ حیلہ سازی گفت ہاویۂ زاویہ گزینم ہمانجا سکونت باشد البتہ کسان لیلی دران گذر اختلاطے و ترددے کنند و گردے

وغبارے و دخانے و بخارے کہ از صحن خیزد مرا تسلی دل بود گفت اگر بر آن
سکون حرکت فرمائید چہ کنی گفت یکے از سکان قباب غیرت و شخصے از قطان
دیار حیرت من باشم گاہ بیگاہے با پاسبان سگ کوے لیلی در ساختم
و باد بے ہر بارے در ان کوے شبے روزے گذرے کنم بیت

من ساکن کوے شہر عشقم   نتوان ازین دیار بگذشت

گفت اگر مصلحت شہر یار آن بقعہ و سپہدار آن قلعہ این افتد کہ
لہ چون ترا جلا فرماید درین مضیق چہ توان کرد و درین مضیق چہ توان نشست کہ
پرتاب کردہ اند آہے سردے بر دو بجائے گرمے کرد گفت ہر کجا کہ
باشم رو بہ شہر لیلی آرم اگر من در مغرب باشم و لیلی در مشرق مطلع او را در خیال ارم
بدان متنفیض کردم بیت

اگرچہ در عرب از بہر قبلہ کعبہ نباشد   نبود قبلہ مجنون بجز قبیلہ لیلی

استفسارے دیگر کرد اگر بنوع من الانواع و موجب من المواجب ترا
ازین توجہ مانع آیند بچہ تشبث کنی بکہ تعلق کنی چہ دستگیر چہ چارہ چہ حیلہ
قہقہہ بزد گفت مصراع

منم و خیال بازی شب و روز با جالش

لہ حالیست عجب نقطہ ہاہست این خیال و عجب خانہ این بے وبال انتہا کام
وصال را در زمان واحد در دام تو می نہد اگرچہ اشارت در دوری
میکند و لیکن ہیچے و شوقے ہم ہست بنگر رہبر عشق بہ کجا رسانید و کدام بزم بے
قرار گاہ داد ہر چند از لیلی دور تر افتاد باز عشق در رہے برد کہ اقرب
من کل قریب باشد حجابہ النور لو کشفت لاحرقت سبحات وجہہ
ما انتہی الیہ بصرہ من خلقتہ حجاب نور کشفش متحیل آمد و اگر امکان
تصور کنند ہیچ وجود را شہود نماند کذا الوف عجب نورانی کذا الوف
حجب ظلمانی کذا الوف ثلج کذا الوف نار ہفتاد ہزار

در هفتاد و هزار ضرب بکن به بین که آنرا پس انداخت و که گذشت و که بامراد خودنشست زهے عشق خیمے محبت به طرفتہ العینی به یک خیال همه را به سوخت او را خود بخود و در خود تصور کرد خیال را مستحکم ساخت تجلی الله للناس عامة و لابی بکر خاصة جلوه گری بود با این همه مقصود را در بر یافت مرشد ذکرے و مراقبه مرید را فرماید و این ذکر و مراقبه جز تصور و تخیل نیست ۔ حکایت از ان مسترشدان شنیده باشی که این خیال مسترشد را تا کجا رسانید به یک وہم ہم بیک خیال همه حجب و استار را بسوخت همنشین حضرت محرم اسرار گشت وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ شاید حال او شد خود چه میگوید

بیت

از بعد مکن شکایت اے آختہ جگر — کز غایت قرب می نبینی ما را

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ عجب رابطہ که بیان کرده است ۔

بیت

شب با تو غنودم و ندانستم — روز ست بسودم و ندانستم

ظن برده بُدم که من بودم و منا — من جملہ تو بودم و نمی دانستم

حاصل اگرچه عشق دستگیر تو شد رہنماے تو گشت حکایت گلخن تاب و ملک شنیده باشی که میان ایشان چه خیال بازی رفته است و هر یکے با دیگرے چه اتصال داشت

بیت

سلطان عشق خیمه بصحرا اگر زند — ملک وجود را همه زیر و زبر زند

خیال است این کسے را وصل یار را — خیالی شو خیالش اصل کار است

۹۰
سر نود دهم

ذوالنون را در ساحلے عورتے پیش آمد ذوالنون او را پرسید من این اقبلت از کجا می آئی او گفت از طائفہ تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کہ ایشان را ہمہ شب خواب نیست ذوالنون گفت الی این ترید ی کجا میخواہی کہ بروی گفت الی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ہیچ میدانی آن عورت کہ بود صورتے از عالم غیب از مقر قدس تجلی کردہ است و از مطلب ومقصد قوم ابنائے میکند و از مقر و مستقر خود خبرے میدہد و از اہل تلوین وتمکین بیانے می پوندد و از بود وجود خود اشارتے میفرماید ومیگوید تردد و اختلاف من بین الطایفتین باشد از ایشان مردے بر دمے ایم و اشخاصے بہ اشخاصے روم اما بود شہود من بر مردے باشد کہ ایشان را ہیچ مانع از موانع دامنگیر و قید قدم ایشان نبود تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حکایت از طلاب کرد کہ ایشان ارباب مجاہدات مکابدات اند رمزے از احوال محبان نمود چنانچہ گویند کہ کل نوم علی المحب حرام بر ایشان باشد و از ایشان مگذرد سبب ہیچ ذوق وتحمیل شوق با ایشان باشد نماید ربا ید آید ورود شنید و خبر دچشاند بازستاند و آنرا دلیل بر کمال جمال و انتہائے بہائے خود ساد شنیدہ باشی کہ عاشق طالب جمال حسن معشوق است او معشوق عاشق عشق عاشق دعسب حسن و نمک خود آنقدر عنایت و رعایت در باب طالبان محبان بود کہ بہ رسیدگان و قرار گرفتگان نباشد رسمے است مرحسان ملاح را عاشق بر انواع بوند یکے طالب مجتہد سائر متعبد و بہ ہیچ مرادے نرسیدہ در دریائے طلب غرق است و دیگر دارادات بیخیرہ روے کارے پیدا نہ مرد از پس خواست مراد در قلق و

و اضطراب مانده و عاشق دیگر باشد گفتنی و شنیدنی پیامی و دیدنی در میان
رود و دیگری باشد سوخته و دوخته و خاک و خاکستر ره طلب شده و هیچ امید
وصول بمقصدی نمانده و آن سوخته هم بر سوختگی خود ساخته انا رد هر کلام
گوید لَا یَنفَذُ فِی قَوْلِ فرماید ورد وقت اوست. بیت

حاصل عشقش سه سخن بیش نیست — سوختم و سوختم و سوختنم

قوم صوفیه آن عزیز را سید الفقرا نامند مرادی به دامنش نداده اند
و او به لذت درد سوختگی پرداخته تا آنکه گوید بیت

کفر کافر را و دین دیندار را — ذره دردت دل عطار را

کمال دوستی باشد مراد از دوست نگرفتن

از این چنین کسی عزت و کبریا و احتجاب و اختفا و بی نیازی و خود
کامی و استغنا از هر خاصی و عامی پیدا آید ایشان اند همه جهان را مانع
آیند شما کیانید و چه کس باشید که جمال آن عروس که در چند هزار پرده و چند هزار صفات اسیر ده
هر یکی بگمان هوای خویش خیالی پخته و وهمی برده و هر شخصی از و حکایت
کرده الکبریاء ردائی والعظمت قمیصی والحیاء ازاری اثبات
فرموده آن عاشقان را او دوست دارد که دور باش عزت دست گرفته
مردمان را بموجب عظمت باز داشته وابسته است و بدربانی علی العموم
آیندگان را مانع آیند و اگر کسی بشوخی قصدی کند چشم حسرت بر سر زنند
که دماغش طیره گردد سخن درین باشد که سرش پاره کنند او هامان شده باز
گردد و عبرت دیگران بود ابلیس را بعضی مردم عاشق صادق نامند او را
دربان حضرت خوانند پرده داری و نگهبانی از و زیبا می آید هر که ازین
دائره برون رود او را به خرمه عود برون فرستند و آنکه خواهد از درون
برون شود به صدمات و لطمات به ضرب و شتم از آن درگه دورتر اندازند
و آنکه او دران سرای دور آن خانه قدم نهاده به شرط ادب ایستاده

واگر پیشتر جاد هد شوخ تر و بیباک ترشد و آن عزت و آن حرمت در دلش کمتر گردد تا آنکه همچنین گوید ترک الادب عند اهل الادب ادب این چنین کسے هم می باید اما عظمت جلالت از دل او فرود می آید از علو به سفل می گراید یحتمل که در بعضے وقت محبوب برائے ضابدان نباشد یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ شرط ایمان است چو ایمان به غیب شد یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ از لوازم آن آمد و بعض چیز یکه واده شده اند آنرا اتفاق کند چیزے رمزے موجبے المو ذبے را اشارتے کند ازے این چنین هم هست کسے رسیده است و برسد هم برائے القاشور و غو غا است و برائے تکثیر است طلاب این جمله انواع که بیان کردم هم از مطالب مطلوب است اگر کسے قدم به صدق زند شیطان فراز او آید و دمدمه و وسوسه کند که عبادت چهار هزار سال بربا دادم و تعلیم استادی فرشتگان را صدارت و شهامت خود را زیر پانها دم نادر دے را بها خریدم تو کجا درین ره قدم می نهی کجا تو و کجا وصول او درد نقد است بیا با ما باش و در د صد مرتبه از درمان بهتر است و سیه روئی روشن تر از سرخ روئی جویان وصال بحق صفات کمال خود پاپس نمیگردد سر بر آستان داشته ور وے به طلب آورده جان می بازد می گوید شرط طلب نباشد که بهجران و حرمان راضی باشند و به سوز و احتراق قناعت سازند فعلی لهذا اورا از همه باید احاطتے کرده است هر طرفے که طالب گریزگه سازد داد را همانجا یابد وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ور دو حال او باشد ازینجا این معلوم شد که دوری صورت وجود ندارد و وجود عبارت از شعور و اطلاع شد و الله اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآب۔

سر صدام

میان حسن حسان که ممتزج بملح ملاح اوست با حسن ماه دو هفته یک
رویه مسابقتے ومبالغتے میرفت حاکم عدل برائے تحقیق وتیقن رامیزانے
نهاده تا به حسن شاهد ومعاین ترجیح یکے بر دیگرے شود ترازوے ساخت
حسن مه را بجاے سنگ موزون بهه در پله نهاد وحسن حسان را در کفه
البته این سنگ موزون بهم سنگ حسن موزون نشد طرف موزون به چنان
سبک آمد تا به آسمان رسید وحسن حسان از بیگرانی جز زمین مانده همه راز لبن خجالت و
شرمگینی واز بس اندیشه وغمگینی بر جبهه ورخساره اش کلفه روے نمود تا آنکه
قرارش از وے رفت روز وشب سرگردان بر مثال مسافر بیخانمان
بر رسم مهمان وضیفان در هر برجے جز سه روز گشتے نتواند کرد همه روز
شب در گداز آرے عشق شخص ازل است بهر تماشاگاه صورتے پیدا ساخت
ونشان دریافت خود در میکده طلب بر آورد روح ملک روح روح
آوازهٔ جلوهٔ عشق ازلی از قدوسیان وسبوحیان شنود رقص کنان هیچو
دیوانه ومشتاق بر در میخانه دوید نمیدانم در دید وجود هر دو را چه مزاج
افتاد یکے را با دومی چه سرو کار پیش آمد دیده حق بین وبصیرت حقیقت
شناس محقق معلوم شد که هر یکے از شجرهٔ طوبیٰ واز اصل ازلی دو
شاخ رسته است هر یکے از یکے متر برون آمده دیگرے رہے دیگر
گرفته روح گوید من عاشقم عشق گوید من معشوق وچون به سلامتی عقل وفهم
باز آیند عم الرحیل صنو ابیه معلوم شود اما بلائے زاد که دوئی
محقق شد هر چند بهر بیان یگانگی معلوم شود با این همه اوئی او وتوی تو
مقرر باشد دانستن تو وبودن توکه او ومن هرگز از میان خاستنی نیست

بیت تو او نه شوی ولیکن ار جهد کنی   جای برسی کز تو توی برخیزد
از تو توی برخیزد و جهه دو معنی توجه کند یکے دانستن تو توی خود را و دوم او را اگفتن توی و هردو علی محله و ممرة است اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ بہشت و دوزخ و حساب و بعثت انبیا و دعوت ایشان داند از ایثار و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ناطق بر آنست اثبات و استقرار بحق الحقیقت یافت دوزخ هفت است و هفت طاق است و بهشت هشت است و هشت جفت است پس طاق فراق باشد و جفت اتصال و اعتناق باشد نَارُ اللّٰهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ تو نشانے هم ازین علم است و جهانے ازین گفتار رها نچه مردمان گویند بیت
گر با تو بود دوزخ در سلسله آویزم   ور بے تو بود جنت در کنگره ننشینم

سمر صد و یکم

مدبرے گرفتارے بدخو بدنیک ریخته بخته گرسنه شکم با پشت خمیده و هم پشت سفینه به تیشهٔ گرسنگی تراشیده چشمانش همچو چاه بابل در عمیق رفته به غور غائر برگشته تنے برهنه لنگوته در ته پرکالهٔ کهنه پاره بر سر زمینے ناهموارے همه غار خارستان و همه سنگریزه و ریگستان است از بس سستی و گسستی و از ضعف ارخائے مفاصل در خواب رفت خواب می بیند گوی بادشاهے شده مالک رقاب ملوک و خوانین گشته دادگری و داد و ستدی غزلے و نصبے که شاهانه باشد آن همه در کار داشته کسے را می بخشد و کسے را می نوازد بر تختے مرصع و مکلل نشسته دار و گیر و فرمان دهی روان میدارد همدرین میان فجاءةً و بغتةً زاغے بر ریشش پنجال زد چشم کشود خود را هم بران حال که بود همبدان مهو و بازگشته دید و لعمرک در دلش جز این تمنا نیست که چه بودا گر این خیال و این گمان و این وهم پایدار ابد الآباد همبدین بادشاهی و تمتع بسر رفتے و بادشاهے با عزتے و جاهے باظلے و وادے بر تختے وضیعے رفیعے مثل افریدونے و شدادے کاروبار را برپا میدارد درین میان تا بهوش آن از خشکی طبیعت و از غلبهٔ خوشی رطوبت خوابش ربود و دران تخیلات خواب می بیند گوئی ملک از وے رفته روز بروش پیش آمده کاسه شکسته بردست در بدر تنقل اقدام میکند پرکاله نانے میخواهد و واته ر غله میجوید کسے قفائے میزند و کسے طعنه میکند همدرین خیال محال بر درگه بادشاهے شهنشاهے زوندیا طبلے و وهمے گرفتند خیال کشود خود را بران تخت و بران رفعت تخت آورده و مرفه دید شکرت هیں بجا می آورد که الحمد لله بارے بالجمل ازین بلا و ازین وهم بر دغل خلاص شد هان وهان رسول اللہ سید الانس

والجان میفرماید الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا آن بادشاه باجاه و آن
مالک رقاب اشباح بدان ماند خواب او که در دنیا رنجے و مشقتے ذیق
وتمتے ومحنتے بسر می برد و بقدر تقدیر راضی می باشد چون مرد خود را
ہمہ مرادات یابد خود را به تخت زر نشسته و حور و غلمان پیش ایستاده
و قصور و باغ و بستان در نظرش داشته و جام مرادات به کام اد
چکیده و ہمہ آرزو ہا بدام آمده وہرچه رخ می آرد میگویند وَلَكُمْ
فِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وا وازبس خود نمائی واز
بس تمتع بادشاہی میگوید يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَ
جَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ وآخر خود را خواب از بادشاہی ملک الشرق
والغرب شده دید فرمان او در اطراف عالم رسیده شخصے است بروز
بدگرفتار و به دنیاے فانی زایل غرور سرور کرده چون به آخر رسید
آن ہمہ از وے بردند واو را به خازن نیران سپردند تہنسه الحیات
والعقارب قوت وقت او شدند ہان وہان زنہار ان تا متواہم
وظان نباشی او که از دنیا برخورد نیک بختے صاحب دولتے است لا
واللہ بدبختی روز بدگرفته است خفته بخواب غفلت است این ہمه
احلام وخیلات بروے میگذارد و تو عجب کسے ہستی که به حسرت و
رغبت نظاره میکنی بلکه حدے بیخوری بدانی ضجیع وضلیع و قرین اوئی
ہرچه با وے گذرد با تو ہمان باشد ولیکن این قدر شده او بارے خوابے
نیکے دید بخیال وگمان آسوده تو بدبختی نه در دنیا آسودی و نه در
آخرت فقراء امتی جلسائی یوم القیمة۔ فقراء امتی یدخلون
الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم وهو خمسمائة عام عن عوام
الدنیا۔ اللهم احیینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی
زمرة المساکین۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ

تنہسه مشتق است انتہاس بمعنی بدندان نیش گزیدن مثل مار

وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ میدانی ایشان کیانند از ین قصه و ازین حدیث چه خبر و هم که اعمّ و اسیعُ و اَبْیَنُ و اَجْلٰی است الفقر فخری هم ازین خبر میدهد واسم الله بجان سر خود در قران مجید و فرقان حمید باشد جاے صفت غنا و اغنیا کرده ایشان را به مثوبات و درجات وعده شده میدانی که نیست چرا از خود بدر نشوی و بر نیستی خویشتن اقدام نه کنی و به فقر و فاقه راضی نه شوی و در کلام رسول الله فکرے نه کنی اما رضیت ان یکون لهما الدنیا الفانیة ولنا الاخرت الباقیة باید که عمر وار بگوی تدارضیت و بشنو ابوسعید ابو الخیر چه خوش می فرماید

بیت

با محنت و درد و غم قرینم کردی | با فاقه و فقر همنشینم کردی
این مرتبه مقربان در تست | یارب به چه دولت این چنینم کردی

سمر صد و دوم

چنین گویند خبر رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الحال المرتحل این سخن یحتمل چند معنی است الحال المرتحل فرود آید روان شود مراد ازین کہ مرد دایم السفر است امروز بجائے فرود آید فردا جائے ارتحال کند قیدے و بندے در پائے او نباشد مرد وار قدمے زند غم اہل و ولدے موجب بند او نباشد ولش بہ چیزے متعلق نیست ہمانکہ گویند مصراع

آزادہ نسب زندہ بہ جائے دگر است

رسول اللہ فرمودہ است امت مرا ز مانے آید بہتر ایشان آن بود کہ از شعبے بہ شعبے گریزد و از کہے بہ کہے و بادیہ بہ بادیہ برین قول نعم الرجل الحال المرتحل درست آید مردے طاعتے کند زمان ثانی بعد فراغ این طاعت بہ طاعتے دیگر مشغول شود یا ہمان طاعت از سو گیرد مثلاً شخصے ختم تلاوت تا والناس کرد باز تعوذ کرد استعاذہ برآورد فاتحہ خواند سورۂ بقرہ آغاز کرد الحال المرتحل شد و آنکہ در ختمہا بعد اتمام کلام رب العزت ذی الطول والانعام سہ بارہ سورۂ اخلاص خوانند و فاتحہ و چند آیتے از بقرہ مقصود ہمین کہ اگر در تلاوت او جائے تقصیرے رفتہ بود یا حرفے از حروف متشابہات کم بیش شدہ باشد سہ بار اخلاص خوانند تا ختم تلاوت مرتب شود سہ بار اخلاص خواندن بجائے خواندن تمام قرآن است باز فاتحہ و چند آیتے خوانند الحال المرتحل شد ہمبرین قیاس عبادتہا و طاعتہائے دیگر صلوۃ و صوم افطار کرد بصوم غلِ نوبت گفت از دوگانہ بدوگانہ

داز رباعی به رباعی نقل میکند الحال المرتحل میشود مرد متجلی مکشوف بانواع تجلیات از تجلی به تجلی و اطلاعی به اطلاعی و کشفی به کشفی انتقال میکند بیچاره نظر باز سبزے ترے سروے گلعذارے را ویدچشمش به نظاره اش آسود یکے دیگر به احسن الوجوه و املح الاشکال جمال خود نمود سپید پوستے مشرب بالحمرت یا اسمر اللونیت یا رنگ آمیزی دیگر چون است که همه برگ نوائے خود جان را سپاری نمیکند همبرین قیاس شواهد غیب را نظاره شو حقیقت با مجاز بپوندد و ناز و کرشمه هریکے بایک حلقه آرضا[ا] بنها را بدست آرمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا ربطے ده اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ مشاهده بین و هم چنین در مقامات از توبه بورع گراید واز ورع به زهد رود واز جلال به جمال اید کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ را در کار دارد۔

اے مرد محب واے عاشق صادق وقتے این حالت را مشاهده شده است واگر شده است فَاَنْتَ انت عرفا چنین گویند این حالت تلوین است نه تمکین مرد متمکن را مستقیم القلب را از جائے بجائے واز حالتے بحالتے گرد د رنگ آمیزی به فیکل بازی دیگر او را گرداند اے عارف محقق راست میگوی ولیکن متمکن او را گویند آنکه او غرق تجلیات است پایان آن در نیابد و ساحل نگیرد همواره همچو ماهی و نهنگ آن بحر خضم[ا] باشد ویکے از سکان آن بود اما ازین چاره نباشد که او در امواج دریا با تقلبات امواج در حط وعط بود برآید فرو درود دوے هم در دریا باشد پیتلون در استتار و انکشاف اما متمکن در حد تقلبات الٰهی است رسول الله صلی الله علیه وسلم میفرماید حدیث عهد بربی تجلی جدید شده است واو همواره در تجلیات ماه و آفتاب بر مثال متمکن باشد که همواره در انجلا و ضیا است و ماهتاب گهے در انتقاص

[ا] خضم بالتشدید دریائے عمیق کثیر الماء رحیم

گہے دراز دیا واست کلما یبعد من الشمس یستزید نوراً و کلما ید نو منہ ینتقص واگر قرانے قربتے شد اتصالے با وے یافت وکانہ فنی سر در نور در اسرار افتاد و بقدر کہ از و جدا شد لمعہ از و نصیب گرفت این متلون و شمس متمکن و شمس مستفیض بانوار قدسی

فہم کن چہ میگویم مسترشد را ہموارہ نظر بر مرشد باید و توجہ بدو ـ علیؓ و محمدؐ ـ علیؓ ہمچو ماہ و محمدؐ ہمچون آفتاب و ہر دو را یک نور خُلِقتُ انا و علی من نور و احمد سنائی میگوید

بیت

آنکہ گویند صوفیانش آن | آن توئی ان علیک عین اللہ

ہمو گفتہ است

بیت

نیست کن ہر چہ راہ وری لود | تا ت دل خانۂ خدا ے بود

سمر صد و سوّم

چنین گویند راویان و ناقلان آثار محمدؐ رسول الله المختار شبے هشتاد و یکبار گرد حرم طوافے کرده و با هر یکے قوت جسته و با هر یکے بهواے لذت حظ خود شسته در ین حکایت بیان سه معجزه است یکے آنکه هشتاد و یکبار تقرب کرده هر بارے سفک منی بود یا نه اگر بود معجزه زیرا چه هشتاد و یکبار دفع آب حیات شود مع هذا قواے بشری بسلامت ماند مرضے رنجے لاحق نشود اگر نبود هم معجزه زیرا که خارق عادت است معجزه سیوم بضرورت گوئی که شب از بهر او دراز کردند و اگرنه بعد اداے نماز خفتن و او صلی الله علیه وسلم ثلث شب گذاردے تا به سحر هشتاد و یکبار بهر حجره رفتن و بدان فعل مشغول شدن هر آئینه در آمدے و برون شدے قرعه ضربه و بعد فراغت تمام چنانچه رسم و شرط کار آست پس آن از حجره برون شدن و در حجره دیگر هم چنان هر تهه حجره برون شدن برین حساب میسر نشود مگر به معجزه و او گفته صلی الله علیه وسلم حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء و قرة عینی فی الصلوٰة و او را البته تقرب محبوب بود زیرا که صورت یگانگی است مثال یکے با دوے یکے گشتن مثال و درین اتصال وجدانے و لذتے و ذوقے که حاصل است نظیرے باشد بر طالبے واصلے و بر محققے و عارفے که در وصال صورت و اتحاد هیئت و شکل یگانگی چه لذت و چه ذوق دارد و چه از همه فارغ و بیغم میکند حقایق حق را و مثال ربوبیت و اسرار الوهیت و اطلاع و شعور بدان قیاس کن بیچاره تو از عینی به مثالے ماندی از وجودے به وهمے افتادی از حقیقے به خیالے فرو رفتی اے واے هزار واے بر تو مثنوی

بر گذر زین سراے غرچه فریب | در شکن زین رباط مردم خوار

ـه در تحقیق عارف در وصال صورت و زینت دیگر گنج نیست — ـه بجز حق نادان را وصال بجز ذات نیست

رخت بردار ازین خرابه که هست — بام سوراخ و ابر طوفان بار
ره رها کرده از انی گم — عز ندانسته از انی خوار
تا ترا دولت است یار نه — در جهان خدای دولت یار
چون ترا از تو پاک بستانند — دولت آن دولت است و کار آن کار

و دیگر نتوانی گمان بردن و نشاید کسی را که این ظن و این وهم رود که رسول الله صلی الله علیه وسلم همه شب بهوای نفس و به ذوق حسی مشغول بود از خدای غم فارغ استغفر الله اعتقاد کن به حقیقت دان که او در عین این عمل و در حال این کار به حق کشف و عیان به تحقیق وصول و بیان مستغرق بوده است و اگر جز آن وهمی رود بعلم الله که مسلمان نباشی بگو لا اله الا الله یقین دان که هیچ حالتی بر وطاری نبود که دران حالت او از حق محجوب بوده بیت

چو ملک پادشاهی دیده باشی — ترا کردن گدائی مصلحت نیست
شما را بی شما میخواهد آن یار — شما را این شمائی مصلحت نیست

هر آنچه او در سجده میگفت فتاده سجد لک سوادی وخیالی و آمن بک فوادی و اقر بک لسانی دل او در حالت تقرب رمزی ازین فرو میخواند اللهم متعنا باسماعنا و ابصارنا و اجعل الوارث منا گوئی میگوید بسمعی و بصری مرا متمتع به سمع و بصر ده که سمع و بصر من توی و قس علیه الباقیات الصالحات عایشه می گوید رضی الله عنها مرا چون کنار گرفتی خفتیدی[۱] چنانستی که میخواهد گوشت با گوشت واستخوان با استخوان یکی گردد.

بیت

همچون دو مغز بادام اندر یکی خزانه — با هم گرفته انسی وز دیگران ملالی

ببین چه نشان میدهد العشق شدت الشوق الی الاتحاد دو دوست بعد از دیری و دوری بهم آیند البته کنار گیرند و آن اشارت به یگانگی و دفع بیگانگی باشد و نمونه جهان آرام و قرار بود و آسمان و زمین

[۱] خفیدن بر وزن خشکیدن بمعنی غلطیدن و خوابیدن - برهان قاطع -

نمودن وبیل کند که باید تجلیات به انواع و تکرار باشد و در ان اشارتی
بود لَاتَدْخُلُوْ مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْ مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ وقتے ہم
ازین بیانے کرده است بیت۔

تو از ہر در که باز آئی بدین خوبی وزیبائی دَرے باشد که از رحمت بسوے خلق بکشائی

قضیہ لکل جدید لذت مقبولۃ عند العامۃ ختم کنان بیا تا
صلح کنیم یکدگر سخن عشقباز ان است حبب الیّ من دنیا کم ثلث
یکے از ان ثلثہ قرت عینی فے الصلوۃ داشت اشاره برین کرد ہر چہ نقدے
که در تقرب بنا است ہمان بعینہ قرت عینی فے الصلوۃ است الصلوۃ
صلۃ بالرب دنیہ قرۃ العین العبد صلہ که از حیات باشد ہمان است
که در معنویات تجلی کند وابو محمد رویم دنیا را به آخرت می برد و اول
را به آخر القائے سیدار د حضار مجلس گفتند قل لا الٰہ الا اللہ زہے
گفتار آن عارف روزگار وزہے آن مرد کار گفت لَا اُحِسُّ غَیْرَہٗ
محسوس معقول را کشاده به یک گره بست و ہر دو را به یک نقطه نشان داد

بیت

ابد اینجا ازل یابی ازل اینجا ابد بینی به بینی جملہ را باقی نیابی ہیچ را فانی

سمر صد و چهارم

رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نشسته بود کبوترے از هوا به حضرتش فرود آمد نشست گفت یا رسول الله رب العالمین عقابے به هوائے خویش قصد جان من کرده مرا جز این پروائے نمانده که در کنف حمایت تو خزم و حمایت ترا ما وی و مقر خود سازم جان و جود من ازین آشیان پر و بال گیرد و بچه دارم مادر ایشان را اگر به اجل ربوده و طعمه ساخته و طعمه ایشان ساخته جز از من نمیشود اگر در چنگال او افتم جان مرا به هوائے طیران میکناند دل و جگر مرا جینهٔ خود میسازد و آن دو بچه گان من ضائع مستهلک میشوند آستین را بفراز که آن را کاخ وجود خود سازم واز هلاک عقاب بپردازم رحمت اللعالمین آستین خود را آشیان او ساخت و دران او را جا داد عقاب آمد بحضرتش نشست گفت یا رسول الله فریاد فریاد دریاب که خداوند تعالیٰ تربیت بچگان بر من فرض کرده و این کبوتر را قوت و قت من ساخته و بر من حلال گردانیده و دو سه روز باشد مرا جز این شکارے پیش نیفتاده است تو یا رسول الله علیه وسلم عدل و انصاف دادگیری کار تست روا دار بچگان طعمه موران و کرمان گردند و من به گرسنگی میرم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم را تحیرے پیش آمد کبوتر را گفت چاره نمانده است ترا به پرانم و بدست عقاب بسپارم یفعل الله ما یشاء هرچه خواست کرد آن شود گفت یا رحمت اللعالمین اگر تو مرا از دست گذاشتی در چنگال عقاب افتادم رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود صورت عدل مرا چنه بدین صفت جلوه نیکند و رحمت و فضل من جز این نمی باشد کبوتر گفت تدبیرے هست که

من با بچگان زنده انم وطعمۂ عقاب وبچگان او ساخته گرود رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود اشارتے نما تا بکار رود گفت پر کاله گوشتے از ران خود ببر عقاب آن را طعمۂ خود سازد و من به آشیان بچگان خود پرواز کنم رسول الله صلی الله علیه وسلم تبسمے کرد وکبوتر را تحسینے کرد کارد بدست گرفت خواست پر کاله از ران خود جدا کند تا آن گوشت ران طعمۂ بچگان عقاب گردد وکبوتر بهوائے مراد خود پرواز کند هردو فریاد کردند ایاك والعجل وایاك والعجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود قصه را حکایت باید آورد کبوتر گفت من میکائیلم عقاب گفت من اسرافیلم خداوند تعالی عروس خلق ترا جلوه میداد وکمال جمال حلم ترا وراے نقاب می نمود ما را استعجابے آمد که قریب انکار باشد از حضرت عزت تعالی وتعز ندا بیامد فامتحنوه ان لم یصدقونی ما این شعوذ وابن شعبذ هتیم هرچه حکم ازلی مقدر تقدیر الٰهی تشخیص وتعبیر کرده است او از ان انبائے واخبارے کرده لایتحول ولایتبدل هان وهان تو نظاره شو چون دانستی که اسرافیل هیئتے وشکلے خاصے دارد وکذلک میکائیل درین تمثل از هیئت خاصه خود وصورت متخصصۂ خود ایشان از ان نگشته آنچنان که هستند هستند اما عجب کارے متوهمے متخیلے را اینجا خیالے رود که چرا چنین نبود چنانچه میکائیل و اسرافیل آن چنانچه هستند هستند و به صورتے تمثل و تشکل کردند نمودند ایشان آن نه اند وغیر آن هم نه چرا یکے دیگر ورائے ایشان نیست در به تشکل وتمثل میکائیل واسرافیل میشود وخود را نامے نهد بقیے وصفتے درمیان آرد او چنانچه هست هست لایتغیرنی ذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بحدوث الاکوان **بیت**

آنکه برآمد به بزم مجلسیان دوست دوست		گرچه غلط مید هد نیست غلط اوست اوست

گفت فراست متفرسان را دیده هر صورتے را دلیل به معنی برند۔

رائت ربی فی صورت امرد شاب قطط چه خود نمائی میکند انه حدیث عهد من ربی چه راهها راکشاده میکند اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ با عارفان چه کرشمه میزند قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ چه سرها آشکارا مینماید اے مرد مراقب اے شخص ذاکر بدان و به ذوق این باش هیچ ذره از ذرات وجود ترا که آن را اجزاے ذات لایتجزی نامند او بدان درون و برون جنوب و شمال تحت و فوق فعل و قول دوست و دشمن نیست مگر اوست که اوست بیت

او با همه در جمال چشم همه کور او با همه در حدیث گوش همه کر

سمر صد و پنجم

روات ثقات سادات هُدات حکایت کنند که فاطمه رض بتول فلذه کبد
الرسول صلی الله علیه وسلم ما دامت النیران فی الطلوع والافول از مکه بحکم هجرت
بمدینه بحضرت رسول الله نزول کرد نسای انصار بر حضرت رسالت آمدند و
عرضه پیوستند که بر ما عروسی است اگر خزادهٔ ما بر ما بیاید به اقدام قدم
او ما را آبروی باشد سرفرازی بر مهر مخدره مستوره کنیم و کلبه تاریک ما بنور
حضور او روشن تر گردد مسألت ایشان به حسن اجابت قربت یافت رسول الله
فرمود یا بنیه ترا البته خانهٔ ایشان باید رفت گفت یا ابت امر ترا امتناعی
نتوان کرد و حالت رذالت سفر و عنای آن با من منازله کرده در ره طعام
جوع آن قدر را التیام شده است که کار به هیضه کشیده و شربت عطش کاسا
فکاسا آن قدر آشامیده که مردم آن را استسقا نامند نزاری تن بدان
فربهی کشیده که حکایت از وجود تن جز پیراهن اشارتی نکند شکستگی و گسستگی
جز به علم الله حواله نیشود کهنگی جامها بحدی است که گشش هفت تو برهم
دوخته نمانده است برین رذالت و نزالت چه مصلحت باشد که من فراز
ایشان شوم ایشان همه مُرَفه و آسوده اند و از مقیمان این شهر اند ثیاب بیاض
در بر ایشان است و حلل فاخر به اطراف گرفته جز مستخف و مزوری[1] نتمایم
شاید از وجود من تنگ آیند و از بوی کهنگی جامه ننگ دارند رسول الله
گفت ای دختر من سوال ایشان را به اجابت مقرون کرده ام ترا رفتن
ضرورت باشد۔ اطاعت فرمان را گردن نهادن همان سوار تحالی نمود
قریب بیوت ایشان شد ایشان باستقبال پیش آمدند هر که می آمد قدم بوس
و پابوس گریزی می نمود و هر یک چشم را نیم خوابانیده به گوشه دیده به طرف

[1] خوارش

خفی طرف فاطمہ رضی اللہ عنہا میدید و ہمہ از وے بہ دور شستہ چشمان نیم
خوابانیدہ می کشاد و می بست بتواضع با خود گمان بردہمان چہ من بہ حضرت
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ داشت کردہ بودم ہمان بہ نظارہ شد
از بس بوے کہنگی جامہا ہمہ بہ دور شستہ و از بس غرقی وشکستگی من و
خرابی دلاعزی من چشم کشادہ طرف من نمی بیند از آنجا چون بازگشت
بحضرت رسول اللہ آمد حالت خود را باز نمود گفت نہ گفتہ بودم کہ میان
ایشان خوار نمایم و ہمہ از من عار دارند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
در کنج خانہ نشین نہان باش زنان انصار را طلبید با ایشان گفت دختر من
بر شما آمد چہ بود چہ صفت بود ایشان گفتند یا رسول اللہ تو خود را فقیر خوانی
بفقر و فاقہ افتخار کنی چہ حریرے بود آنکہ بر تن فاطمہ بود بدان براقی بدان
روشنی جامہ را ندیدیم و چہ بخور بود وکدام عنبر بود کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
بدان تن خود را معطر کردہ بود و از کجا آن گلاب بود کہ بدان سرشتہ
است و چہ حلل و حلی بود کہ بدان اطراف را در گرفتہ است آنچنان مروارید
و لعل و زبرجد در خزانہ ندیدیم و در ہیچ گنجینہ بادشاہے نشنیدیم چہ باشد
کہ خود را فقیر نامی و گوئی اہل بیت من در شفقت و محنت اند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود فقیرے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کشید ہمو تو اند اما این
تزئین باری و تحسین خداوند است تعالی کہ در دنیا و آخرت فاطمہ را
دادہ است او بہترین و مہترین نساے اہل جنت است چیزے از ان
ان وعدہ بنقد وعدہ او بہ نقد آوردند در بر او کردند ایشان بہ استعجال و استظہار
بازگشتند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض را فرمود شنیدی کہ در میان
عورات تو چگونہ بودی اکنون باید افتخار تو باشد و حالت عسرت تو ہمہ
از تیسیر دیگران بود فاطمہ رض رضی اللہ عنہا عرضہ داشت رضیت یا
نبی اللہ رضیت یا رسول اللہ۔

این جا دو سخن است این حکایت به دو اعتبار قرار گیرد یا وعد
را نقد داوند یا چنان نمودند دوستان حضرت و عارفان الوهیت
هرچند به حالت رویه وصورت نزالت نمانید اما به حقیقت آن چنان
بوند که هیچ جمیل و هیچ بهی بوزن آن سزان ایشان نه سنجد و چنین هم باشد
به صورت ظاهر بعض را که دیدهٔ دل کشاده بود بدان جمال و حسن نمایند
که مردم عاشق و مبتلا گردند آرے انوار لاهوت بر دل ایشان لایح
ترشود و پرتو آن بر ظاهر جلد ایشان افتد حسنے زیبائے در ظاهر بنیه
ایشان پیدا آید اہل دل عاشق و مبتلا گردند در طاقے چراغے افروزند
آن تمام طاق به نور آن چراغ روشن گردد انوار لاهوت و اسرار
جبروت بر آئینهٔ دل ایشان لایح شده است عکس آن پیدا گشته
است و دل درمیان همچو چراغ است در طاقے تن همبدان روشن
شود من کثر صلوٰته باللیل حسنت وجهه بالنهار هم ازین
حکایت کرده است ۔ مسکین محمد حسینی ابتلائے بجمال صورت شیخ
داشت چه دانم مجنون را این گرفتاری با لیلی بود یا نه آنچنان مبتلا
گرفتار بوده ام که اگر طعام خوردمے اورا در طعام دیدمے اگر آب
آشامیدمے میان آب دیدمے تا کار بجائے کشید که اورا در خود یافتم
کار بیشتر رفت چنان دیده شد که عین او هستم . این دو بیت اوحد
کرمانی ورد روز گار من شد بلیت

گفتم که به پیمبری تو یا پیر گفتا که دوی زراه برگیر
چون نیک بدیدم این نکو بود من او و پیر هرسه او بود

والله ترا راست بگویم با خود . این میخو اندم بلیت

من رفته ام ز خویش درون و برون شدم از من مطلب تو کمن من کنون نه ام

من یهدِ الله فلا مضل له و من یضلله فلا هادی له

مجنون را گفتند لیلی آمد گفت انا لیلی۔
اے عزیز غنجے و دلالے و کرشمہ و جمالے و لاہوتے و جبروتے ملکے و ملکوتے در شیخ بہ نقد وقت بین تا آنکہ بدیدہ حق بینی کہ بعینہ تعینہٗ عینہ۔ بیت۔ ن بعینہ عنہ

درحسن رخ خوبان پیدا ہمہ او دیدم — در چشم نکو رویان زیبا ہمہ او دیدم

اینجا معائنہ مشاہدہ گردد۔ ترا بی بدبخت خاکسار خواجہ ما رابیت و پنج کار دز د انگشتانش کژ گشتہ بود بر بدیدہ شد کتابتے کہ او کردے بدان انگشتانش و کژ بودے و دستے کہ وقت نشست بر زانو نہادے و از بس گرمے ہوا پیراہن سینہ بہ انگشتان جنبانیدے لیعلم اللہ ہر کہ دیدہ باشد بداند آن حسن و آن جمال را احساس شدے در ان کردے انگشتان چنانچہ خوبصورتے نازکے لطیفے براے مزید جمال حسن خویش را تکسیر اعضا کند و تمایل جسد نماید حذا شاہد است از ان زیبا تر و لطیف تر و خوبتر نبودے تا آنکہ مردمان بہ ستم چنین کردن گرفتند۔ خدمت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہٗ بدین بیت اضطرابے میکرد و بدین بیت رقص و جنبیدنی بود بیت

ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے — من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہے

از حل این بیت کسے پرسید گفت وقتے بر خواجہ خود در آمدم یک طرف طاقیہ کژ بود جمال آن حال کمال آن مثال در حال سماع مرا در نظر آمد وقت من بہ عون آن مثال خوش شد مرا در اضطراب و رقص آورد بیت

خوبان بردل بازار از خوبی خود نازان — با غمزہ چون غمازان با طرہ چو طراران

ازین دولت کہ برخورد جز نظام محمد بدادنی یا محمد حسینی الحمد للہ علی ذالک امید وارم در آخر حال مرا ہمین مثال نظارہ شود و جان عزیز بدین ہم سپارم اللہ اللہ اللھم اھدنا الی الصراط المستقیم۔ واللہ اعلم بالصواب

سر صد و ششم

هدایت را بدو معنی اعتبار کنند علماء راسخ و متابعان سنت به اجماع اعتقاد کنند و بهمین دعوت فرمایند آن را که خداوند تعالی هدایت کرد ساعةً فساعةً آناً فاناً هدایت برای او آفرید مظهر او را مخزن اعمال نیک و افعال حسنه گردانید از وجز نیکی نیاید و او جز نیک نکند و ره زیغ و زلل و خطا و خلل بر بسته وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ ای منعنا هر بار که موسی خواستی لب به پستان بر دوستے از غیب او را از آن گرفتن مانع شدے الی ان یجی ثدی امه۔ ہم ہمچنین در باب هر که چیزے مطلوب دارد و به احسن احوال بخواهد بدارد بهمین صورت میکند۔

دوم معنی هدایت بیان حسن و قبح تمیز تو اند کرد سلامتی اعضاء و قوت عقل در انسان نهاده ره نمود که برو اما رفتن به قوت خود و پاے خود است و چنانچه معتزله خذلهم الله میگویند ارشاد صوفیان هم ازین قبیل است بیان طریق کنند و مخاوف۔ مهالک را اشارت کنند و عملے که برائے وصول الی البغیه[1] باید آن آموزند بر سر راه بند ایستاده کنند گویند که بر و ره این است چنانچه مسافرے را نعلین و عصا و ابریق و زواده بدستش سپارند و حکایت از ره کنند که بدین نشان درین ره برو اما رفتن او به پائے خود است۔ اما خلق هدایت خاصه باری است تعالی لا شریک له اما این قدر باشد درحق شخصے که عنایت خاصه کند بهر حال او را میلے و ہمے و گمانے و زیغے از طرفے به طرفے پیش آید بر آید حاضر شود او را به ره مطلوب نماید و بر دیا در دلش به طریقه الہام القا کند که او خود بخود متنبه گردد ارشاد هدایت صوفیان درست بدین نمط

[1] البغیه یعنی رسیدن بمرادش

اختراع است و ابداع است و انشا است۔ اختراع عبارت
از ایجاد شیٔ عن مادۃ و مثال باشد چنانچہ عناصر اربعہ و افلاک عرش
و کرسی و ہدایت من اللہ از قبیل ابداع و انشا راست و ارشاد ہدایت
از قبیل اختراع است۔ پیر بیان فرمود کہ وصول بہ رب امرے ممکن نسخہ پیر بیانے فرماید
است و طریق سلوک این مقصد تعلیم و تفہیم کنند مثلاً گوید بہ مباشرت چہار نسخہ می کند
فاقہ دل صاف و شفاف عکس پذیر گردد عکس انوار الٰہیات بر دلایح
شود کار بجائے کشد کہ آن را حلول و اتحاد نامند و ہر دو
نیست اتحاد در اصطلاح ایشان عبارت از آن است ہیچ
وجودے نہ بیند جز وجود حق این را نشان اتحاد نامند گویی بر وجودے نسخہ ایشان
فانی شد بہ ذات او متحد گشت چو کس نماند جز او اول و اوسط و آخر
ہمو بودہ است و دلیکن یخیل الیھم انھم ہم چنانچہ گفتہ اند
یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی آن وہم اومی از میان
خیزد کار بہ یگانگی کشد این را ایشان اتحاد خوانند و ظہور عکس الٰہیات
در آئینۂ دل این را گمان حلول برند چنانچہ گویند رباعی

دل در رہ عشق تو نہ پوید چہ کند جان دولت وصل تو نہ جوید چہ کند
ہرگاہ کہ بر آئینہ تابد خورشید آئینہ انا الشمس نہ گوید چہ کند

و آنچہ گویند کہ فلان شیخ بر مرید بہ یک نظرے کارش تمام ساختہ کہ
من این سخن بہ تمام و کمال فہم نداشتم مگر آنچہ گویند رغبتے و طلبے میلے
و محبتے لایحہ از عالم غیب بر و افتاد مشتاق و مبتلا گشت تا ہمان این کار
بسر برد۔ اے عزیز اینجا جز بیانے است از رسیدگان این کار پرس
ایشان ہم چہ حد و تحیر و تذلل اند عمرے بر آمد کہ درین دریا غرق اند
و وہم ساحل در دل نہ گذشتہ و روے ساحل ندیدہ و البتہ پایانے
نیافتہ
بلیت

هرآن منزل که واپس میگذاریم   دو صد منزل وگر در پیش داریم

دو جسم مصغر فوته در ته فوته بالا فوته بر سر نشانے کاف کاف کردند کشاده شود این ف بدان صفا و بدان نور و سرور آن جمال داشت هر که بیند به ابتلاے لذت دران افتد گوئی چه بابل بود به افسون سحر او را ورفعر خود انداخت عنایت خاصه بود که مرا از وقوع آن به عصمت داشت من نتوانم از ان ماندن همو دارد به عصمت قوت خود از وقوع آن واقعه مردمان این رباعی خوانند۔

رباعی

گر در خور گلخنم به گلشن چه کنم   ور در خور گلشنم به گلخن چه کنم
تدبیر به گویدم به مسجد رو   تقدیر به مے خانه برد من چه کنم

آرے۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ۔



سر صد و هفتم

قوله السلام حُبب الیّ من دنیاکم ثلث الطیب والنساء و
قرت عینی فی الصلوة سر تحبب صلوة در اسرار ماضیه اثبات یافته
است استقبال و سر تحبب طیب و خلوت کنیم طیب مفرق هموم متشتت
است اگر وسوسه و خطره ناشایسته در دل باشد به وجدان ریح طیبه جمع هم
شود و تفرقه برود و اگر سودائے در معده او بود و بخار آن دماغ را ابک
کند به ریح طیبه رطوبتے با سودا ضم شود خللے که به واسطه آن مارث میشد ان حادث
به اعتدال باز گردد و نبود ستے که قدرے اختلاط سودائی در معده ان ہیچ نبی
او نبود زیرا چه تفکر الٰہیات در دل ایشان بیشتر است و در ان تفکر
ماهیت روے نماید با عظمت و جلالت و این همه موجب احتراق اخلاط
باشد البته مرد مشغول با الله را قدرے اختلاط باید زیرا چه نقد و
حضور و جمع هم را وجود خشکی لابدی است از انچه نقش درست بر
خشکی شیند کالنقش فی الحجر در تری نقش بر نیاید و افراط از خشکی زبان
کار باشد خوف خلل مزاج بود و رایحه طیبه با آن عم شود به صفت اعتدال
بود مرد سودائی مزاج را با طیب البته عنیتے باشد و راحت از ان
بیشتر یابد زیرا چه اعتدال نسبت می برد نزدیک رسول الله صلی الله
علیه وسلم بوے خوشتر آمدے دیگر گوئم در جمله طیبات تجلی جمال بود چون
درین پرده تجلی جمال روے نماید حب ضروری باشد هم ازین جا است
که گفته اند کان یحب الحلو والعسل و یعجبه الثرید الدبا ء
در تجلی جلال و عزت غلبه خشکی است و از جهت حکمت طب خوف دق و
خلل دماغ باشد هم ازین جا است او برین اشیاء بیشتر رغبت داشت

در جمال انس است راحت است و در جلال قہر است و ہیبت و دہشت۔
وقوله قرة عيني في الصلوٰة محدثان چنین گویند و اہل تفسیر
و فقہ ہمبرین اند کہ طبع لطیف او از عدد امور دنیاوی ملول گشت سیوم را
ذکر نہ کرد بہ سرعت امر آخرت را یاد آورد ثالث را حذف کرد و قرت
عيني في الصلوٰة گفت و بعضے گفتہ اند قرة عيني فاطمہ رضی اللہ
عنہا مراد است این نیز بر بیان اسرار ما تقدم استقامت کرد اما
محققان چنین گویند صلوٰة یکے از امور دنیاوی است این نیز از غذاے
نفس کامل است تا آنکہ اہل تحقیق گویند استحلاء الطاعت ثمرت
الوحشت من اللہ صلوٰة بندگی است و در ان بندگی شہود الوہیت
ربوبیت است چنانچہ گفت و قرت عيني ہرچند شہود الوہیت ہست اما
در پردۂ حجاب دنیا است در صلوٰة چند لفظ است یکے قیام چنانچہ
بعادت دانستہ کہ در حضرت بادشاہے عظیم القدر جلیل الشان ایستادہ
مدح و ثناے او را گذارد چون از آن جا انتقال کند براے التماس ثنا کند
حاجت خود را ہر آئینہ مستحسنے شود و آن چنان تذلیل و تخشع بصورت است
و خواہندہ را عجز و زاری و شکستگی نمودن لابدی است چون امید قبول سؤل
شود بہ عادت طبیعت اداے شکر نعم قبول را بر روے افتد و افتادہ
در مدح و ثنا و تسبیح و تنزیہ مسئول منہ گراید براے آنرا خواہد ہر بار شنید
افتد براے استدامت و اطالت خواری خود رامی نماید ہرچند من تحقاق
آن ندارم اما کرم لطف تو آن الطاف و استقامت کردہ گویند بعضے نماز
بجماعت فرض است بقولہ تعالیٰ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ تمسک کنند
اے صلوا مع المصلین و بعضے واجب خوانند بہ مواظبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و بعضے سنت موکدہ و خداے را فرشتگانند کہ در
مبداے خلقت ایستادہ و ثناے خداے تعالیٰ میگویند و جمعے اند کہ

در رکوع اند و دران حالت تسبیح و تنزیه خدا میکنند و فرشتگانے اند که نشسته در تعبد و تنزه او اند و ملائکه دیگر اند که در سجده اند و ذکر ایشان جز سبحان ربی الاعلی نیست الغرض نوع انسان جامع این هیئات و این صفات اند و این در حالت صلوٰة است اتمام این هیئات بشرطها و ارکانها به احتیاطے نماز به جماعت خوانند و دیگر وجودات بر اقسام است بعضے قائم اند همارہ بعضے نگونسار اند سر زیر پا بالا و برخے دیگر اند که ایشان همارہ به صورت رکوع اند و بعض دیگر در سجود اند چنانچه جبال و اشجار و بهائم و سباع و طیور راکع اند و حیات و خراطین بر شکم میروند و این صورت سجود و خرو است قومیکه بت پرستند به تمام خویش پیش بت می افتند قال الله تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ بدین صفت ایشان را در صلوٰة همه جمع است قیام او بجبال ماند و انحنائے او به اشجار و سر او فرو است و اطراف او بالا و آنکه به چهار پا میرود درست بر رکوع ماند و چون سجده میرود هیئت مار و خراطین است انسان در صلوٰه همه هیئات جمع کرده خدا را میپرستند این نیز نوعے از جماعت گیرند هر کسے به شرطه و حقه ادا شود جامع جمیع وجودات باشد وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ جبال ایستاده تسبیح میگویند شجره نگونسار میگویند بهائم سباع طیور به رکوع در تسبیح و مار و خراطین به هیئت خویش میگویند هر شیئے دلیل بر وحدانیت دارد و دلیل بر کمال قدرت صنع او بدین معنیٰ تسبیح او شود کانهم ناطقون به بصورت الحال و اهل شغل بالله خصوص مبتدیان اهل ذکر و مراقبه را از هر ذرات تسبیح شنوند انسان جامع آن تسبیحات است خصوص در حالت صلوٰة این نیز نوعے از جماعت شمرند چون جماعت صوری و معنوی و حالی و قالی مجتمع شود فهو نهایت الکمال و

ناطقون بصورت

وغایت النوال الصلوٰۃ معراج المومن رسول اللہ را در معراج نظارہ
بہشت و دوزخ بود و نظارہ فلک و ملک بود و کذالک العرش و
الکرسی وچون ماورا ہا سیر کرد در مکان لامکان رسید محبان او را محققان
حقیقت را این ہمہ در خویش در حالت صلوٰۃ مشاہدہ کنند بہشت در خویش
بینند دوزخ در خویش یابند وجملہ وجودات باخود متعلق و خدا ے را در آئینہ
دل شناسند و آن بعینہ مکان لامکان است الصلوٰۃ صلۃ با لرب
درست آمد و کذالک الصلوٰۃ الدعاء و کذالک الصلوٰۃ
من الصلی و کذلک سُمی صلوٰۃ لتحریک الصلوین فیہا و این جملہ
معانی در حالت صلوٰۃ نقد وقت مصلی است و این ہمہ در دنیا او در دنیا
است اینجا دنیا آخرت شد آخرت دنیا ازل بہ ابد آمیخت اول
بہ آخر رسید آخر بہ اول رہ برد و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ مسئلہ تحری
شنیدہ آن دلیل برین کرد کہ ہر جہتے کہ او را جوئی یابی اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللهِ از ین جملہ حکایت کردہ است وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
ہمین می فرماید محقق شد ہیچ حالت انسان را بہتر از صلوٰۃ نیست تا آنکہ
گفتہ اند الصلوٰۃ حسنۃ بعینہا اے انہا عبودیۃ الوھیۃ ربوبیۃ
کثرت و وحدت در صلوٰۃ بہ یک مقام جلوہ می فرمودہ اند گفت قسمت الصلوٰۃ
بینی و بین عبدی بی بین کہ چہ رابطہ می فرماید و قرت عینی دو معنی
دارد یکے روشنائی و دیگرے روشنی عین وجود او ظہور و جلا انچہ اوست
بدو ظاہر می شود خہ خہ انسان در صلوٰۃ خود را خود می پرستد قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ چگونہ نشود قرۃ عینی فی الصلوٰۃ از جمع الجمع نشان میدہد
جمیع الاسرار در صلوٰۃ بہ نقد در کار است اما زبان گرد آور دہ سخن
گفتن شرط عارفان احرار است ایہا الحسینی امسک لسانک واقطع
کلامک گفتار کسے است۔

بیت

زمین و آسمان هر دو شریف اند　　قلندر را درین هر دو مکان نیست
نظر در دیدہا ناقص فتادست　　وگرنہ یار من از کس نہان نیست

این جا بر علماے فقہ و حدیث و تفسیر مشکل بود کہ خداوند سبحانہ گفت زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الی آخرہ توفیق این کلام پیغامبر کہ حبب الی من دنیاکم چگونہ راست آید اما بیانیکہ ما کردیم ہمہ اشکال رخت بربستہ است در خانہ فہم و ادراک نزول کردہ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ہمبرین معنی کہ ما گفتہ ایم اشارتے درستے نمودہ است ہان و ہان دستکے بزنیم رقص را ساز کنیم با یار نیاز و ناز کنیم انباز کنیم۔
والسلام۔



این جا بر علماے فقہ و حدیث و تفسیر مشکل بود

سمر صد و هشتم

روایت مختار و نقلهٔ اخبار چنین گویند که ابراهیم نبی علیه السلام من احسن الرجال زمانه و اجلهم و کذلک گویند سارهٔ بهترین زنان وقت خود خوب ترین عورات ایام خود بوده است تا آنکه چنین گویند ساره تمام به حوا مانستے تا آنکه ابراهیم صلوات اللہ علیه دروغے به تاویل صدق گفته است القصه علی شهرتها و اسحاق علیه السلام ولد ایشان بوده است و تمام به پدر مانستے این جا هم قصه است در سمر مختصر نتوان نبشت یعقوب مولود اسحٰق است فرزند هر آئینه به مادر و پدر ماند او نیز جمالے لایق و حسنے فائق داشت دوازده پسر زاد هر دوازده در جمال و حسن نشانه بودند تا آنکه پسران را از خوف اصابت عین گفت لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ و یوسف علیه السلام احسن و اجمل ایشان بود و اضؤ و انور و اصفی و اظهر بود در رہے که او گذشتے تابش روے بر دیوار افتادے بر مثال نور آفتاب بودے که بر دیوار افتد شائه سودا که بر رخساره داشت تزئین وجه الاجتماع الصباحت و الملاحت خندانی که او کردے براقت دندان چنین نمودے که فوارهٔ نور از دهنش برون میزد هر که دیدے عاشق و مبتلا گشتے عمه او از سر شفقت دیوانه وے بوده است مادرش مرده بود یعقوب به خواهر سپرد تا پرورد چون بزرگ شد یعقوب خواست بر خود آرد عمه اش به سرقه نسبت کرد تا به اتهام دزدی غلام خود ساخت چون عمه بره ارتحال رفت یوسف به یعقوب رسید یعقوب اورا از جملهٔ پسران دوست تر و قریب تر گردانید بلے مظهر جمال کمال و معکس انوار ذو الجلال در و ابین و از هر مید ید چنانچه یوسف محبوب یعقوب بود یعقوب محبوب جمله پسران پسران گفتند اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اے فی حبِّ

مفرط وعشق بتن با این بسنده نه خوابے دید ودلیل بر سرورے ودست دری
او اشارت کرد تا آنکه یعقوب با وے گفت لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى
اِخْوَتِكَ میداند که ایشان همه عالم به تاویل رویا اند اگر آن ایام مبعوث بودند
اند یا نه اما این استعداد وصفا در ایشان ظاهر بود معلوم کرد که ایشان با من
محبتے مفرط و دوستی دارند غیرت عشق و محبت این تقاضا کند که ایشان در
دفع تو کوشند فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا به مکر و غدر با او پیدا آیند ففعلوا به
ما افعلوا کما هو سنت غیرت الاحباب ودأب طریقتهم
عاشق محب هرگز نخواهد که محبوب طرفے نظر گمارد و کسے را به قربت و صلت خویش
مخصوص گرداند خصوصاً یکے از همه اقرب من کل قریب. واجب گردانند
چنانچه مشهور است و درین باب محب را هیچ ملامتے و قالتے مانع نتواند شد و
اگر محبے درین باب تجاوز و اغماض کند او را روا دارد و مداهن خوانند هر
گناهے که برائے دفع آن شخص را کنند میان اهل عشق معذور باشند گفته اند

مصراع.

هرچه خواهی بکن اے دوست مکن یار دگر

فعملوا به ما عملوا غيرةً منه على يعقوب مکر کردن
غدر کردن دروغ گفتن عقوق ورزیدن برائے این مصلحت که يَخْلُ لَكُمْ
وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ○ على صلاح
وَفَلَاحٍ مِنْ بَيْنِ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ صلاح کار خویش درین دیدند ملامتها ومعصیتها
بر خود اختیار کردند شنیده باشی که مردمان از رسول الله صلی الله علیه وسلم نقل
کنند ان الله لا يؤاخذ بما يصدر عن العشاق وهم ازین جا است و
قوت میگوید چهل چهار گناه کردند و هر یکے از دیگرے بدتر مع هذا نام ایشان
از دیوان نبوت محو نشد وذالك مقام المحبوب المراد زیرا چه هرچه کردند
برا... محبوب ایشان در مظهر یعقوب تجلی و ظهور علی کشف و عیان کرده بود

عاشق ہمیشہ تو اید کند از غیرتے کہ با معشوق دار و کند تا جمال او و دید ارتجلی
لھم شود این بیت گوئی شاعرے در شان برادران یوسف گفتہ است۔

شعر

جننا علی لیلیٰ وھی جنت لغیرنا ۔ واخری بنا مجنونۃ لایزیدھا

نظارہ شو یوسف چہ میباز د با یعقوب و برادران وزیر گشت بادشا
شد سع ہذا اخبار نمی کند آرے ناز وکرشمہ وستمگارے کار محبوبانست دشیوہ
معشوقان ودیگر میداند کہ پدر عاشق است بگذار تا لذت درد عشق گیرد و
در عاشقی مرتبہ کمال را فایز بود گفتہ اند۔

بیت

ہجران خواہم ضما وصل نخواہم ۔ من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر
وعطار ہم ازین کار نشانے میدہد

بیت

کفر کافر را و دین دیندار را ۔ ذرہ دردت دل عطار را

درد از درمان بہتر گیرند ودیگر یوسف میدانست ہرچند کہ یعقوب ع
را خود را ابتلا کش شود کامل تر و واقف بسیار اسرار گردد ودیگر انتقام معشوقان
میگیرد کہ پدر آن قدر دوستی کہ با من داشت یک ساعت مرا بگذاشتی چرا ھمان
مرا استوار داشت وخود میدانست فَیَكِیدُوا لَكَ كَیْدًا بگذار تا چند گہے بسوزد
کہ بہ اختیار خویش گزیدہ است باکسانے کہ مرا بدیشان سپرد ہم بدیشان قرار
گیرد ہم با ایشان باشد۔ گر این چنین غصہ در عشاق بسیار شنوی در عشق چنین
بو العجبیہا باشد معشوق را چنین نازبازیہا بود اگر وقتے عشق باختہ باشی باکی
بدانی کہ چہ میگویم برادران را در تشویش میدارد و در آمد شد ایشان
ذوق دلال وغنج خویش میکرد و پدر را بہ رمزے خفی واشارتے دقیقی
می نماید کہ او استاد کار است البتہ فہم کار خواہد کرد تا آنکہ میگوید
فَتَحَسَّسُوا مِن یُوسُفَ مصلحت و ران باب میداند ہرچند در احتراقی
فراق بیشتر سوزد و دلش صاف تر لطیف تر گردد و در ان چہے کہ یوسف را

انداخته بودند از کنعان یک فرسنگ کمتر بود اطلاع بران نه شد و چون به آتش هجران دلش را صاف پاک کرد میان کنعان و مصر سی مرحله بود به مجرد دیدن قافله از مصر روان شد. وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ و دیگر هرچند صورت خیالی یوسف در دلش تمکین میکرد و تصور او در مخلیه او کمال شاهدین یدیه می شد ورای آن مطالبات الهیات و معارف قدوسیات نقد وقت او میگردد این بیت شنیده

شعر

رق الزجاج ورقت الخمر فتشابها وتشاكل الامر

فکانها خمر و لا قدح وکانها قدح و لا خمر

عطار در گفتار خویش منظوم عربی ترجمه فارسی فرمود بیت

از صفای مے و لطافت جام در هم آمیخت رنگ جام مدام

یا همه جام است نیست گوئی مے یا همه مے است نیست گوی جام

یوسف چنان نسبتے صین مقصود موجود گشت نشنیده که میگفت زلیخا در وقت فصد که خون یوسف بکش این هم ترا معلوم بوده باشد که انین المذنبین احب الی الله من صراخ المطیعین از ناله یعقوب و از گریه یوسف ذوقے و لذتے میگیرد چنانچه زلیخا سخان را گفت دیر باز است لذت نعره و گریه یوسف نیافته ام برو او را چند دو اے بزن او بگرید من شنوم مرا در ان لذتے و ذوقے حاصل هست بند یوان میدانند که زلیخا هرگز نتوانند اندام او را اسلے رسید یوسف را گفت بر دیوار بزنم تو بگری یک دوال بر دیوار زد یوسف گریه در وغے بلند بر آورد زلیخا پیراهن پاره کرد و از دروازه افتاد گفت اے بدبخت ظالم بس کن این نازنین ما چگونه میتوانی رنجانید دوال مرجع بدان تن نازنین میزنی فردا بعض محبان را در دوزخ فرستند مالک را فرمان

شو و آتش بر ایشان گمار تا نا له کنند که مرا در نالهٔ ایشان رضاے و خوشی
ہست مالک علامت دوزخ خیال در ایشان نه بیند و ایشان را دوستان
داند و نتواند که آتش بر ایشان گمارد و فرمان متضمن قهر و غضب آید
آتشے را گمارند آتش روے ایشان ببیند بچند فرسنگ گریزد خداوند گوید
شما از میان وو در شوید آتشے که لائق ایشان کرده ام بدان بسوزم ایشان را
علم دہد در قومے بصورت و جمال و حسن و بها تجلی کرده است به آتش غیرت
چنان بسوزند که آتش دوزخ نباشد اگر آتش دوزخ بودے ایشان را
روح و ریحان بودے اکنون یوسف را هرچند که یعقوب بیشتر گیرید بیشتر
ناله و سوز و او را خوشتر آید یوسف نمی خواہد که ہم یکبار یعقوب به وے رسد
میخواہد از ہر جنس وصال او را حظے نصیبه باشد اول نصیب بوئے
وصال واز ہر مرحله که به کنعان قریب می شد بشارت بشری رسید
و بوے قریب تر میگشت دانستهٔ عاشق را این دولت دست دہد که
نام او پیش معشوق گویند را حتے او را باشد که ہم از وے پرسند و اگر خود این
میسر آید که او عاشق و طالب وجویان تست خود و را ان ساعت عاشق
بر کونین سرافراز دو اگر با جوابے صوابے با کلامے متضمن عنایتے بدو
رسد عجب نباشد از بس لذت و خنکی و راحت جان عزیز گذارد و اگر
این دولت میسر آید که من بعید نظاره شد چه گویم که چه فرحت و چه بهجت
و چه ذوق و چه شوق افزود ثم و ثم و ثم تا آنکه مجالستے میسر آید ازین
بیشتر سخن نتوان گفت محمد حسینی را زبان کار نکند که ازین پیشتر سخن گوید
و دیگر یوسف را این مصلحت نیز بود که یعقوب به یک وہله بغتةً به
یوسف نرسد که درین حالت خوف تلف او باشد بسے عشاق بعد
مقاسات احراق فراق به مجرد یکه درمحل بوس و اعتناق رسید
از بس راحت و خوشی و خنکی جان عزیز اوگداخت فداے جان معشوق

شد کعادم الماء مروے در بادیه افتد و آب نیابد هر طرفے پوید تمام اعضا سر بسر از بے آبی خشک شده باشد پس آنکه به آب رسد بر خود بحرص شره بر جائے بخپد ۔

هان و هان هیچ فهم کردی که موجب گناهان برادران یوسف وسبب عدم التفات یوسف به درد پدر و سوختن و گریستن او و سپید شدن چشمهاش چرا بود اکنون گمان نبری که برادران یوسف گهنه کردند آن گهنے است میان عشاق که هیچ طاعتے به درسد و عدم التفات یوسف برابر تراحم و الطاف او نگردد تو قصه عاشقان چرا کم شنوی بشنو بشنو که قصه شان خوش باشد هم ازین سبب بود که حق تعالی این را احسن القصص نامید

غزل

دیدم بکلیسیا نگارے ... زین درد کشے شراب خوارے
بدین خمرے خراب شکلے ... دیوانه وشے نزار زارے

نا بکلیسیا

گفت از سر وقت خویش حال ... بنشین و شراب نوش بارے
آنگه به صفاے نگاه کن ... بین عکس جمال روے یارے
مجنون چه کس است چیست لیلی ... گل چیست کجاست زخم خارے
خسرو که بود کدام فرهاد ... شیرین بچه گشت خوش گوارے
بر لوح وجود نیست نقشے ... جز نسخه صورت نگارے
بهر چه زن عزیز مصر است ... از کرده یک غلام خوارے
از چه سبب است هان گرفتار ... یعقوب که بود رستگارے
خود چاکر بنده چرا شد ... محمود که بود شهریارے
زین حال کسے خبر ندارد ... جز بے خبرے شراب خوارے
بشنو بخدا محمد این جا است ... چون احمد پاک حق گذارے

گناهان پسران یعقوب و بے التفاتے یوسف و بیداری پدر و دل یعقوب برسرے خفی است در غایت خفا اگر در صحراے بیابان آرم

وصورت این کار را جلوه عیان و هم عرفاء روزگار ازین گفتار ملالت وسماجت گیرند آرے انا غیور وعمرؓ غیور واللہ اغیرمنا

بیت

نظامی این چه اسرار است کز خاطر بردن دادی
کسے سرش نمیداند زبان در کش زبان درکش

سرصد و نهم

مردمان گویند عشق مقدم است از حسن و دیگران گویند حسن مقدم است از عشق و بعضے این چنین هم گویند که هردو توامان اند مادر تقدیر هردو را یکبار به یک شکم زاده است اختلاف عرفا و محققان رفت چو اثبات یافته باشد که عشق مرغ ازلی است ازل عبارت از عدم مسبوقیت تقدم و تاخر معنی دارد آنکه توامان گویند صورت شرکت نماید والله لا یغفر ان یشرک به نقیض این سخن باشد الواحد لا یصدر منه الا الواحد اتفاق جملہ حکما راست عشق عبارت از شدت الشوق الی الاتحاد است و اتحاد را صورت امکان نه از ینجا است هیچ عاشقے صورت وصالے ندیده است و آنکه وصال نامند جز دو نباشد دو یکے نشوند زیرا چه الواحد فی الواحد محقق است با این همه صورت دوی باقی است در صورت مثال گفته اند دو کاغذ را باهم در چسپانی و بر آن مهره زنی چنانچه هر دو آنچنان شوند یکے نمایند هرکه بیند یک ورق نامد با این همه خلائے عقلی باقی است و اینکه گوئی عشق از حسن خیزد این نیز ملازمتے ندارد معلوم است حسن یوسف حکم اجماعی است اجماع علما و عقلا اجماع ادیان اجماع صغار و کبار جاہل و عالم با این همه عاشق جز زلیخا نبود عورات از نظارهٔ جمال بجائے ترنج دست برید ند با این همه عاشق نبوده اند در مصر چون سال قحط بود یوسف بعد هفته یکبار روے خود نمودے تا هفتهٔ دیگر گرسنگی رفتے پس دانسته شد که عشق از حسن نخیزد چنانچه گفته اند

شعر

ان الجمت امرها عجیب یلقی علیک ومالها سبب

و این هم تجربه که صورتے باشد اگر آن صورت اول صباح دیده شود باخود سروم شوم گیرد ناگاه بنی یکے مبتلاے او آن چنان شد که جان در پے او دهد و دیگرے سحر هم این صورت نقش بندی میکند عشق جان کائنات است عشق محسن است مشاطهٔ صور و اشکال است عشق پیرایه دختران کشمیر است عشق معلم اساتذه جادوے بابل است عشق از ان صفات این است يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ طغراے ایست که بنام عشق نبشته اند عشق لا عین ولا غیر است عشق بجیی و بیمیت است این سخن از من یادداری عشق در صفت مجاز صورت وصال ندارد مگر وهم وخیال در مجاز گویم مردے عاشق چشم یکے شد انکه چه گوئی باچشم چه وصال باشد وآنراکه مردمان درمجاز وصال نامند لا حول ولا قوة الا بالله نعوذ بالله من شر الشیطان و شر هذا المقال اما وصال حقیقت ما گر اوست تو نۂ و اگر توئی او نیست وصال چه باشد باکه شد اثنیتے که باقی است از بن شعور و خبردار دوگر نه کاریکے دریکے است این قدر تحقیق بدانکه عشق شهبازے است جز باخود نبازد انا اقول و انا اسمع هل فی الدار غیری. اگرچه خبر میدهد یکے فکرے هست میگوید انا اقول و انا اسمع چند انیت و اثنینیت و اثبات میکند هرچه بیان کنیم بهرچه عبارت کنیم و تمثیلے و تخیلے گوئیم باز عشق وراے آن باشد چه اثنینیت اثبات و نسبت درمیان نباشد و اگر گوئی وهم است آرے وهم است یکے وهم آمد یکے عشق آمد دو آمدند خوش مثالے این هرجا که آفتاب باشد سایه نباشد هرجا که سایه باشد آفتاب نباشد و سایه رابے افتاب وجودے نه و سایه را از آفتابے نصیب نه و هرچه از آفتاب دورتر سایه درازتر و هرچه بدو نزدیکتر آن کمتر بل نیست و نابود شود هوا است و سراب است سراب صورت

ہو است و ہو امعنی سراب است بے ہو اسراب را وجود نہ وبے سراب ہو ارا ظہور نہ وحصول غرض ہو اازسراب نہ وانہ سراب بہ ہو ارفتن ممکن نہ عشقنی و عشقتہ ازین سراب وازین ہو انشان میدہد نظم

عشق از آب و گل بدر باشد ۔ عشق نہ از خانۂ بشر باشد
عشق بیرون زخانۂ شش است ۔ عشق را لامکان مقر باشد
مادر عشق را ازل خوانند ۔ قدس لاہوت خود پدر باشد
ناقصان را نظارۂ جعد و سر است ۔ اہل دل را نظر دگر باشد
پند گو یا تو پند خود گر دآر ۔ پند بر مبتلا بتر باشد ن پند
مار و مورے است یا ستور و خرے ۔ ہر کہ از عشق بے خبر باشد

نظم

دولت عشق را نہایت نیست ۔ عاشقان را بجز ہدایت نیست
ہر کرا حل شدہ است مشکل عشق ۔ داند آنکس کہ جز ولایت نیست
عشق جنسے است از برون بشر ۔ آب و گل مرورا کفایت نیست
عشق را بوحنیفہ درس نکرد ۔ شافعی را درو روایت نیست
بوالعجب سورتے است سورت عشق ۔ چار مصحف ازو یک آیت نیست

سر صد و دهم

در هر که این دو چیز جمع آید خمیر مایهٔ همه سعادت خزینهٔ او نهادند و نقد همه خیرات در ذیل خرقهٔ او بربستند تزکیهٔ نفس و توجه تام تزکیه نفس نخست پاک کردن نفس از جمله منهیات شرع است و دیگر از مشتبهات و دیگر از تکثیر مباحات و ترک حلال وثم وثم وثم حتیٰ ینتهی الامر الی ما یلتذ به النفس و یهوی کان ما کان اگر یگان یگان عد سکنیم سر از حد اختصار بگفتار دراز میکشد. حکایت ذوالنون مصری و آرزوے نفس او سکباج را شنیده باشی و توجه تام عبارت ازین باشد عامه را گو ثم یاد خدا و خاصه را فرمائم لا یخطر بالبال الا الکبیر المتعال اگر اسرار الٰهیات در خاطر خطرات کند یکون شطیة من شطیات القلب اگر جولان معارف حقائق در دل مجال یابد ختم الله علی قلوبهم ازانجمله حکایت کند.

بیت

زهد و عمل و علم و تمنا و هوس این جمله رہست خواجه منزل پنداشت

کار ما آنجا انتها یابد جز انیت لطیف را در شهود وجود وهم بود دنبود فافهم

و اغتنم والله اعلم

تخلیه و تحلیه و تجلیه هم ازین جمله باشد که گفتیم تخلیه نسبت به تزکیه برد و تجلیه با توجه تام توان یافت تحلیه میوه که ازین شاخ و ازین درخت برخورند اگر تزکیه هست و توجه نیست به شوربا زور ماند و اگر توجه هست و تزکیه نیست به گوشت مردار بازگردد عبودیت را با ربوبیت در یک خانه قرار دهند حکمت با شریعت التزام و اعتناق در یک صفت طاق یابد محمد حسینی بحق الحقیقت که حق گفته است اصل کار تخلیه است و بران

اجماع ادیان است اما صوفیان ما با این تجلیه جمع کرده اند برای تقریب وصول را تو خانه بادشاه را وتخت نشستگاه را آراسته کن او خود آید نشیند چون دل شفاف صاف عکس پذیر گردد آئینه روشن شود عکس الهیات شخوص قدوسیات سبوحیات در دل لایح تر نماید فافهم واغتنم۔

بحق بالحق این نصیحت محمد حسینی است نیکو تر یاد دار هر جا که سعادتی است وهر جا که دولتی است جز بدین دو چیز نیافته اند انبیاے رسل جز این دو چیز نداشتند وکذلک اولیا هم بدین راه طالبان را بجدار سانند۔ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ۔ فافهم و اغتنم واللہ اعلم

بیت

نصیحت کرد یکتوسان[۲] اگر آزادهٔ بستان

وگر گوئی که نستانم غلام تست یکتوسان

اگر این دو عظیم به صفت التزام ودوام با توسکون یا فتند پس آن به هر نامے که خود را انجوانی شیخ مرشد سید القوم رئیس الطائفه شو یا عالم علام مجتهد مستدل گر دخواه بادشاه وخواه وزیر ممالک صاحب ولایت باش یا قصاب طباخ بقال جولاهه سهلنگی[۱] این همه پیش‌ها دنیا است این دو گیر بلکه اگر این دو عظیم ملکه اعظم لابدیست واگر نه دانم البته بخنبے[۱] نیزی کسے باشی که از سگ کمتر۔ والله اعلم

---

[۱] سکھا شوربائے است۔ ش۔ ودر برہان قاطع سکھا بکسر اول وبائے ابجد به الف کشیده نام آشے است که از سرکه وگوشت وبلغور ومیوه خشک پزند۔ وجه تسمیهٔ اش سرکه باست چه سگ بمعنی سرکه و به آش را گویند

[۲] یکتوسان بروزن محبوسان نام مردے بود دانا وفهمیده وعاقل ونام شاعرے هم بوده است۔ برہان قاطع۔

سر صد و یازدهم

قوله تعالیٰ۔ أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط۔ جواب هذا الخطاب محذوف ای أَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ كمن ليس له كذلك۔

لَمَّا نزلت هٰذه الایه سئل رَسُوْل الله صلّی الله علیه وسلم عن شرح المذكور فی القرآن فقال ذلك نور يقذف فی القلب فقيل وهل لذلك امارت قال نعم التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله والنور الذی عَنَ قبله سبحانهٗ نَوَّرَ اللوايح بنجوم العلم ثم نور اللوامع ببيان الفهم ثم نور المحاضرة بزوايد اليقين ثمّ نور المكاشفة بتجلی الصفات ثم نور المشاهدة بظهور الذات ثُم نور الصمدية بحقايق التوحيد فعند ذلك الا وصل ولا فصل ولا قرب ولا بعد كَلَّا بل هو الله الواحِدُ القهار۔

ای یار عزیز وای برادر شفیق وای صدیق صادق ای سالک ہالک وای ناسک مالک وای عارف محقق دانی انچہ در اسرار ثبت یافتہ است ليس الا من معانی مقولهم او قصنا یا اصولهم واگر بہ فکرت عبرت بہ امعان بینی این جملہ مقال ما از کلام استاد مستنبط و مستدل یابی مگر چند محلے سطرے باز گونہ وسخن مقلوب نبشتہ ام وچند محلے مہتجیات متشابہات نمیق یافتہ و موجب آن از قول ابو ہریرہ رضی کہ میگوید حفظت من رسول الله وعائین من العلم وعاء لقد بثثتهم ووعاء لو بثثته لقطع منی هذا البلعوم و شعر زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم

شعر

انی لاکتم من علمی جواھرہ — کیلا یری الحق ذو جھل فیفتتنا

ھذا الذی یقدم فیھا ابو حسن — الی الحسین و وصی قبلہ الحسنا

فیا رب جوھر علم لو ابوح بہ — یقیل لی انت ممن یعبد الوثنا

و لاستحل رجال مسلمون دمی — یرون اقبح ما یاتونہ حسنا

تحفہ حکایتے شنو رایت ممایری النایم فی نومہ چند عورتے لباس ہندیہ کردہ ہواز نہ شانزدہ ہے مقیدہے باشند ہمہ در رقص اند گر دوئی از ایشان ہمہ با نمک و حسن اند و آن دو از ایشان بہتر و خوشتر چہ رقص چشمہا میگر دانند و بدہا میغلطانند اثنائے رقص کسے انگشت بر جائے جبین میدارد کسے بر رخسارہ مینہد کسے بابینی می چسپاند کسے باشفتین می رساند و دیگر چشمکے می زند و فرود بالا میدارند و سرین راکید یگر می غلطانند کمر راند ویرے بہ الطف طرق میکنند مرد و پا راسیکے برین پامی نہند و دوم در پائے دیگر خندنی میکند یا خالق الحسنات یا موجد الملاح عجب کارے ہریکے و حرکت خود عین حرکت خود است چہ باشد حرکت امرے عرضی و ذات شئے جوہر عرض چگونہ میگردد و آن دوی کہ در رقص و گشتی نہ اند گفتہ اند از ایشان ملیح تر و زیباتر و ایں ہر دو عین حرکات تحنات ایشان بن ہر دو یا بدیع السمٰوٰتِ والارض یا جمال السمٰوات والارض انت خالق کل شی انت محرک کل شی لا الہ الا انت مصرع

در ہر چہ نگہ کنم توئی پیدا ارم

درین نظارہ شبہتے در دل می آید کہ شمس و ذرات بیک حالت در مقام توحید باہم بہم شدہ اند ذرات در شمس فایت شدہ و شمس در شخوص ذرات عین خود را نمودہ و ہم آن ہیر دو مردمانے گویند بیت۔ غیرتش غیر در جہان نگذاشت — لاجرم عین جملہ اشیا شد

یکے بدین اشارت کردہ اند ہرگز این اسناد درست آید کہ ہمہ اوست
اے محمد حسینی حیرت اندر حیرت است و بیخودی در بیخودی بس کن - بیت

راہ توحید را بہ عقل مجوے دیدۂ روح را بخار مخار
مکن طعنہ مرا در بت پرستی کہ فرقے نے میان بت و نگر
بحق آن خدائے کان بہ عالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر

آرے ابراہیم علیہ السلام پسر آزر راست آزر بت تراش ابراہیم بت شکن
صلواۃ اللہ علیہ بیت

رفتم بہ کلیساے ترسا و جہود ترسا جہود و حمابہ را رخ تو بود
بہر طلبش درون تبخانہ شدم تسبیح بتان زمزمۂ شوق تو بود

چہ باشد این صوفی تفلح را بشکند فاذا فیہا حور انظارہ شود بیت
عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دولت
عجب این است کہ من واصل و سرگردانم

هیهات فهیمات ایاک وان تظن باللہ ظن السوء کن موحداً مسلما ولا تکن کافرا مشرکا اگر باور نیست بگو لا الہ الا اللہ

سمر صد و دوازدهم

خوبی خواست خود را بیند خود را خود دیدن میسر نه بضرورت آئینه
می باید ساخت تا عکس جمال او در آئینه مشاهده شود و جمال خود را دران
عکس عیان دید خود عاشق خود شد هر جنس آئینه ساخت آئینه مثلث آئینه
مدور آئینه مربع آئینه مسدس آئینه مثمن به حسب گوشها مرئی صورت
دیگر نمود و آئینه دیگر غیر مستوی و دران چندان جلائے نه فَسُبْحٰنَ
الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ از هر یکے نشانے دیگر نمود یُسْقٰی
بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ما ساز نده
یکے بیند مے یکے نماید مے یکے معکس یکصورت بحسب اشکال مختلف و حرکات
متضاد صورت متباین نمودار کرد نبدانم اصل خلقت چه استعداد
گرفت یکے را نبی کرد دیگرے را ولی مومن مسلم کافر مشرک همبرین صحیفه
نقش کرد. فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ همه را در یک گروه
بربست و در احکام اختلاف کرد فمنهم سعید و منهم شقی همه را
را یک فیض و حرکات و سکنات اختلاف

شعر

عبارا تنا شتی و حسنک واحد وکل الی ذاک الجمال یشیر

دوزخی نالد از دریاد ش و خیالش و در مقالش جز او نباشد
اے یار عزیز کشاده سخن میگویم همه راهها بربسته اند جز آنکه یک ره
انا للّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْن در قضیه موت و حیات برصراط یک
ذات رفته اند اگر چنین باشد که دوزخی جز یاد او ندارد و بهشتی چنان
به لذت حورا و قلیا و حلوا مشغول است. که او را فراموش کرده
است دیوانه خود کامه بیرون افتاده فریاد بر آورد که آن

آن دوزخ صد هزار بار شرف دارد بر آن بهشت وکذالک آن دوزخی بر آن بهشتی انی احب المرض علی الصحت هم از سرحرف نقطه بر صحیفهٔ دل بینگارد

بیت

نظارگیان روے خوبت | چون در نگرند از کرانها
در روے تو روے خویش بینند | اینجاست تفاوت نشانها

ابوجهل در روے مصطفی صلے اللہ علیه وسلم صورت قهر نظاره میکرد و ابو بکرؓ در روے او نظارهٔ جمال میکرد هریکے از آنچه اوست همان داند همان بیند همان شناسد انچه اوست صورت قهر را خواست آئینه ساز دو آن اثر را خود شاهد کند که من در آن جا چه میکنم مارے را ساخت و شیرے نگاهداشت جمال خود را بچشم مجنون در صورت لیلی عرض کرد

بلیت

یارب که داد آئینه آن بت پرست را
کو دید حسن خویش زمن بردهست را

قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ شرب دوزخی آتش است وشرب بهشتی نهر کوثر و باغ بوستان بهشت الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف اگر یکے عاشق یکے میشود در عالم قدس بینهما تعارفے بود آن تعارف اینجا موجب تودد تا لف شد کیکوتر بینی راست ترشناسی که از بینی و از چشم احول افتاده است دو بینی از غلط حس آمده است شعر

یامن یری الواحد اثنین | من حول فی عصب العین
دع نفسک لتری واحدا | فرداً بلاشک ولا اثنین

آرے هرچیز یکه کثر بینی عیب از نظر باشد ومن مکلمت محاسن وتمت رای الاشیاء کاملة المعانی

وآنچه مطلق مقید مجمل ومفصل جزو کل گوید این گفتار مواجب

مغالیط اوست   بلیت

تا ظن نه بری که هست این رشته دو تو
یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

شیخ اوحد[a] کرمانی بیتے هم ازین نسبت انشا کرده۔ بلیت

بر اهل هنر چو تیغ میبار   وز خلق سخن دریغ میدار
یک محرم راز را به چنگ آر   پس جمله جهان به زیر سنگ آر
کناسان را بود جنس عنبر   بر خوک مبند زر و زیور
گاو سگ و خر سخن چه داند   گوساله ز کن مکن چه داند

له انبن معنی ناله (منتهی الارب) و در شرح معنی این مصرعه نوشته تنها بلاشک و بغیر گمان

سمر صد و سیزدهم

ان مثلی و مثلکم کمثل رجل واقف علی راس طریق طریق من یمینه و طریق من یساره و الناس باتفاق و اجتماع یاخذون السلوک الی طریق الیسار کان من کان منهم العوام و منهم الشیوخ الکبار و العلماء الاخیار و الرجل یصیح و ینادی ایها الخلان ایها الاخوان ایها الاصحاب ایها الاحباب ایها الارباب ایها الاسباب الطریق الذی اخترتم المرور فیه لیس هذا طریق العقلاء لیس هذا سبیل اهل التجربة و العلم و العبر من سلک فی الطریق هذا الاضاع و هلک التیه التیه ما بلغ المنزل و لا یحل المحل فیها المهاجر و المسالک لایحس السالک فیها الا الا شجار الملتفة و الاعماق المتلفة و الجبال الشاهقة و البحار المغرقة فیها وادی العقارب و الحیات و العجب من الناس یقبلون النصح و یتنفسون بنفس تعول الصعداء و یبکون بکاءً شدیدا و یقولون قولا سدیدا. القول ما تقول و الامر علی ما انت علیه تقول و مع ذلک کله یرجعون و لایلتفت احد منهم الی الرجوع هیهات فهیهات هذا بلاء و بیل و هذا عنا رجلیل یقول ارجعوا الی طریق من یمینی فیه الارض المستویة و فیها الخصب و السلامت و فیها الفراغ و العصمت و فیها المیاه الجاریة علی متن الارض و الاشجار ذات الثمار ما سلک من سلک فیها الا بلغ المنزل و فاز الماٰمل مع ذلک لایرجعون تهافتاً علی الواقف الناصح لم یبق له طریق الا السلوک فی احد السبیلین اما یوافقهم

بحکم الطبع البشری او یاخذ سبیل الاسلام الموصل الی المطلب والمرام ولکن یعلم کل احد من نفسه ان المضی وحدانا والمرء فردانیا صعب بل اصعب اذ یوافی فی روح معهم ویبکی کما یبکون ان نحب کل المحب الله الله اللهم اهدنا الصراط المستقیم۔

---

۱ لتفة و لفة مشتق است از لف معنی درختان انبوه ۲ مُتْلَفَہ یعنی جاے ہلاک و بیابان (از منتہی الارب) ۳ لہافاً یعنی اندوہگین گردیده و دریغ خورده (منتہی الارب)

سمر صد و چهاردهم

الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا یعنی مردم بحیات طبعی و
حسی چنان مستغرق و متعلق بدان اند که حقیقت کار را و مقصود همین را
میدانند و جز این چیزے دیگر در وهم ایشان نیست چنانستے که گفته اند
یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ اذا ماتوا انتبهوا چون میرند از
غفلت خویش و از وهم حسی بیدار شوند بدانند که وراے این که ما
دانستیم و قرار گرفته بودیم عالمے دیگر و جهانے جز این است و هرچه هست
همان است و این جز وهم و خیال بیش نبود گوئی وهمے بود خیالی بود
کیه بزرگان دا ایمان یاس را شنیده که مقبول نیست زیراچه درین حالت شئی ن منبود
مائی از اخرویات مشاهده میشود و ایمان غیب شرط است فردا آمنا و
صدقنا کفار هم مومن گردند اما لا ینفعهم ایمانهم گفته اند
القبور روضة من ریاض الجنت او حفرت من حفر النیران
اول منزل من منازل الاخرة و اخر منزل من منازل الدنیا این
همه دلیل بر آن کردم مردم میرند الا اعتباری این دو جهان و وجود ن میرد
وهمی و خیالی محقق دارند و حیات عبارتی مشاهده شود و شنیعه من الاخرت
مفهوم گردد الناس نیام اذا ماتوا انتبهوا از روے ظاهر یک
معنی دارد محققان اینجا سخنے گویند بیانے فرمایند در لباس حیات و
در پرده بیرون آید این پرده بدر و حجاب آن همین بود تو کی شخص تو
بود این سر آشکارا اگر وو روے جمال خود نماید و از هستی خود بروزے آنچه
حق است بحقیقت دائم و قائم است باعزت و عصمت است مجره لمون
در صحراے وجود آید و آن بچه شود و چگونه این پرده برخیزد نشود

مگر موت و موت حقیقی این است که از هستی خود بیرون شود این مردنی
تحقیقی است و آن مردنی به قالب طبیعت این مردن حسی است و آن مردنی
معنوی است من مات فقد قامت قیامته در قیامت حقایق معارف ضروری
شود. فقد قامت قیامته درست تر شود الناس اذا ماتوا انتبهوا
همین اشارت سید ره من سره ان ینظر الی میت یمشی علی وجه الارض
فلینظر الی ابن ابی قحافه. الی میت یمشی
این موت طبیعی نیست این معنوی است گوئی اشارت برین کرد که ابوبکر
رضی الله عنه حقایق معارف الهیات بر وضروری بود. خواجه من
پیغمبر مود قال عیسی علیه السلام لن یلج ملکوت السموات من لم یولد
مرتین ولادت دو است ولادت طبعی آنچه در هر خانه معاینه و
مشاهده است از ین طبیعت بمیرد بعد این موت طبعی جهانے دیگر است
سنائی گوید   بیت

ن اگر تو   بمیر اے دوست پیش از مرگ گر می زندگی خواهی
که ادریس از چنین مردن بهشتی گشت پیش از ما

از ین حیات طبعی بمیرد به حیات حقیقی زنده شود این حیات ابدی
حیات مجدد بخشد این قیامتے است پیش از آنکه آن قیامت عامه
بیاید این قیامت خاصه است. بگفتیم که از کلام رسول الله صلی الله
علیه وسلم این معلوم شد که ابوبکر را معارف حقایق ضروری شده
بود تا آنکه او گفت العجز عن المعرفت معرفت مردمان معنی این سخن
گویند یعنے عرفان او بجاے رسید به کنهه او و نهایت او احاطت نتوان
کرد ضرورت عاجز گرد و معنی دوم یعنی معرفت او او را ضروری شود
که معرفت المقصود بوصف المقصود اگر مقصد خواهد او را علم
به مقصود نه باشد نتواند از ین عاجز شود و آنکه گفت من عرف نفسه

فقد عرف ربه یعنی چنانچه معرفت نفس بدیهی است به هدایت حس
مبدانی همچنین معرفت خدائے اگر خواهی خود را ندانی ممکن نباشد
حکما گویند این مردن او زادنیست دیگر معنی از ین طبیعت حسی بمیرد و ولادتے
دیگر شود حیات دیگر یابد ابوسعید بر بوعلی نوشت دلنی عن الدلیل ابو
علی سینا جواب می نویسد الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج عن
اسلام المجازی وان لا تلتفت الا بما کان وراء الشخوص الثلثه
بوسعید این کلمات را مدح کرد گفت اوصلنی هذا الکلمات الی
ما لم یوصله عبادت اربع الف سنة الدخول فی الکفر
الحقیقی از چه عبارت میکند هر که به حقیقت رسید و آنرا معتقد و
مذهب و دین خود دانست مومن حقیقی شد اما امام مسجد محلت
این سخن شنود و کافر خواند و این سخن که مولانا با خود راست گرفته است آن
اسلام مجازی است. معنی دیگر کفر حقیقی بمعنی استر باشد هر حقیقتے که منکشف شد
پردۂ غلیظے حجابے عظیمے پیش آید تا از آنجا میرود الی ان ینتهی عمر
الدنیا ـ الکفر الحقیقی شیخ هر که گفت کافر شدم زنار بستم الله اکبر
الکفر الحقیقی لیس الا یقیه الا ننیة و شخوص ثلثه ملکوت جبروت
لاهوت ملک نسبتے هم به ملکوت دارد زیرا چه اوست جبروت آنجا
ملک و ملکوت و لاهوت جمع کند آنرا جبروت نامند لاهوت وحدت
هویت هو هو لا هو لا هو از ان اعتبار کنند اسلام مجازی همان باشد
که الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا همین باشد که دخول در کفر حقیقی
شود با همان اتحاد توحید وحدت بقیت اثنیت این چنین کفرے
هست که دینها و اسلامها فدائے این کفر باد مثل امتی کمثل الغیث
لا تدری اوله خیر ام آخره اول غیث اثبات کرد آخر غیث
تکمیل کرد آن هم باید این هم باید اولیا ان دین را نمودند آخریان

در طلب دین شدند و هم بر بستند که یکے ازیشم انتهاتا چه حد است هر آینه
به انتهاے بکمال دین رسیدند هر دو طرف خیر آمد بلکه خیر باشد الناس
نیام اسے غفلة اگر مجاز عنایت نکنیم من حیث المقصود نوم مطلوب
کلی باشد زیراچه در نوم ذهول است و از خود رفتن کُلاً و جملةً همت
طائفه صوفیان بسا باشد به قصد و ارادت خویش خواهند که نوم
ایشان را بر باید و از خود بهمه وجه غایب شود حقیقت کار بر
ایشان کشف و تجلی کند آنکه بین النوم والیقظه باشد چندان عبرتی
ندارد زیراچه هر طرفے به طرفے دیگر را مزاحمت مینماید آنراکه بقا
بعد فنا نامند یا ذهول اصلی باشد آنرا الفنا فی الفنا خوانند اول
حال صوفی بدان اثبات ماند که گفتیم و آخر حال فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی
عَلٰی سُوقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ باشد منکر دانه آنکه شود که طرفین جمع شود
ن به دوست وآنکه خیر القرون قرنی گفته است و آن به اضافت اوست
در به نسبت عقاید اشخاص فقها است روا باشد خدا را بنبند زیراچه سلف
ق خدا را بخبند صالح ازین نشان داده اند در سراجی است رؤیة الله تعالی
فی المنام جائزة فعلی هذا حالت نوم شریف ترین حالات مردم
باشد تحفه دیگر من از کورے مادرزاد پرسیدم وقتے تو خواب می
بینی گفت می بینم گفتم چگونه گفت چنانکه شما این دم پیش من نشسته اید
می دانم که نشسته اید اما نمی بینم همچنین در خواب . هیهات هر که
او را در خواب دید در بیداری هم بیند اے مرد تا او را جهتے و زمان
و مکان و حدوث تراست غلط محوز و خطا مرو اعتقاد داری برین که
او محیط اشیاء است بلکه تها عرش محیط بهمه اشیاء او تعالی محیط بعرش
آنکه مکان کجا زمان کجا فلک کجا آفتاب و ماهتاب کجا تو خود در اشباه
کرمے دان که در انجیری باشد لیس عند الله صباح ولا مسا

با صباح و مسا با جمله اشیا که وراے عرش است با همه اوست و او بر همه محیط الا انه بکل شئی محیط توحید باری تعالی۔ بیت

سبحان خالقے که صفاتش و کبریا | درخاک عجز میفگند عقل انبیا
گر صد هزار قرن همه خلق کائنات | فکرت کنند در صفت و عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے اله | دانسته شد که هیچ نه دانسته ایم ما

سر صد و پانزدهم

قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سبحان خالق جل کلامه عن البذر والنذر
نظاره شو حسن عبارت را چه انتظام و التیام یافته است نخست فرمود
قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فی الخلق من شی من شر
ماخلق وفی قوله مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ ابنار الی ان فی خلقه من
خیر او شرار ادھوفیھا النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ هر چه انسان کرد
باز خاصیت انسان و وجود او خاصیت دارد تا با آن صنم نکنند اثر ندهد چند کلمه خواند بهر زبانے
که هست عربی و فارسی و انواع اختلاف لغت ترکی و هندی به انواع
لغات ایشان در هر زبانے سحرے هست اثر آن برکت حروف او ست
که نسبت بخواص حروف است با این همه شرطے است کلی او که هفت
بار و یا آن قدر که آمده است نفث زند دران چیز تا هر بارے که میخواند
هر بارے نفث بزند آنگه اثرش دهد و اگر نزند اثر ندهد حکایت عیسی شنیده
فَاَنْفُخُ فِیهِ فَیَكُونُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ و اگر بخواند و نفخ نه کند هرگز حیات
نشود سرے عظیمے است درین کلام وَنَفَخْتُ فِیهِ مِنْ رُوحِی این جا
دو معنی هست روح شخصے مخلوقے هست. او را تعالی به دہانے که شفاه
ندارد و اسنان ندارد و لبان و کام و تحت و فوق و حلقوم و لہات
نه صورتے که عبارت از قرع هوا کنند اما چنین نماید در دهن آدم نفخ کرد
فکان آدم حیا عالما عارفا قادرا الی جمع صفاته در
انسان این خاصیت به نفخ خویش نهاد هر جا که انسان نفخ میکند این خاصیت
اثر میدهد که نهاده اوست شنیده باشی سی و سه آیت بخوانند و بر دست
و مند و بر پشت و سینه فرود آرند اثرش امان باشد از کل آفت هر که

هست فاتحه بخواند بر دست وید و بر خود فرود آرد و اثرے تمامے دهد
معنی دوم وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ای نفخت فی آدم من حیاتی
وهو عین الحیات او نفخ کرد اثر حیات او در آدم متصف به جمیع
صفات او گشت اما این تفرقه ماند این را عاریت متعار الی اجل مسمی
باشد و مغلوب تحت قدرت او بود و علی هذا التقدیر حیات انسان به حیات
او بود تعالی الی ان شاء وقدّر و این که صوفی تخلق به اخلاق او میشود
چیزے خارجی درونمے آید این همه اوصاف بالقوت در و مرکوز اند
به توجه و به مجاهده ریاضت انچه در حجره بشری مختفی بود در صحراے وجود
ظاهرے گردد و آنچه صوفیان گویند که صفات محبوب در محب بدل
صفات آدمی آید اگر از ایشان بیان این سخن پرسی ایشان جز این
نگویند که سرے است در بیان نمی آید من نام آن بزرگان نگویم که
این سخن گفته اند از انچه لائق ایشان نیست اما بیان اینست که ما گفتیم فهم کن
چه میگویم محمد حسینی میگوید کسے نگفته است این سخن وآنکه فَخَرُّوْا لَهٗ
سٰجِدِيْنَ هم از آنچه فیض او در وے در آمد گفت منم سجده کنید مرا
و آنچه ابا آورد و تکبر فبی یسمع و بی یبصر و بی یمشی و بی یتکلم
هم ازین سر نشانے میدهد چه گمان میبری که باصره او در باصره این در آمد
لا حول ولا قوة الا بالله این فیض با او بود اما به وقت ظهور یافت
جمیع کلمات شطحیات مشایخ یکے گفت انا الحق لیس فی جبتی سوی الله
انا اقول و انا اسمع وغیر ذالک همه دین مرتبط اند نور قدوس
سبوح متشکل متمثل به صورت جوانی حسن ابو جهے بلیغ شکلے شد خود را جبرئیل
نام نهاد بر مریم تجلی کرد و او را بشارت به تطهیر کرد و تقدیس و تنزیه مقدم
کرد پس آن به ولد بشارت داد او استعجاب نمود گفت وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ
بَشَرٌ آن متشکل به شکلے دگر شد اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ

خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ حکایت ہم ازین نفخ ہم ازین اتحاد درست کرده است ہم از بن جامیبی را ابن اللہ گفتند یعنی تسبیح اللہ ہیچ از مریم با عیسی نیا میخت امانتے کہ نہادہ بودند مریم روحے و روحانے بود آن روح ورروح اللہ نسبت داشت کہ روح او در ان جود شہود شود بہ اجتماع صفتین البتین چہ گوئی آں کسے را کہ می گویدمن مّا متحقق ومن ماء متوهم حا شا للقایل بیت

طاؤس باغ حضرتم بر صورت زاغے نگر سیمرغ قاف قدرتم بر شکل عصفوری بین

آدم خواہند اثرشے از بنیۂ انسان دفع کنند فف زنند و بفریبند ازو گرد آور ده فرود کوہے بر زمین زنند فف زنند تا وجود آن خاصیت شود تا برین طریق بر زمین نز ننداثر ندہد اصابت عین ہم ازین قبیل است حسد حاسد نیز تا اورا فرود نز نی پارا بر سینہ او نکوبی حسد از سینہ اش نرود این ہم خاصیت زدن پا است ضرب قدم دررہ ہرچند راہ سہت پس می اندازی می روی يُوَسْوِسُ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ ہمان نفخے کہ در سینہ اوشد او وجودے شہودے دارد اورا فعلے و حرکتے در تو ہست آن چیز با تو حکایت میکند واحادیث وہذیان در دل تو می انداز د وہمان شئے چون بحق حقیقت صافی کرد فعل دوم چہ کند الہام ہمین وسوسہ است کہ بہ الہام باز آمد ہمان الہام وسوسہ از جہت آنکہ مصدر یک فعل است تفاوتے نکند۔

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رب با محمدؐ گوئی گفت قل یا انسان از نجیہ لفظ محمد لصورتہ صورت انسان است محمد و دیگر چون محمد جمع محیط جمع انبیا و اولیا است ومحیط خواص عباد اللہ با محمد گفتست گوئی ہمہ را خطاب شد اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ گوئی ہمان گفت کہ رسول اللہ گفتہ است اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ این سخن چہ معنی دارد درافعال بیان کلامے بود

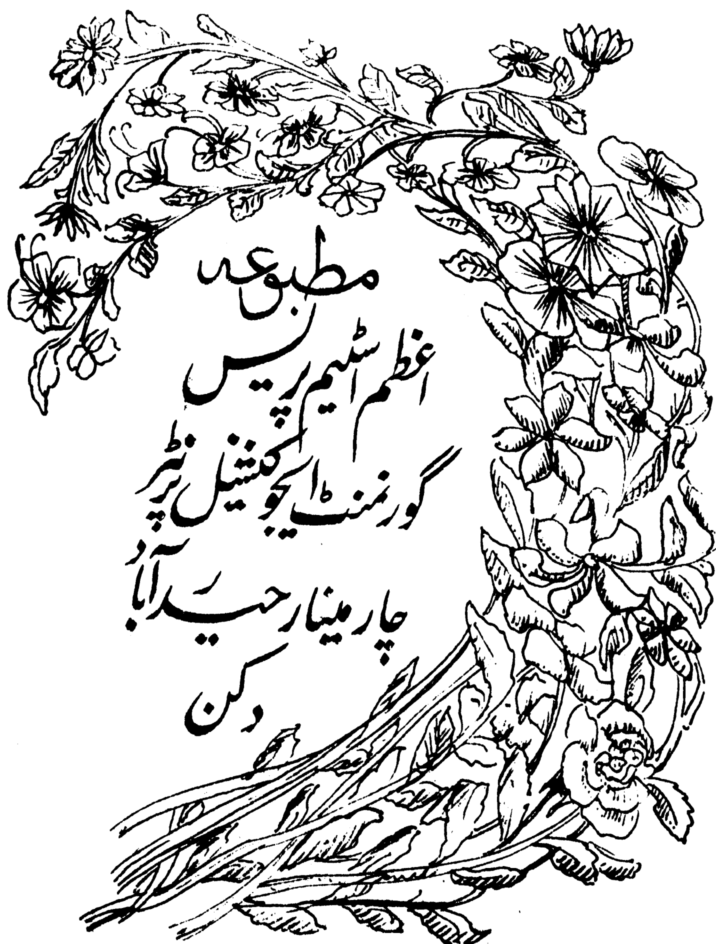
در صفات کذلک چو کار بذات افتاد جز او را وجودے نہ گفت اعوذ
بک منک این گمان زود کہ او را بہ امر بہ تفرقہ بود یا بہ جمع بود بلک بہ
جمع الجمع لا اِلٰہ نفی ما استحال وجودہ اِلّا اللہ اثبات ما استحال
عدمہ لَا اِلٰہ الا اللہ جمع محمد رسول اللہ تفرقہ تصیحات
فہیحات لاحول ولاقوۃ الا باللہ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ جمع محمد رسول اللہ جمع الجمع
المحمد الذی یجمع فیہ الصفات المحمودۃ چیزے درین بیت اشارت
بہ صفت او میشود

بیت

کس بپرسد از محمدؐ چونی چگونہ بیچون چگون چہ گوید چونم چگونہ ام
محمد محمد محمد قال الجنید النہایت الرجوع الی البدایت
الرجوع النہایت والسکون فی النہایت بوصف الرجوع
الی البدایت نہایت النہایت محمد خاتم الانبیاء صلے اللہ
علیہ وسلم ختم بہ کدام معنی ورائے سیر او و سلوک او و ورائے
مقصد او منزلے دیگر نماند ہر آئینہ خاتم گشت دانستہ کہ شکر را چند مرتبہ
است نخست از کیے کہ حلاوتے دار دگرفتہ اند تصفیہ کردہ اند تا آنکہ نبات
گشت ورائے آن جائے تصفیہ نماند محمد را بدین قیاس کن با جمع انبیا اول
محمد اوسط محمدؐ آخر محمد والسلام

ازنقل مصطفٰے ہم از حضرت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پرسیدہ شد
فرمود عزرائیل آمد اذن خواست گفتم جبرئیل باید مشورت کنم از جبرئیل
پرسیدم جبرئیل گفت ان ربک لیشتاق الیک مصطفٰے اذن داد فرمان
آمد فرشتگان را کہ شما از میان دور شوید من دانم وبندہ من بعد آن
صورتے از قدس آمد با جمالے کہ در وصف نیاید مرا کنار گرفت و سخت
بشلید آنچنان خنکی در من پیدا آمد کہ جان در اضطراب شد بہ جہت بیرون
آمدن گفتم الا الموت سکرات واز ان سکرات مستی و ذوق مراد است و بر

پیشانیم بوسه داد خنکی و راحتے افتاد و جان در هیجان شد رخساره راست
مرا بوسه داد و بدندان سخت گزید از ان الم ذوقے و خنکی در من پیدا
آمد فریاد کردم از غایت ذوق و خنکی باز بر رخساره چپ هم بوسه داد
بعد آن لبهاے خود بر لبهاے من نهاد از غایت خوشی و خنکی جان من
بیرون آمد گفتم باز گردان گفت نه نصیب تو همین قدر بود۔



غلطنامہ کتابِ اسمار الاسرار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	الآیاتیبهٖ	لایأتیهٖ	۵	۲۲	ززین	رزین
۱	۱۳	ازبن	ازین۔	۵	۲۴	عرشهٖ	عرشهٗ
۲	۳	والنطر	والنظر	۶	۲	بالفتربیت	بالقربت
۲	۵	لا احصیٰ	لا احصی	۶	۱۶	حمد نفسهٖ	حمد نفسهٗ
۲	۸	الملکِ	الملکُ	۷	۱	قلهٖ	قلهٗ
۲	۱۷	لهم من منا	لهم منا	۷	۴	سبحانهٖ	سبحانه
۲	۱۸	باطق	بالحق	۷	۵	الانسان	للانسان
۲	۲۱	۱ھ	۲ھ	۷	۵	وَالمجلُ	والجل
۲	۲۲	۲ھ	۳ھ	۷	۸	فال	قال
۳	۷	تاپاک	تاپاک شه	۷	۸	الخراز	الخزائن
۳	۱۰	وَالشُّعَرَاءَ	وَالشُّعَرَاءُ	۷	۱۲	لاحد لهم	لاحدهم
۳	۱۷	ستر	ستّر	۷	۱۴	جوارحهٖ	جوارحهٗ
۴	۳	وَالتَّضْمِینَ	والتضمینِ	۷	۱۴	مفاصلهٖ	مفاصله
۴	۷	وآنحه	وآنحه	۷	۱۹	الی الله	الی الله"
۴	۱۴	بصورت	بصورتے	۸	۱	ضُنّاع	ضُاع
۵	۱	قدیمه	قدیمة	۸	۲۱	علی الحقیقت	علی الحقیقت"
۵	۴	لایتفیر	لایتغیر	۸	۲۳	عرفانی	عرفاے
۵	۷	فاعلی	فاعل	۸	حاشیه	شوقاه الله	سوقاه افتد
۵	۸	الایصیر	لایصیر	۹	۳	اسماء	اسمار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۷	بثلثتہ	بثلثتہٗ	۲۲	۳	ششنید	ششیند
۱۰	۹	نعبدورا	نعبدرا	۲۳	۷	ذاتہ حجابہ	ذاتہٗ حجابہٗ
۱۰	۱۵	برگرفتند	برگرفتہ	۲۳	۷و۸	آنراکہ ذاتہ حجابہ	آنراکہ ذاتہٗ حجابہٗ
۱۰	۲۱	ابواصل	الواصل	۲۳	۲	یا	با
۱۰	۲۱	سلہ	لہ	۲۴	۲	الحوادثِ	الحوادثُ
۱۰	۲۱	سٹہ	ٹہ				
۱۰	۲۱	سٹہ	ٹہ	۲۴	۱۶	وَجُهِہٖ	وَجْهَہٗ
۱۰	۲۵	کوتہ	کونہ	۲۵	۲	تَوَلَّوْا	تُوَلُّوْا
۱۱	۶	واو	داد	۲۶	۱۳	اند	ماند
۱۲	۱۱	الوزی	الورار	۲۹	۱۸	خزانہاده	خزانہ نہاده
۱۲	۱۲	الوطی	ابوعلی	۳۰	۸	ربہ	دبہٗ
۱۲	۱۶	قصور	نصورہ	۳۱	۳	داو	درو
۱۳	۳	باشد	باشہ	۳۱	۴	فواد	زاد
۱۴	۲۰	جاروز	جاوز	۳۱	۲۰	اگرخو	اگرتو
۱۶	۲	وایت	رایت	۳۲	۵	خیرٌوالخیر	خیرٌ والخبر
۱۶	۱۶	عُلُوًّ	علوًا	۳۲	۶	العلم خیر	العلم خبر
۱۶	۱۹	رہانی	دربانی	۳۲	۱۲	بندد	نبندد
۱۶	۲۰	مزیدوذوق	مزیدذوق	۳۲	۱۶	حفی	حسنے
۱۷	۱	لس	لیس	۳۳	۱۰	روشن	روش
۲۰	۱۰	چراغی شد	چراغے باشد	۳۳	۱۳	صنعیری وکبیری	صغری وکبری
۲۰	۲۰	لسنتین	بسنتین	۳۴	۸	محمد یا محمد	محمد با محمد
۲۱	۴	گسی	کسے	۳۴	۱۷	توآن	توان
۲۱	۱۱	المقائب	الغایب	۳۵	۳	مراوات	مراداست

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۹	اَمْرِہٖ	اَمْرِہٖ	۵۹	۹	گرمی	گرہے
۳۵	۱۳	وَھُوَ	ھُوَ	۵۹	۲۳	امانت	امانت
۳۵	۱۳	پندہ	بندہ	۶۰	۱۵	تمام	نمایم
۳۵	۱۷	نعمت وبہشت	نعمت بہشت	۶۲	۷	سبب العبادت	سبب للعبادت
۳۶	۳	توکلہ	توکلہ	۶۴	۱۹	نَحَمَلَهَا	فَحَمَلَهَا
۳۶	۱۷	سندہ	بندہ	۶۵	۲۰	بتر	ستر
۳۷	۷	دون	درون	۶۵	۲۱و۲۲	سجدہ رب تعالی	سجدہ ربّت تعالی
۳۹	۱۳	آو	او	۶۶	۹	بروکہ دند	بروکردند
۳۹	۲۲	دریائیفت	دریائیست	۶۶	۱۵	بکلیسیان	بکلیسیا
۴۰	۲۱	بالفتح	بفتح	۶۷	۱۸و۱۹	ازمیان ورود کن	ازمیاں دورکن
۴۱	۲۱	دے	دلے	۶۹	۱	دوخصم	وخصم
۴۲	۱۳	بھیاں	ھیل	۶۹	۳	درویش	درولش
۴۵	۹	خورا افروزند	خورا افروزند	۷۲	۱۲	اور	او
۴۶	۵	دول	ودل	۷۲	۱۷	بیشتت	پُشت
۴۹	۱۲	فاذا	فاذا	۷۲	۲۰	آسود	اُسود
۴۹	۲۱	شنین	ستین	۷۳	۲۰	ہموارہ	ہمارہ
۵۰	۱۶	دبجوانی	بجوانی	۷۴	۴	شود	شو
۵۲	۹	تعدی	تعدے	۷۴	۱۷	مردمان	مردان
۵۴	۱۷	استوای	استوی	۷۴	۱۹	بودرسر	بوددرسر
۵۴	۱۹	تَوَلَّوْا	تُوَلُّوْا	۸۰	۲۰	وخاست	وخامت
۵۴	۲۰	مقصود	متصور	۸۲	۵	شفیق رح	شقیق رح
۵۴	۲۰	زر	زرو	۸۲	۹	بایزید	بویزید
۵۵	۳	تعین	تعیین				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٨٣	١	عیبت	غیبت	٩٥	٨	وازمکان	وازامکان
٨٣	٨	شرک	شرک	٩٦	١٦	بقبض	بفیض
٨٣	١٦	اصوبھم	اصولھم	٩٦	٢٣	برآئینہ	ہرآئینہ
٨٤	٢	مہیتی	مہینے	٩٩	١٢	الہنم	الہم
٨٦	١٥	معانی	مبانی	١٠١	حاشیہ	منفعرحسن	مظفرحسین
٨٧	٢٠	حمیت بنود راموئے	حمیت بنود۔ چو حمیت بنود براہو	١٠٢	١٢	غرفہ	غرقہ
٨٨	١١	عشق را باعشق	عشق را باعقل	١٠٢	١٦	التقلب	التغلب
٨٨	٢٠	صنائع	ضایع	١٠٥	٧	خویش	خوش
٨٩	٢	ششنید	شنید	١٠٥	١٢	تخلقو	تخلقوا
٨٩	٤	دوقول	وقول	١٠٥	١٦	نواع	نوع
٨٩	٧	توبہ تو	تو بتو	١٠٦	٢	اباخلاقی	باخلاقی
٨٩	١٦	داشت	دانست	١٠٨	١	نجستہ منیخرد	نجستہ ونجسے نیخرد
٩٠	١٦	واللانابت	والانابت	١١١	٨	جگونہ	چگونہ
٩٠	١٦	بہ بیان	ببیان	١١١	١٦	ہرکسیرارا	ہرکسے را
٩٢	١٨	فضل	فصل	١١٤	٤	دلانہا	دلان را
٩٢	٣	ذہنی	دہنے	١١٦	٢٠	تعفیل	تفصیل
٩٢	٢١	نسیت	نسبت	١١٨	٢	آئین	آئین
٩٣	١١	وایہ حاجبہ او	وایہ او حاجبہ او	١٢٠	١٤	لطیقی	لطفی
٩٣	١٥	عن الخیر	عن الخبر	١٢٢	٢	لائہ	لالہ
				١٢٢	٢٠	عارف	عارفے
٩٤	١	دلہند	دلبند	١٢٣	١٧	جلوود	جلوہ
۔	۔	۔	سطور ١٨ اور ١٩ کے درمیان خط بیکار کھنچ گیا	١٢٤	١١	معلومات	معلومت
٩٥	٢٠	اجزنا	اخبرنا	١٢٤	١٤	بازگورہ	بازگونہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۲۳	حبفہ	صفحہ
۱۲۵	۵	تصویریت	التّصویریۃ
۱۲۷	۱	قابل	قایل
۱۲۷	۵	اصطلام	اصطلام
۱۲۷	۲۳	تخلقو	تخلقوا
۱۲۸	۸	وخون درخون	وخوان درخوان
۱۲۸	۸	وادروا	ووادروا
۱۲۸	۲۰	ازخوش	زِخویش
۱۲۹	۱۶	عشق محبت	عشق ومحبت
۱۲۹	۱۶	ہزاروہزار	ہزار در ہزار
۱۳۱	۱۰	گرم	کرم
۱۳۱	۱۳	وختے	درختے
۱۳۲	۳	آرام	آرم
۱۳۲	۹	خطے	خطے
۱۳۳	۵	نشیند	شنیند
۱۳۴	۲	باکتثبت	بالتثبت
۱۳۴	۱۰	رولدہ	روندہ
۱۳۴	۱۵	والاعتبارے	ولااعتبارے
۱۳۴	۲۰	لبلی	لیلی
۱۳۵	۸	جرمحب	جزمحب
۱۳۵	۲۳	نبی	متنبی
۱۳۷	۹	برنسبت	بہ نسبت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۷	۱۲	منکسرہ	متکثرہ
۱۳۸	۱۱	بنائے	مبنائے
۱۳۸	۱۸	النِّبِیّ	النَّبِیّ
۱۳۹	۱	خوردرانامند	خودرانامند
۱۳۹	۷	ایتمان	ایمان
۱۳۹	۷	حکمتے	حکمے
۱۳۹	۲۲	ح	ع
۱۴۰	۴	قبول	قول
۱۴۰	۶	دوسہ	دوسوئے
۱۴۰	۱۳	ننوانند	نتوانند
۱۴۱	۷	بہ نظارہ	بنظارہ
۱۴۲	۲۰	الصرالم	الصرام
۱۴۳	۲۱	الکمن	الکمین
۱۴۷	۵	یاد	یار
۱۴۷	۵	چاکے	چالاکے
۱۴۷	۵و۶	آوازاورابندہ	اوآزاورابندہ
۱۵۱	۸	اَلاَمانت	اَلاٰمٰنٰتِ
۱۵۲	۱۳	آواز	اواز
۱۵۲	۱۹	شدہ	شدے
۱۵۳	۶	اَنہی	اَبہی
۱۵۳	۱۰	جالہ جلالہ	جالہٗ جلالہٗ
۱۵۴	۱۴	واغ	داغ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۶	۲۱	تَوَلُوا	تُوَلُّوا	۱۷۴	۱۷	شنوآں	شنوان
۱۵۸	۳	اخلقت	خلقت	۱۷۵	۳	و لم	و لهٔ
۱۵۸	۸ و ۹	واقع ام نخور و شرور	دافع ام خیور و شرور	۱۷۵	۲۰	انبیائے	ابنائے
۱۵۸	۲۱	نبینه	بنیته	۱۷۶	۱۱	خپانیده	جفسانیده
۱۵۹	۹	بانسان	با انسان	۱۷۶	۱۱	پرکار	پرکاله
۱۵۹	۲۳	بایشان	با ایشان	۱۷۷	۱	جهیل	جبل
۱۶۰	۱۵ و ۱۶	کشیدند جوشانیدند	کشیدند جوشانیدند	۱۷۹	۱۹	گرفتارشد	گرفتارشده
۱۶۱	۱	در محمدیه نقد	در محمد به نقد	۱۸۲	۳	يَحْذِرُ	يَحْذَرُ
۱۶۱	۵	حمله	جمله	۱۸۳	۴	رتائے	رضائے
۱۶۱	۱۳	نو	تو	۱۸۳	۲۱	سرشلدا	سرشلدا
۱۶۱	۱۴	ساحت	ساخت	۱۸۴	۴	فررود	فرود
۱۶۱	۲۳	ولاسیت	ولایت	۱۸۵	۸	من بودم او	من بودم واو
۱۶۳	۶	وَلَاتَسْعُدُ	وَلَاتَسْجُدُ	۱۸۸	۳	والله الغِنیُّ	وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ
۱۶۳	۱۰	وَحَرَمْنَا	وَحَرَّمْنَا	۱۸۹	۵	فقیرے	فقرے
۱۶۴	۹	چناں	جنان	۱۸۹	۱۸	تنبه	بنیه
۱۶۵	۲	ابے	آبے	۱۹۰	۵	دعاءً	وعاءً
۱۶۷	۶	مهجور باشد	مهجور سماره نجور باشد	۱۹۰	۱۵	نحغ	غنج
۱۶۷	۲۱	میر باید	میآید	۱۹۱	۱	خطے	حظے
۱۶۹	حاشیه	اختیار را	اختیار او	۱۹۱	۸	الفقر	المفقیر
۱۷۰	۴	طلیلے	طالبے	۱۹۱	۱۵	نشسته	شسته
۱۷۰	۱۹	نعفظ	نفط	۱۹۱	۱۸	استعنیٰ	استغنی
۱۷۱	۵	ریحتم	ریختم	۱۹۲	۱	اونبوده	تو نبوده (دو)
۱۷۱	۲۱	پدرد را	پرلوزا				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۲	۱۶	پروردگار	بروزگار	۲۰۵	۳	آست	است
۱۹۲	۲۲	یتجلّٰی	یتجلّیٰ	۲۰۷	۱۸	مولبودے	مولودے
۱۹۲	۲۳	یتجلیٰا	تجلی	۲۰۸	۲	خوراست	خوار است
۱۹۳	۲	اند	ماند	۲۰۹	۸	مشافہ	مشافہہ
۱۹۳	۴	یود	بود	۲۱۰	۱۳	وہم بیاید	وہم بباید
۱۹۴	۱۰	حط	حظ	۲۱۲	۵	نشستہ	شستہ
۱۹۵	۹	آورہ	آورد	۲۱۲	۱۳	بے	لبے
۱۹۵	۱۸	برسرے کوے	برسرِ کوے	۲۱۳	۵	شم	شمہ
۱۹۶	۹	یےشبہ	بےشبہ	۲۱۳	۱۱	جاے	جالے
۱۹۶	۱۰	اعالم	عالم	۲۱۶	۹	جبنی	جنے
۱۹۶	۲۰	بجمع	بجمع	۲۱۶	۱۰	غامِص	غامض
۱۹۸	۲	دستّر	وستر	۲۲۰	۴	خوردہ ثنامے	خورود ثنامے
۱۹۸	۱۳	وسہیل	وسہل	۲۲۰	۷	تحوکستفہ	لوکشفہ
۱۹۹	۲	لَاتَدْخُلُوْ	لَاتَدْخُلُوْا	۲۲۰	۹	تَجَعَلْنَاہُ	لَجَعَلْنَاہُ
۱۹۹	۳	استمال	احتمال	۲۲۱	۵	بایکے	بایکے
۱۹۹	۹	لَاتَدْخُلُوْ	لَاتَدْخُلُوْا	۲۲۱	۷	رخارش کردہ	رخارش با سرزنش کردہ
۲۰۱	۶	مخدوہٗ	مخدرہٗ	۲۲۱	۱۳	عجب وا	عجب را
۲۰۱	۱۵	تیز	تیر	۲۲۳	۱۱	تابدیدم	تادیدم
۲۰۲	۲	ہا	با	۲۲۳	۲۰	مزج صفصاف	مزج از صفصاف
۲۰۲	۱۳	تَرِدیج	تَرْوِیج	۲۲۴	۲۰	ہنا	ھنا
۲۰۴	۱۶	بادگشت	بازگشت	۲۲۶	۵	متعلق	تعلق
۲۰۵	۲	غبب	غیب	۲۲۷	۱۳	مسلح	مسا

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
٢٢٧	١٩	ره ے	روے	٢٥٠	٥	قومے	قوئی
٢٢٨	١	من تو	من و تو	٢٥٠	١٢	بافی	باقی
٢٢٩	٣	اندایں	اما این	٢٥٠	١٤	یکے یہ ہزار	یکے بہ ہزار
٢٣٠	٢	خطاب موسیٰ	خطاب با موسی	٢٥١	٣	محبول ومحبول	مجعول ومجبول
٢٣٠	٥	وستگه	وستگه	٢٥١	١٦	بلاالحجر	بل الحجر
٢٣٠	١٤	قرتین	قراتین	٢٥٢	٥	نشتہ	نبشتہ
٢٣١	٦	والعالو	والعالم	٢٥٣	حاشیہ	خاکستربے بہ برد	خاکسترے ببرد
٢٣٢	٢١	یُوحَیٰ	یُوحِیٰ	٢٥٥	١	یکنند	بکنید
٢٣٣	٤	اَلطَاعَ	اَطَاعَ	٢٥٥	٢	الارواج	الازدواج
٢٣٤	١	سَمَر	سمر	٢٥٦	٢١	کہ ہردو در	کہ ہر دو
٢٣٦	٨	پرند	پرندہ	٢٥٧	٦	خودر آمدہ	خودرامدہ
٢٣٧	١٧	میتواند	میتوان	٢٥٧	١٨	عقل وانبیا	عقلِ انبیا
٢٣٧	٢٢	فاترکَ	فاترکُ	٢٥٩	١	لفتے	لغتے
٢٣٨	٣	چون و	چون در	٢٥٩	٩	ہرلاشے	برلاشے
٢٣٩	١٥	قرب دلها	قریب (؟) دلها	٢٦٠	٩	مِنَ زَوْجٍ	مِنْ زَوْجٍ
٢٤٣	٦	شخ	شیخ	٢٦١	١٤	توی آیند	تومی آیند
٢٤٣	١١	خارجی شود	خارج می شود	٢٦١	حاشیہ	نٓ دوع	رٓ دوع
٢٤٦	٨	جنیش	جنبش	٢٦٢	٦	وحیہ	دحیہ
٢٤٦	١٤	وچون	وجود	٢٦٣	٨	کُلِّ	کُلُّ
٢٤٧	١١	مغام	مقام	٢٦٤	٤	گہ اگر	کہ اگر
٢٤٧	١١	ماندہم	ماندم	٢٦٤	١٤	لِسَانِہٖ	لِسَانُہٗ
٢٤٨	٦	بگز	نگر	٢٦٥	٨	باذوق	یاذوق

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۶۶	۶	مى نشيند	مى سشيند	۲۸۴	حاشیه	سبزد	نبرد
۲۶۷	۷	علم النعين	علم اليقين	۲۸۵	۱	رعاينته	رعايتهٔ
۲۶۹	۱۳	باشم که من	باشم من	۲۸۵	۸	گریز	گریزه
۲۷۳	۱۰	نبا	انبا	۲۸۵	۸	بخوفًا	خَوفًا
۲۷۳	۲۳	دربن	درين	۲۸۵	۱۴	خصول	فصول
۲۷۴	۳	شکم بک	شکم سبک	۲۸۵	حاشیه	ن خواہاں	ن خواہان و سال
۲۷۴	۹	الرّکیٰ	الزبی	۲۸۶	۹	اوربه	اوبه
۲۷۵	۶	گه	که	۲۸۶	۱۹	ہر	بر
۲۷۵	۱۲	ابند	بند	۲۸۶	۱۱	اه	او
				۲۸۹	۴	ذره ذر	ذره ذره
۲۷۶	۱۹	اوآراسته	اورآراسته	۲۸۹	۵	تنگ	تنگ
۲۷۷	۱۲	چاوز	جاوز	۲۸۹	۹	ادا البصرته	اذا ابصرته
۲۷۸	۲	اےخوان	اے اخوان	۲۸۹	۱۸	بجمد	تجسد
۲۷۸	۹	ہےورد	بیدرد	۲۸۹	حاشیه	یادن	بادن
۱۸۰	۱	تاما تکم	طاماتکم	۲۹۰	۷	خیلهلات	خیالات
۲۸۲	۱۵	اودا	اورا	۲۹۱	۲۰	گرنیم	گزنیم
۲۸۲	۸	تموم	تخوم	۲۹۲	۱۰	کردم	گردم
۲۸۲	۹	فیض رطوبت	فیض و رطوبت	۲۹۳	۸	شاید	شاہد
۲۸۲	۱۲	قدمح	قدح	۲۹۴	۸	تمکین	تمکین
۲۸۳	۷	اجراے	اجرے	۲۹۴	۸	بودجود	بود وجود
۲۸۳	۹	جراالله	صبرالله	۲۹۵	۳	کلمه	کلمهٔ
۲۸۳	۱۲	وخیمے	وغمے	۲۹۵	۱۱	خاجیے	خاصے
۲۸۳	۱۵	این بار	این بار	۲۹۵	۱۷	جشرد	جشره

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۱	دسند	دهند	۳۱۴	۲۱	چون	چو
۲۹۶	۸	تکثیراست	تکثیرات	۳۱۶	۲۲	نبافته	نیافته
۲۹۷	۷	جرزمین	برزمین	۳۱۸	۳	مَن	مِن
۲۹۷	۱۲	ملک	بلک	۳۱۸	۱۳	ترای	تری
۲۹۷	۱۴	وریدووجود	دربدووجود	۳۱۸	۱۴	غم	ضم
۲۹۹	۲	بروخو	بروز	۳۲۰	۴	اعتیارے	اعتبارے
۲۹۹	۳	سقینه	سینه	۳۲۱	۱۶	تسمت	تسمت
۲۹۹	۱۹	آرده	آسوده	۳۲۴	۷	لفعلوا	و نعلوا
۳۰۰	۲	دصیق	وضیق	۳۲۷	۲	دوزخیال	دوزخیان
۳۰۰	۹	مِنَ اْلمُکرَمِیْنَ	من الْمُکْرمین	۳۲۷	۱۲	نبباشد	نباشد
۳۰۱	۸	یفرماید	میفرماید	۲۳۰	۸	الالواحد	الاالواحد
۳۰۳	۲۱	حدیثِ	حدیثُ	۳۳۰	۱۹	کهار	کبار
۳۰۵	۱۲	تهه	نهه	۳۳۰	۲۱	ان البحث	ان المحبت
۳۰۵	حاشیه	وهشت	هیُیت	۳۳۱	۸	بحیی	یحیی
۳۰۶	۱۶	سمعے	سمع	۳۳۱	۱۱	وترهذا	وشرهذا
۳۰۸	۹	کاکهے	کاهک	۳۳۴	۱۵	پیش هاے	پیشهاے
۳۰۹	۱	طعنهٔ	طعمهٔ	۳۳۴	۱۹	سگ	سک
۳۰۹	۱۱	فاهتحنوه	فامتحنوه	۳۳۴	۱۹	وبه آتش	وبا آتش
۳۱۱	۱۶	نتمایم	ننمایم	۳۳۵	۱۲	الاوصل لاافضل	لاوصل لاافصل
۳۱۲	۱۲	سررشته	سرشته	۳۳۵	۱۵	مالک	مسالک (؟)
۳۱۳	۲۱	یاخودین	باخوداین	۳۳۵	۴	یقبل	یقیل
۳۱۴	۱۰	جمال واحاس	جمال احاس	۳۴۱	۱۰	المسالك	المسالک

۳۴۳	۱۲	حضرت	حضرۃ
۳۴۳	۱۵	خیال	خیالی
۳۴۳	۱۶	انتبهو	انتبهوا
۳۴۴	۳	قیامته	قیامتهٔ
۳۴۴	۲۲	مقصد	مقعد
۳۴۵	۲۰	خنین	چنین
۳۴۶	۱۶	مادرزاد	مادرزاد
۳۴۶	۲۲	آنخه	آنگه
۳۴۶	۲۳	بِهسا	قَسا
۳۴۶	حاشیه	خدا یزراب ببیند	خدا را بخواب ببیند
۳۴۹	۱۸	شلحیات	شطحیات
۳۵۰	۳	نتجب	نتیجة
۳۵۰	۵	جود	وجود
۳۵۰	۱۳	اه	راه
۳۵۲	۵	برون	بیرون

ملنے کا پتہ

کتب خانہ تجارتی

سید عبد القادر صاحب

واقع چار مینار ملک اعظم اسٹیم پریس

گورنمنٹ ایجوکیشنل پبلشر حیدرآباد

دکن

ماہ امرداد ۱۳۴۲ ف

ب - ۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔